من كنت مولاه فهذا علي مولاه

خصائصِ علی رضی اللہ عنہ

تالیف:

امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: نوید احمد ربانی فوائد تحقیق و تخریج: علامہ غلام مصطفی ظہیر امن پوری

ولقد یسرنا القرآن للذکر
بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

”حضور نبی کریم ﷺ نے ”غدیرِ خُم“ کے مقام پر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولیٰ، علی (رضی اللہ عنہ) بھی اس کا مولیٰ ہے پھر آپ ﷺ نے مزید فرمایا: اے اللہ جو علی (رضی اللہ عنہ) کا دوست ہے اس کو تُو بھی اپنا دوست بنا جو علی (رضی اللہ عنہ) کا دُشمن ہے اس کو تُو بھی اپنا دُشمن بنا۔“

مسند الامام احمد: 370/4، خصائص علی للنسائی: 87، السنۃ لابن ابی عاصم: 1371 واسنادہ صحیح والحدیث متواتر

Khasais-e-Ali
Imam Abu `Abd ar-Rahmān Ahmed bin Shoaib al-Nasa'i
Translation by: Naveed Ahmed Rabbani
Jhelum: Book Corner. 2014
288p.
1. Hadith Pak - Seerat
ISBN: 978-969-9396-69-4

اشاعت	:	مارچ 2014ء
نام کتاب	:	خصائص علی رضی اللہ عنہ
تالیف	:	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ
مترجم	:	نوید احمد ربانی
فوائد، تحقیق و تخریج	:	علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری
پروف ریڈنگ	:	سید امیر کھوکھر / حافظ ذیشان ایوب
تزئین و اہتمام	:	شاہد حمید / ولی اللہ
معاونین	:	گگن شاہد / امر شاہد
سرورق	:	ابو امامہ
مطبع	:	بی پی ایچ پرنٹرز، لاہور

التماس: اللہ ربّ العزت کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتاب کے ترجمے، پروف ریڈنگ، ایڈیٹنگ، طباعت، تصحیح اور جلد بندی میں انتہائی احتیاط کی گئی ہے۔ تاہم غلطی کا احتمال بہرحال باقی رہتا ہے۔ بشر ہونے کے ناطے اگر سہواً غلطی رہ گئی ہو یا صفحات درست نہ ہوں تو ناشر، پروف ریڈرز اور طابع ہر قسم کے سہو پر اللہ غفور الرحیم سے عفو و کرم کے خواستگار ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب میں اگر کہیں بھی غلطی یا خامی نظر آئے تو ازراہِ کرم مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درستگی عمل میں لائی جاسکے۔ ادارہ ''بک کارنر جہلم'' کے متعلقین اپنے کرم فرماؤں کے تعاون کیلئے بے حد شکر گزار ہیں۔ (ناشر)

[illegible]

بداية كتاب الخصائص (النسخة المغربية)

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''خصائص علی رضی اللہ عنہ'' کے عربی نسخہ کے ابتدائیہ کا نایاب عکس

نهاية كتاب الخصائص (النسخة المغربية)

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''خصائصِ علی رضی اللہ عنہ'' کے عربی نسخہ کے اختتامیہ کا نایاب عکس

امام نسائی رحمہ اللہ کی کتاب ''خصائص علی رضی اللہ عنہ'' کے ہندی نسخہ کا ایک نمونہ

امام نسائی رحمہ اللہ کی کتاب ''خصائص علی رضی اللہ عنہ'' کے ہندی نسخہ کے ابتدائیہ کا نایاب عکس

فہرست

عرضِ ناشر

کوئی بھی کلمہ گو مسلمان خواہ کسی بھی مکتبِ فکر سے تعلق رکھتا ہو، سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی شان میں کسی طرح بھی کمی بیشی کرنے کا تصور نہیں کر سکتا۔

آپ رضی اللہ عنہ کی شان، آپ رضی اللہ عنہ کا مقام، اللہ تعالیٰ نے جو مقرر کر دیا ہے وہ شان وہ مقام وہ فضیلت اس قدر منفرد ہے جس کی وجہ سے برسوں پہلے امام نسائی رحمہ اللہ نے ایک بڑی کتاب ''خصائص علی رضی اللہ عنہ'' کے نام سے تالیف کی جو عربی دان طبقے میں بے حد مقبول ہوئی۔

عربی زبان سے ناواقف قارئین کے لیے اس نادر و نایاب کتاب سے استفادہ ایک مشکل امر تھا، اس لیے ادارہ بک کارنر جہلم نے علما سے رابطہ کیا لیکن کئی سال گزرنے کے باوجود ہمیں کوئی عالم دین اس کتاب کا ترجمہ کرنے میں متاثر نہ کر سکا، البتہ تلاش جاری رہی۔ اب ڈھونڈنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے۔

ہماری کوششیں کامیاب ہوئیں۔ بالآخر نوید احمد ربانی کی شکل میں ہمیں گوہرِ مقصود مل گیا اور امام نسائی رحمہ اللہ کی عظیم کاوش کو ایک مناسب مترجم میسر آ گیا۔ اب کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے، پڑھتے ہوئے آپ ان شاء اللہ میری رائے سے اتفاق کریں گے۔ یہ کتاب ترجمہ ہونے کے باوجود اپنی سلیس زبان کی وجہ سے رواں ہے اور ہر بات سمجھ میں آ جاتی ہے۔

پڑھیے اور دُعاؤں میں یاد رکھیے۔ اللہ سب کا حامی و ناصر ہو!

شاہد حمید

عرضِ مترجم

حیدر کرار، غزوۂ خیبر کے علمبر دار، دامادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے شوہر نامدار، حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے والد ماجد اور چوتھے خلیفہ راشد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ اہل سنت کے نزدیک مسلّم ہے۔ ان کے ساتھ محبت ایمان اور بغض نفاق کی علامت ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیرِ سایہ پرورش پائی، جس کا اثر آپ رضی اللہ عنہ کی شخصیت پر نمایاں تھا۔ شجاعت و بہادری میں اپنی مثال آپ تھے، لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کا خاص ملکہ حاصل تھا، علمی میدان میں بھی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بلند مقام کے حامل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فضائل و مناقب کا ایک تفصیلی باب آپ رضی اللہ عنہ کے حصے میں رکھا، جس کا تذکرہ احادیثِ مبارکہ اور کُتبِ سیر و تواریخ میں رقم کیا گیا ہے۔

اسی ضمن میں الحافظ، شیخ الاسلام، ناقد الحدیث، صاحب السنن الامام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی النسائی رحمۃ اللہ علیہ (215۔303ھ) نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے ''خصائص علی رضی اللہ عنہ'' کے نام سے موسوم مجموعہ پیش کیا۔ پیش نظر کتاب اپنے موضوع میں جامع اور انتہائی مفید ہے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کے بارے میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کثیر مجموعہ اکٹھا کیا تھا جسے ہم نے اللہ ربُّ العزت کی خاص توفیق اور فضلِ عظیم سے اُردو قالب میں ڈھالنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

ہماری بھرپور کوششوں کے باوجود اہل علم سے التماس ہے کہ اگر کسی مقام پر غلطی نظر آئے تو ہمیں مطلع فرما کر ضرور اس نیک کام میں اپنا حصہ ڈالیں، ایسے ہر خیر خواہ کی راہنمائی اور مثبت تنقید کا کھلے دل سے احترام کیا جائے گا، اس ہمدردی کے شکر گزار بھی ہوں گے۔

اس کتاب کی تیاری میں جن خیر خواہ رفقا نے ہمارا ساتھ دیا، ان میں علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کا نام شامل ہے، جنہوں نے فوائد، تحقیق وتخریج کے کام کو بڑی محنت اور ذمہ داری سے مکمل کیا، ہمارے قابل احترام دوست جناب پروفیسر سید امیر کھوکھر نے کتاب کے مسودہ کو بالاستیعاب پڑھنے کے بعد وقیع ابتدائیہ رقم کیا، برادرم حافظ ذیشان ایوب نے پروف ریڈنگ کے کام کو عرق ریزی سے سرانجام دیا۔ کمپوزنگ کے محتاط مرحلہ کو رضوان احمد مختار نے بخوبی طے کیا۔ ان خیر خواہ ساتھیوں کے علاوہ جن بھائیوں نے ہمارا ساتھ دیا، ان کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔

ہماری پہلی کاوشوں کی طرح اس کوشش کو بھی پاکستان کا معروف اشاعتی ادارہ ''بک کارنر'' اپنے مخصوص اور منفرد انداز سے شائع کر رہا ہے۔ بلاشبہ ان کی حوصلہ افزائی کے بغیر یہ کتاب پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ پاتی۔ اللہ تعالیٰ ادارہ کی پاسبانی فرمائے۔

آخر میں مولائے رحیم و کریم سے عاجزانہ دُعا ہے کہ اس کاوش کو قبول فرما کر ہمارے لئے، ہمارے اساتذہ، والدین، دوستوں اور قارئین کے لئے روزِ محشر ذریعۂ نجات بنا دے۔

آمین یارب العالمین!

خادم العلم والعلما

نوید احمد ربانی

na.rubbani@gmail.com

پیشِ گفتار

اللہ تعالیٰ نے اپنے شاہکار تخلیق محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت ونبوت کا آفتابِ عالم تاب بنا کر سرزمینِ عرب میں مبعوث فرمایا۔ جس کی ضیابار سہانی کرنوں سے نہاں خانہ ہائے دل منور ہو گئے، کشورِ اذہان میں روشنی کی سوغات بٹنے لگی، اقلیمِ دل وجاں کی روشیں جو صدیوں سے ویراں پڑی تھیں، دعوتِ نظارہ دینے لگیں، اُن سراجِ منیر صلی اللہ علیہ وسلم سے جنہوں نے پہلے پہل اپنے دامن کو مستفید کیا، ان میں (بچوں میں) خانوادہ بنو ہاشم کے چشم و چراغ، پدرِ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما، سرتاجِ سیدہ زہرا بتول رضی اللہ عنہا سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سرِفہرست ہیں۔

سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اِذعان ویقین کی دولتِ سرمدی تب پائی، جب ابھی عرب کے لوگ تشکیک وارتیاب کی وادیوں میں بھٹک رہے تھے، مصلحتیں اور منفعتیں حقیقت کے رُخِ زیبا کو پہچاننے میں سدِراہ بنی ہوئیں تھیں، جب سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاندان کو دینِ اسلام کی فوز وفلاح سے معمور دعوت دی تو جس طالع مند اور بلند اقبال کو لبیک کہنے کی توفیق ارزانی ہوئی اسے ''اسد اللہ علی رضی اللہ عنہ'' کے نامِ نامی سے جانا جاتا ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی للکار و یلغار اتنی جان دار ہوتی تھی کہ مختلف غزوات (خیبر، بدر، اُحد، خندق، تبوک وغیرہ) میں کفار کے بے شمار سورماؤں کو ایک ہی وار میں کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیتے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے نام سے کفر کے ایوانوں میں زلزلہ بر پا ہو جاتا تھا، بڑے بڑے جری اور تجربہ کار جنگ جُو بھی آپ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں آنے سے خائف رہے اور اگر کہیں بامرِ مجبوری مقابلہ بھی کیا تو خائب و خاسر ہو کر اپنے منطقی انجام کو پہنچے۔

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
جنہیں تُو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

آپ رضی اللہ عنہ کی شخصیت روحانی، رعنائی اور اخلاقی زیبائی کا پیکرِ جمیل، صبرورضا کا مجسمہ، فقرواستغنا کا نمونہ، علم وحکمت کا مرقع، عفت وعصمت کا منبع، اخلاص ووفا کا سراپا اور شجاعت وبسالت کا معیار تھی۔

صائب نظری، صالح فکری اور راست گوئی آپ رضی اللہ عنہ کی شخصیت کا حصہ تھیں، آپ رضی اللہ عنہ قلب ونظر کی بصیرتوں اور سیرت وکردار کی رفعتوں کے حامل تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ مظہرِ صدق وصفا، منبعِ جودوسخا، پیکرِ حلم وحیا اور دامادِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ صبرورضا اور فقروغنا میں شانِ امتیازی کے مالک تھے، بقولِ شاعر:

تری خاک میں ہے اگر شرر تو خیالِ فقروغنا نہ کر
کہ جہاں میں ہے نانِ شعیر پر مدارِ قوتِ حیدری

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس جاں نثار وجان سپار مجاہد کی عظمت ورفعت کو اپنی مَایَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی کی زبانِ حق ترجمان سے بیان کیا ہے۔ ابتدا ہی سے علمائے محدثین نے ان احادیث کو اپنے مجموعہ میں فضائل ومناقب سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے عنوان کے تحت درج کیا ہے۔ پیشِ نظر کتاب خصائص سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ شیخ الاسلام، ناقدالحدیث، صاحبِ سنن، امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی النسائی رحمۃ اللہ علیہ (215۔303ھ) کی تالیف ہے جس میں انہوں نے سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی وہ شخصی عظمتیں اور سیرت وکردار کی رفعتیں مختلف ابواب میں بیان کی ہیں جو تاجدارِ عرب وعجم صلی اللہ علیہ وسلم کی نطقِ گوہر بار سے مختلف اوقات میں بیان کی گئیں، ان کا ایک سرسری مطالعہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کی عظیم المرتبت شخصیت اور خصائل وشمائل کا آئینہ دار ہے۔

☆ آپ رضی اللہ عنہ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ولی (دوست/ مددگار) قرار دیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے محبت کو اپنی اور اللہ کی محبت جبکہ آپ رضی اللہ عنہ سے عداوت کو اللہ تعالیٰ اور اپنے سے عداوت قرار دیا ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس تعلق کو سیدنا موسیٰ و سیدنا ہارون علیہما السلام کے باہمی تعلق کے ساتھ تشبیہ دی۔

اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ ہَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی؟ اِلَّا اَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِيْ

☆ غزوۂ خیبر کے موقع پر لشکرِ اسلام کی سپہ سالاری آپ رضی اللہ عنہ کو سونپتے ہوئے اس بات کی وضاحت کردی کہ علی (رضی اللہ عنہ) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے ہیں گویا آپ رضی اللہ عنہ کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مُحبّیت و محبوبیت پر مہر تصدیق ثبت فرما دی۔

لَاَدْفَعَنَّ الْيَوْمَ الرَّايَةَ اِلٰی رَجُلٍ يُّحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ وَ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ۔

☆ ارشاد فرمایا جس کا میں مولا ہوں، علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) اس کا مولا ہے۔

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

☆ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت کو تقاضائے ایمان جبکہ آپ رضی اللہ عنہ سے بغض و عداوت کو علامتِ نفاق قرار دیا۔

لَا يُحِبُّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يَبْغَضُنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

☆ آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے مبارک کندھوں پر سواری کا شرف بخش کر خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک صاف فرمایا۔ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی کیفیت یہ بتائی کہ مجھے یوں لگتا تھا کہ آسمان کے کنارے میری پہنچ میں تھے۔ (یعنی اگر میں چاہتا تو اُفقِ آسمان کو چھو لیتا۔)

اِصْعَدْ عَلٰی مَنْكَبِيّ........ اِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنِّيْ لَوْشِئْتُ لَنِلْتُ اُفُقَ السَّمَاءِ

☆ آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو اُمت کی مومن خواتین کی سردار قرار دیا۔

اَمَا تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

☆ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے جگر پاروں سیّدنا حسن وسیّدنا حسین رضی اللہ عنہما کو جنتی نو جوانوں کا سردار قرار دیا اور مزید ارشاد فرمایا کہ یہ دُنیا میں میرے پھول ہیں۔

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

......رَیْحَانَتَیَّ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْیَا۔

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے قاتل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کائنات کا بد بخت ترین شخص قرار دیا۔

قارئین کرام! میں نے محولہ بالا تمام احادیث اسی کتاب سے اس ابتدائیہ میں پیش کی ہیں جو کہ تمام کی تمام صحیح یا حسن ہیں۔ انتہائی فرحت ومسرت کی بات ہے کہ اس عظیم کتاب کا انتہائی سلیس، شستہ اور رواں ترجمہ کر دیا گیا ہے، جس کی سعادت درجنوں کتب کے مترجم ومؤلف جناب نوید احمد ربانی نے حاصل کی۔ ترجمہ کی سلاست وروانی اور برجستگی اتنی دل کش ہے کہ قاری ذرّہ برابر اُکتاہٹ محسوس نہیں کرتا اور ایک ہی نشست میں کئی صفحات پڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ نامور محقق، ماہر علم اصول حدیث، اُستاذ الحدیث جناب غلام مصطفی ظہیر امن پوری نے دیدہ ریزی اور محنت شاقہ سے احادیث کی تخریج و تحقیق کر کے علمی فوائد بھی رقم فرما دیئے ہیں۔ ہر چند یہ کام انتہائی محنت طلب اور دُشوار تھا لیکن انہوں نے اسے بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا، جس پر وہ بجا طور پر لائقِ تحسین وآفرین ہیں۔

پاکستان کا معتبر اور موقر اشاعتی ادارہ ''بک کارنر جہلم'' اسے شائع کرنے کا اعزاز حاصل کر رہا ہے۔ کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر طباعت واشاعت کے جملہ مراحل انتہائی ذمہ داری سے ادا کیے گئے۔ دیدہ زیب سرورق، مضبوط اور معیاری جلد اور خوبصورت پرنٹنگ کے ساتھ یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس پر ادارہ کے بانی جناب شاہد حمید اور ان کے فرض شناس ومخلص صاحبزادگان گگن شاہد اور امر شاہد مبارک باد کے مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ اسے قبولیت تامہ عطا کر کے عوام وخواص میں شرف پذیرائی بخشے۔

آمین!!!

پروفیسر سیّد امیر کھوکھر

امام نسائی رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی

نام وکنیت

احمد بن شعیب بن علی بن سنان النسائی اور کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔

ولادت

امام نسائی رحمہ اللہ ۲۱۵ھ میں ''خراسان'' کے ایک مشہور شہر ''نساء'' میں پیدا ہوئے۔

(تذکرۃ الحفاظ للذہبی:698/2)

تصانیف

آپ رحمہ اللہ کی چند مشہور تصانیف کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ السنن الکبریٰ

یہ امام نسائی رحمہ اللہ کی سب سے مشہور کتاب ہے جس میں آپ رحمہ اللہ کی اکثر کتب بھی درج ہیں ان کو ذیل میں رقم کیا جارہا ہے۔

1 خصائص علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

اللہ رب العزت کی خاص توفیق کے ساتھ اس کتاب کو ادارہ بک کارنر شوروم نے اپنے خاص

روایتی انداز میں پہلی مرتبہ تحقیق وتخریج اور علمی فوائد کے اعلیٰ معیار کے ساتھ شائع کیا ہے اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں تحقیقی اور علمی معلومات کا بیش بہا خزانہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

2 عمل اليوم والليلة للنسائی

3 فضائل القرآن للنسائی

مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے الحافظ، شیخ الاسلام، ناقد الحدیث، صاحب السنن الامام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی النسائی رحمہ اللہ (215۔303ھ) نے ''فضائل القرآن'' کے نام سے موسوم مجموعہ پیش کیا ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع میں جامع اور انتہائی مفید ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے قرآن مجید کے بارے میں بنیادی معلومات جمع کی ہیں۔ یہ کتاب ادارہ بک کارنر جہلم کے خاص اشاعتی انداز میں علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کی نہایت شاندار تحقیق وتخریج، علمی فوائد اور اُردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔

4 فضائل الصحابة للنسائی

یہ کتاب ادارہ بک کارنر جہلم کے خاص اشاعتی انداز میں نہایت شاندار تحقیق وتخریج اور علمی فوائد کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ جس میں اکہتر [71] صحابہ کرام کا دلنشیں اور ایمان افروز تذکرہ امام نسائی رحمہ اللہ نے بڑے مختصر انداز میں پیش کیا ہے۔ بلا مبالغہ یہ کتاب اپنے موضوع میں سب سے جامع ہے۔ کتاب ہٰذا میں کل دوسو چوراسی [284] احادیث ہیں۔ ان میں ہمارے محترم محقق فضیلۃ الشیخ علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کی تحقیق کے مطابق دو سو چھیاسٹھ [266] احادیث صحیح ہیں اور ان میں اکثر احادیث صحیح بخاری و مسلم کی ہیں۔ باقی صرف اٹھارہ [18] روایات سنداً کمزور ہیں۔

5 عشرة النساء

6 الجمعة للنسائی

7 وفاة النبی للنسائی

مذکورہ بالا کتابیں امام نسائی رحمہ اللہ کی کتاب ''السنن الکبریٰ'' میں درج ہیں:

2- السنن الصغرىٰ[المجتبىٰ]

3- تفسير النسائى

4- الضعفاء والمتروكون للنسائى

5- الطبقات للنسائى

6- تسمية فقهاء الأمصار من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم

7- تسمية من لم يرو عنه غير رجل واحد

8- جزء فيه مجلسان من إملاء النسائي

9- اسئلة للنسائى فى الرجال

10- ذكر المدلسين

اہلِ علم کے نزدیک مقام ومرتبہ

اللہ رب العزت نے امام نسائی رحمہ اللہ کو بہت بڑے مرتبے پر فائز کیا تھا۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ جب امام نسائی رحمہ اللہ اور ابن خزیمہ رحمہ اللہ حدیث بیان کریں، تو مقدم کون ہوگا؟ آپ رحمہ اللہ نے امام نسائی رحمہ اللہ کے بارے میں فرمایا:

فإنه لم يكن مثله أقدم عليه أحدا ولم يكن في الورع مثله

''ان کے ہم پلہ کوئی نہیں، ان کے معاصرین میں کوئی بھی ان سے مقدم نہیں ہے، نہ ورع وتقویٰ میں کوئی ان کا ہم مثل ہے۔''

[سوالات السہمی:111]

حافظ ابن الصلاح رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

النَّسائيُّ إمامٌ حُجَّةٌ في الجَرحِ والتَّعدِيلِ

''امام نسائی رحمہ اللہ جرح وتعدیل میں حجت ہیں۔''

[مقدمۃ ابن الصلاح ص:493]

حافظ مزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

أحد الأئمة المبرزين والحفاظ المتقنين والأعلام المشهورين.

''چوٹی کے ائمہ، پختہ کار حفاظ اور مشہور علمائے کرام میں سے ایک ہیں۔''

[تہذیب الکمال فی اسماء الرجال: 329/1]

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات کو ''سیر اعلام النبلاء'' میں ان الفاظ کے ساتھ شروع کرتے ہیں:

الإِمَامُ الحَافِظُ الثَّبْتُ، شَيْخُ الإِسْلاَمِ، نَاقِدُ الحَدِيْثِ، أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بنُ شُعَيْبِ بنِ عَلِيِّ بنِ سِنَانَ بنِ بَحْرٍ الخُرَاسَانِيُّ، النَّسَائِيُّ، صَاحِبُ السُّنَنِ-

[سیر اعلام النبلاء: 126/14]

مزید لکھتے ہیں:

وَكَانَ مِنْ بُحُوْرِ العِلْمِ، مَعَ الفَهْمِ، وَالإِتْقَانِ، وَالبَصَرِ، وَنَقْدِ الرِّجَالِ، وَحُسْنِ التَّأْلِيْفِ.جَالَ فِي طَلَبِ العِلْمِ فِي خُرَاسَانَ، وَالحِجَازِ، وَمِصْرَ، وَالعِرَاقِ، وَالجَزِيْرَةِ، وَالشَّامِ، وَالثُّغُوْرِ، ثُمَّ اسْتَوْطَنَ مِصْرَ، وَرَحَلَ الحُفَّاظُ إِلَيْهِ، وَلَمْ يَبْقَ لَهُ نَظِيْرٌ فِي هَذَا الشَّأْنِ.

''آپ رحمۃ اللہ علیہ فہم واتقان اور بصیرت میں علم کے سمندر، ناقد الرجال اور اچھے قلم کار تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے طلب علم کے لیے خراسان، حجاز، مصر، عراق، جزیرہ، شام اور ثغور کا سفر کیا پھر آخر میں مصر میں سکونت پذیر ہو گئے، حدیث کے حفاظ نے طلب علم کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رخ کیا۔ اس شان وعظمت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں۔''

[سیر اعلام النبلاء: 126/14]

الغرض امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے کمال وفضل کا اعتراف جملہ محدثین اور اصحاب الطبقات کے ہاں مسلم ہے۔ جرح وتعدیل کا علم ہو یا علم حدیث امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اس میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

وَكَذَلِكَ أَثْنَى عَلَيْهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَشَهِدُوا لَهُ بِالْفَضْلِ وَالتَّقَدُّمِ فِي هَذَا الشَّأْنِ.

''اسی طرح بہت سے ائمہ حدیث نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کی ہے اور حدیث کے معاملہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فضل اور برتری کی شہادت دی ہے۔''

[البدایۃ والنہایۃ:140/11]

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۳۰۳ ہجری میں ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(04-Nov-2014) [Research Paper No. 5-d] (1436-محرم الحرام-10)

خصائص علی رضی اللہ عنہ

Chapter 6 سنن نسائی الکبریٰ

باب 1 حدیث نمبر (8391) تا (8584) کل احادیث = (194)

www.AhleSunnatPak.com

ذِكْرُ خَصَائِصِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَذِكْرُ صَلَاتِهِ قَبْلَ النَّاسِ، وَأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ

امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے خصائص کا ذکرِ جمیل اور ان کا اس امت میں تمام لوگوں میں سب سے پہلے نماز پڑھنے کا بیان

1- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَبَّةَ الْعُرَنِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: «أَنَا أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

ا۔ حبہ عرنی سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: [بچوں میں] سب سے پہلے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

اس روایت کی سند میں حبہ بن جوین عرنی جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضعفه الجمهور۔

''جمہور نے اسے ضعیف کہا ہے۔''

[التقييد والايضاح: 311]

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وقد ضعفه الجمهور۔

''بلاشبہ جمہور محدثین نے اسے ضعیف کہا ہے۔''

[مجمع الزوائد:46/5]

حافظ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وحبة ضعفه الاكثر۔

''اکثر محدثین نے حبہ کو ضعیف کہا ہے۔''

[اللآلی المصنوعۃ:295/1]

جو راوی جمہور ائمہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہو اس کی روایت ضعیف اور نا قابلِ حجت ہوتی ہے۔

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبۃ:65/12؛ مسند الامام احمد:141/1

2- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: «أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ»

۲۔ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الطیالسی:678؛ مسند الامام احمد:370/4

باب 2

ذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِهَذَا الْخَبَرِ عَنْ شُعْبَةَ

اس خبر کو امام شعبہ سے بیان کرنے میں راویوں کا (لفظی) اختلاف

3۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: «أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ»

۳۔ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: [بچوں میں] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الامام احمد: 4/368، 371؛ سنن الترمذی: 3735 وقال: حسن صحیح؛ المستدرک للحاکم: 3/136؛ امام حاکم نے اس روایت کو صحیح الاسناد کہا اور حافظ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

4۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: «أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ»

۴۔ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: [بچوں میں] سب سے پہلے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

5- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ مَوْلَى الْأَنْصَارِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ: «أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ» وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: «أَسْلَمَ عَلِيٌّ»

۵۔ ابوحمزہ مولیٰ انصار سے روایت ہے کہ میں نے سنا سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے: سب سے پہلے [بچوں میں] سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ ایک دوسرے مقام پر انہوں نے فرمایا: سب سے پہلے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

اس کی سند حسن ہے مگر یہ روایت صحیح ہے۔

فائدہ:

مسند الامام احمد [141/1] وغیرہ میں جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

انا اول رجل صلی مع رسول الله ۔

''میں پہلا مرد ہوں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔''

اس کی سند ضعیف ہے، حبہ بن جوین راوی ضعیف ہے، جیسا کہ حدیث نمبر 1 کے تحت اس راوی پر گزر چکی ہے۔

سنن الترمذی: [3728] میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ منگل کے روز نماز پڑھی۔ لیکن اس کی سند ضعیف ہے، اس میں علی بن عابس راوی ضعیف ہے۔

[تقریب التہذیب لابن حجر: 4757]

نیز اس میں مسلم بن کیسان الملائی راوی بھی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

اسی طرح المعجم الکبیر للطبرانی [952] والی روایت کی سند بھی ضعیف ہے، اس کی سند میں یحییٰ بن عبدالحمید الحمانی اور محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع دونوں راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

مسند ابی یعلیٰ [446] کی سند بھی سخت ضعیف ہے، سلیمان بن قرم، مسلم بن کیسان الملائی اور حبہ بن جوین تینوں راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ایک سوال کے جواب میں کہا: یہ میرا بھتیجا محمد بن عبداللہ ہے اور اس کے ساتھ جو لڑکا ہے وہ علی بن ابی طالب ہے اور جو خاتون ہے وہ خدیجہ بنت خویلد ہے، خدا کی قسم! روئے زمین پر ان تینوں کے سوا اور کوئی شخص نہیں ہے جو اس دین کا پیروکار ہو۔

[المعجم الکبیر للطبرانی: 10397]

اس میں بشر بن مہران راوی ہے جس کے بارے میں امام ابن ابی حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وترک حدیثه وامرنی ان لا اقرا علیه حدیثه۔

''اس کی حدیث کو چھوڑ دیا گیا ہے، مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس کے سامنے حدیث بیان نہ کروں۔''

[الجرح والتعدیل: 379/2]

اس میں شریک بن عبداللہ القاضی راوی مدلس اور سئ الحفظ موجود ہے۔ لہٰذا یہ روایت باطل ہے۔

6۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَفِيفٍ، عَنْ عَفِيفٍ قَالَ: جِئْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِلَى مَكَّةَ. فَنَزَلْتُ عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ،

وَحَلَّقَتْ فِي السَّمَاءِ. وَأَنَا أَنظُرُ إِلَى الْكَعْبَةِ أَقْبَلَ شَابٌّ. فَرَمَى بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ. ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. فَقَامَ مُسْتَقْبِلَهَا. فَلَمْ يَلْبَثْ حَتَّى جَاءَ غُلَامٌ. فَقَامَ عَنْ يَمِينِهِ. فَلَمْ يَلْبَثْ حَتَّى جَاءَتِ امْرَأَةٌ. فَقَامَتْ خَلْفَهُمَا. فَرَكَعَ الشَّابُّ. فَرَكَعَ الْغُلَامُ وَالْمَرْأَةُ. فَرَفَعَ الشَّابُّ. فَرَفَعَ الْغُلَامُ وَالْمَرْأَةُ. فَخَرَّ الشَّابُّ سَاجِدًا. فَسَجَدَا مَعَهُ فَقُلْتُ: يَا عَبَّاسُ «أَمْرٌ عَظِيمٌ» فَقَالَ لِي: أَمْرٌ عَظِيمٌ؟ فَقَالَ: «أَتَدْرِي مَنْ هَذَا الشَّابُّ؟» فَقُلْتُ: لَا فَقَالَ: " هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. هَذَا ابْنُ أَخِي. وَقَالَ: «تَدْرِي مَنْ هَذَا الْغُلَامُ؟» فَقُلْتُ: لَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. هَذَا ابْنُ أَخِي «هَلْ تَدْرِي مَنْ هَذِهِ الْمَرْأَةُ الَّتِي خَلْفَهُمَا؟» قُلْتُ: لَا قَالَ: «هَذِهِ خَدِيجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ زَوْجَةُ ابْنِ أَخِي» هَذَا حَدَّثَنِي «أَنَّ رَبَّكَ رَبُّ السَّموَاتِ وَالْأَرْضِ أَمَرَهُ بِهَذَا الدِّينِ الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ. وَلَا وَاللهِ مَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ كُلِّهَا أَحَدٌ عَلَى هَذَا الدِّينِ غَيْرُ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ»

۶۔ سیدنا عفیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں مکہ مکرمہ آیا۔سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ہاں (بطورِ مہمان) ٹھہرا، جب سورج بلند ہوا، اس نے آسمان پر ایک دائرہ بنالیا، میں اس وقت خانہ کعبہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اتنے میں ایک نوجوان آیا جو اپنی نظروں کو آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھا پھر وہ کعبہ کے پاس آکر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا، ابھی تھوڑا ہی وقت گزر رہا تھا کہ ایک بچہ آکر اس (نوجوان) کی دائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ پھر تھوڑا ہی وقت گزرنے کے بعد ایک عورت آئی، وہ ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ نوجوان نے رکوع کیا تو اس بچے اور عورت نے بھی رکوع کیا۔ نوجوان نے سر اٹھایا۔ اس بچے اور عورت نے بھی سر اٹھایا۔ نوجوان سجدہ کرتے ہوئے نیچے جھکا تو انہوں نے بھی اس کے ساتھ سجدہ کیا۔ میں نے عرض کیا: اے عباس! یہ تو بہت بڑی بات ہے۔[یعنی حیران کن معاملہ ہے] انہوں نے مجھے فرمایا: اس میں حیرانگی والی بات کونسی ہے؟ پھر فرمایا: کیا تم اس نوجوان کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے کہا: یہ میرے بھائی کے بیٹے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں (ساتھ فرمایا) کیا تم اس بچے کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے فرمایا: یہ میرے بھائی کے بیٹے علی بن ابی

طالب بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا تم اس عورت کو جانتے ہو جو ان دونوں کے پیچھے کھڑی تھی؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے فرمایا: یہ میرے بھتیجے (سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی زوجہ محترمہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں۔ یہ (نوجوان) مجھے بیان کرتا ہے کہ آپ کا رب آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے۔ جس دین پر وہ قائم ہیں، اسی ذات نے ان کو اس دین کا حکم دیا ہے۔ اللہ کی قسم! تمام روئے زمین میں ان تینوں کے علاوہ کوئی اس دین پر نہیں ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابن یحییٰ بن عفیف مجہول راوی ہے۔ اس کا باپ یحییٰ بن عفیف بھی مجہول اور غیر معروف ہے۔

اس کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لا یعرف

''یہ مجہول راوی ہے۔''

[میزان الاعتدال:396/4؛ المغنی فی الضعفاء:741/2]

نیز مجہول بھی کہا ہے۔

[دیوان الضعفاء:4665]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے مقبول [مجہول الحال] کہا ہے۔

[تقریب التہذیب:7609]

سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ [الثقات:521/5] کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔

اس کا بسند حسن ایک شاہد [السیرۃ لابن اسحاق ص:119؛ مسند الامام احمد:209/1؛ المستدرک للحاکم:183/3] میں آتا ہے۔ اس کے یہ الفاظ ہیں:

وَلَمْ يَتْبَعْهُ عَلَى أَمْرِهِ إِلا امْرَأَتُهُ، وَابْنُ عَمِّهِ هَذَا الْفَتَى

''اس معاملے میں صرف ان کی بیوی اور اس چچازاد نوجوان نے پیروی کی ہے۔''

صحیح احادیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے منکر ہیں۔ اس کے راوی اسماعیل بن ایاس الکندی کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فی حدیثه نظر

''اس کی اس حدیث میں منکر الفاظ ہیں۔''

[التاریخ الکبیر: 345/1]

دوسرے راوی ایاس بن عفیف کے بارے میں فرماتے ہیں:

فیه نظر

''یہ منکر حدیثیں بیان کرتا ہے۔''

[التاریخ الکبیر: 441/1]

7- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: «أَنَا عَبْدُ اللهِ، وَأَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ، لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَاذِبٌ، صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ»

۷۔ عباد بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں صدیقِ اکبر ہوں۔ میرے بعد کوئی جھوٹا ہی اس بات کی تکذیب کرے گا۔ میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے۔

تحقیق:

[منکر]

یہ منکر قول ہے اس کے بارے میں احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اضرب علیه، فانه حدیث منکر۔"

''یہ قول اس کے منہ پر مار دو کیونکہ یہ حدیث منکر ہے۔''

(المنتخب من العلل للخلال لابن قدامۃ المقدسی: 114)

حافظ عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الروایة فی هٰذا فیها لین۔"

''اس روایت میں کمزوری ہے۔''

[الضعفاء الکبیر:137/3]

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے ''موضوع'' (من گھڑت) کہا ہے۔

[الموضوعات:341/1]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"هو کذب ظاهر"

''یہ واضح جھوٹ ہے۔''

(منہاج السنة:199/4)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"هٰذا کذب علٰی علی۔"

''یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر جھوٹ ہے۔''

[میزان الاعتدال:368/2]

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"هٰذا الحدیث منکربکل حال، ولا یقولها علی و کیف یمکن ان یصلی قبل الناس بسبع سنین؟ وہذا لا یتصور اصلا۔"

''ہر صورت میں یہ روایت منکر ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہیں کہی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہو۔ اس روایت کی بنیاد کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔''

(البدایة والنہایة:26/13)

جب امام حاکم رحمہ اللہ نے اس روایت کو ''صحیح علی شرط الشیخین'' کہا تو ان کے تعاقب و رد میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا:

''كذا قال له. وهو ليس على شرط واحد منهما بل ولا يصح بل حديث باطل فتدبر''

''امام حاکم رحمہ اللہ نے جس طرح کہا ہے کہ یہ روایت شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔ مگر حقیقت میں یہ روایت ان دونوں میں سے کسی ایک کی شرط پر بھی نہیں ہے۔ بلکہ یہ روایت صحیح ہی نہیں ہے، مزید برآں یہ روایت باطل ہے۔ اس بات کو توجہ سے سمجھ لیجیے۔''

اس کے منکر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ وہ سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو اپنے سے بہتر سمجھتے تھے، مردوں میں سب سے پہلے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے، غلاموں میں سیدنا زید رضی اللہ عنہ اور عورتوں میں سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سب سے پہلے ایمان لائیں، نبوت کے چھٹے سال سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایمان لائے، پھر یہ کہنا کیسے ممکن ہے کہ لوگوں سے سات سال پہلے میں نے نماز ادا کی۔

جیسا کہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْغِلْمَانِ. كَمَا أَنَّ خَدِيجَةَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَتْ مِنَ النِّسَاءِ. وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمَوَالِي. وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ الْأَحْرَارِ. وَكَانَ سَبَبُ إِسْلَامِ عَلِيٍّ صَغِيرًا أَنَّهُ كَانَ فِي كَفَالَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ''

''صحیح بات یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بچوں میں سب سے پہلے اسلام لائے، جیسا کہ عورتوں میں سب سے پہلے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، غلاموں میں سب سے پہلے سیدنا زید

بن حارثہ رضی اللہ عنہ، آزاد مردوں میں سب سے پہلے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور چھوٹے بچوں میں سب سے پہلے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا سبب یہ تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر کفالت تھے۔''

[البدایۃ والنہایۃ 220/7]

تنبیہ:

عباد بن عبداللہ الاسدی راوی ''حسن الحدیث'' ہے۔

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبۃ :65/12؛سنن ابن ماجۃ :120 ؛السنۃ لابن ابی عاصم:1324؛المستدرک للحاکم:111,112/3

فائدہ:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے برسرِ منبر فرمایا:

انا الصدیق الاکبر آمنت قبل ان یومن ابو بکر و اسلمت قبل ان یسلم۔

''میں صدیق اکبر ہوں، میں ابوبکر کے ایمان لانے سے پہلے ایمان لایا اور ان کے اسلام لانے سے پہلے اسلام قبول کیا۔''

[تاریخ دمشق لابن عساکر:33,32/14]

یہ غیر ثابت قول ہے۔سلیمان بن عبداللہ ابو فاطمہ کی امام ابن حبان[الثقات:384/6] کے علاوہ کسی نے توثیق نہیں کی۔ نیز اس کا معاذہ عدویہ سے سماع ثابت نہیں۔

حارث بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

''مردوں میں سب سے پہلے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور جس نے قبلہ رخ ہوکر

سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔''

[الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی:65/2؛ تاریخ دمشق لابن عساکر:33/42]

اس کی سند سخت ضعیف ہے، اس کا راوی بہلول بن عبید [عبداللہ؟] ضعیف ہے۔
ابو اسحاق سبیعی مختلط اور مدلس ہیں۔ حارث بن عبداللہ بن الاعور جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔

الاباطیل والمناکیر للجورقانی [145] کی سند میں محمد بن سلمہ بن کہیل اور حبہ بن جوین دونوں راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ لہٰذا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پہلے ایمان لانا ثابت نہ ہوا۔

باب 3

ذِكْرُ عِبَادَةَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عبادت کا بیان

8- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: «مَا أَعْرِفُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَ اللهَ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي. عَبَدْتُ اللهَ قَبْلَ أَنْ يَعْبُدَهُ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِسَبْعِ سِنِينَ»

۸۔ عبداللہ بن ابی ہذیل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کے کسی بندے کو نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ جس نے مجھ سے پہلے اللہ رب العزت کی عبادت کی ہو۔ میں نے اس امت کے ہر شخص سے سات سال پہلے اللہ رب العزت کی عبادت کی ہے۔

نوٹ:

خصائص سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بعض نسخوں میں سات کی بجائے نو کے الفاظ ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن والمتن منکر]

اس روایت کی سند میں اجلح بن عبداللہ الکندی راوی جمہور محدثین کے نزدیک "حسن الحدیث" ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"والاکثر علی توثیقه۔"

''اکثر محدثین نے اس کی توثیق کی ہے۔''

(مجمع الزوائد:189/1)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"هذا باطل لان النبی من اول ما اوحی الیه آمن به خدیجة. وابو بکر. و بلال. و زید مع علی قبله بساعات. او بعده بساعات. وعبدوا الله مع نبیه. فاین السبع سنین؟. ولعل السامع اخطا فیکون امیر المومنین قال: عبدت الله مع رسول الله ولی سبع سنین ولم یضبط الراوی ما سمع ثم حبة شیعی جبل قد قال ما یعلم بطلانه من ان علیا صفین ثمانون بدریا"

''یہ باطل روایت ہے، کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی کا نزول ہوا اس سے کچھ دیر بعد سیدہ خدیجہ، سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا بلال، سیدنا زید اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم ایمان لائے، ان سب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ رب العزت کی عبادت کی، تو یہ سات سال کہاں سے آ گئے؟۔ شاید یہ سننے والے راوی حبہ عرنی نے غلطی کی ہے۔ امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ کہا ہوگا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی، میں اس وقت سات سال کا تھا۔ راوی نے جو سنا، اس کو ٹھیک سے یاد نہیں رکھ سکا۔ ویسے بھی حبہ عرنی کٹر شیعہ ہے۔ اس نے وہ بات بھی کہی ہے کہ جس کا بطلان جان لیا گیا ہے کہ جنگ صفین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ۸۰ بدری صحابی تھے۔''

(تلخیص المستدرک:113/3)

تنبیہ:

مسند الامام احمد (99/1) وغیرہ میں اس کی دوسری سند بھی ہے، اس میں یحییٰ بن سلمہ بن کہیل راوی ''متروک'' ہے اور حبہ بن جوین عرنی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، اس طرح مستدرک حاکم (3 / 112) کی سند میں حبہ بن جوین عرنی ضعیف ہے۔ زوائد الفضائل لعبداللہ بن احمد (1166,1165) والی سند میں جابر جعفی ''متروک'' ہے، اس میں ''سات'' کی بجائے ''تین سال'' کا ذکر ہے۔

باب 4

ذِكْرُ مَنْزِلَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

دربارِ الٰہی میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مقام

9۔ أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، وَهُوَ ابْنُ عَثْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُهَاجِرُ بْنُ مِسْمَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُحْفَةِ وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَخَطَبَ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ «إِنِّي وَلِيُّكُمْ» قَالُوا: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَرَفَعَهَا وَقَالَ: «هَذَا وَلِيِّي، وَالْمُؤَدِّي عَنِّي، وَإِنَّ اللهَ مُوَالٍ مَنْ وَالَاهُ، وَمُعَادٍ مَنْ عَادَاهُ»

۹۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جحفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا تو خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: اے لوگو! (کیا) میں تم سب کا ولی (دوست) ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا: یہ میرا ولی (دوست) ہے اور یہ میری ذمہ داری کو ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس شخص کو اپنا ولی (دوست) بنائے گا جو اس کو اپنا ولی (دوست) بنائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنا دشمن بنائے گا جو اس کو اپنا دشمن بنائے گا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

موسیٰ بن یعقوب بن عبداللہ الزمعی جمہور محدثین کے نزدیک ''حسن الحدیث'' راوی ہے۔

10- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْهِرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عِيسَى بْنِ عُمَرَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهُ طَائِرٌ فَقَالَ: «اللهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي مِنْ هَذَا الطَّيْرِ» فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَرَدَّهُ، وَجَاءَ عُمَرُ فَرَدَّهُ، وَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَذِنَ لَهُ

۱۰۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک پرندہ (پکا ہوا) تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! اپنے اس بندے کو بھیج دے جو تجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ وہ میرے ساتھ آ کر اس پرندے کو کھائے تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو واپس بھیج دیا پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے، ان کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واپس بھیج دیا پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف ومنکر]

اس کا ایک راوی مسہر بن عبدالملک ''لین الحدیث'' ہے۔

(تقریب التہذیب لابن حجر: 6667)

اس کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فيه بعض النظر"

''اس پر بعض محدثین نے کلام کی ہے۔''

(التاریخ الصغیر: 250/2)

امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ولمسہر غیر ما ذکرت. و لیس بالکثیر۔"

''مسہر کی اس کے علاوہ اور بھی روایت ہے، جس کا میں نے ذکر کیا ہے، یہ کثیر الروایہ راوی نہیں ہے۔''

(الکامل فی الضعفاء الرجال:458/6)

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''الثقات (197/9)'' میں ذکر کر کے لکھا ہے:

"یخطئ ویہم"

''یہ خطا اور وہم کا شکار ہے۔''

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''لین'' کہا ہے۔

(المقتنیٰ فی سرد الکنیٰ:5419)

اسی طرح ''لیس بالقوی'' کہا ہے۔

(المغنی فی الضعفاء:406/2)

اسے واضح طور پر الحسن بن حماد الضبی الوراق نے ''ثقہ'' کہا ہے۔

(مسند ابی یعلی:4052؛ الکامل فی الضعفاء الرجال لابن عدی:457/6، وسندہ صحیح)

جمہور محدثین نے اس روایت کو ''ضعیف'' کہا ہے، اہل علم کے ہاں یہ روایت ''حدیث الطیر'' کے نام سے معروف ہے۔ اس کے بہت سارے طرق ہیں مگر وہ سارے کے سارے ضعیف ہیں۔

11- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: أَمَرَ مُعَاوِيَةُ سَعْدًا، فَقَالَ: " مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تُرَابٍ؟ . قَالَ: أَمَا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ. لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ. وَخَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ «تُخَلِّفُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟» فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: «أَمَا تَرْضى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُون مِنْ مُوسى. إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي؟» وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: فِي يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ. وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» فَتَطَاوَلْنَا لَهَا. فَقَالَ: «ادْعُوا لِي عَلِيًّا» فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ. فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ. وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ. زَادَ هِشَامٌ: {إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ} [الأحزاب: 33] دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا. وَفَاطِمَةَ. وَحَسَنًا. وَحُسَيْنًا فَقَالَ: «اللهُمَّ. يَعْنِي هَؤُلَاءِ أَهْلِي»

۱۱۔ عامر بن سعد بن ابی وقاص رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو حکماً کہا: آپ کو کونسی بات روکتی ہے کہ آپ ابوتراب (سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی کنیت) کی تنقیص نہیں کرتے؟ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک مجھے وہ تین باتیں یاد ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمائی ہیں، میں ہرگز ان کی تنقیص نہیں کروں گا۔ ان میں سے کسی ایک (فضیلت) کا بھی میرے حصہ میں آ جانا، مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند ہے۔ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے، جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کسی غزوے سے پیچھے رہ گئے تھے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ پیچھے چھوڑ رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے دن (ان کے بارے میں) فرما رہے تھے: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں، ہم میں سے ہر ایک نے جھنڈے کے ملنے کی امید رکھی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کو میرے پاس بلاؤ، انہیں لایا گیا وہ اس وقت آشوبِ چشم میں مبتلا تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن ڈالا اور جھنڈا ان کو عطا فرمایا۔

ہشام راوی نے ان الفاظ کو زیادہ کیا: جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ''اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے اہلِ بیت! تم سے (ہر قسم کی) گندگی کو دور کر دے۔'' [سورۃ الاحزاب: ۳۳] تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر فرمایا: اے اللہ یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔

تحقیق وتخریج:

صحیح مسلم:2404

12- أَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنْ مُوسَى الصَّغِيرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فَتَنَقَّصُوا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ خِصَالٌ ثَلَاثَةٌ. لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ. سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنَّهُ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي» وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ»

۱۲- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک جگہ بیٹھا ہوا تھا کہ لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرنے لگے۔ میں نے کہا: بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی تین ایسی خصلتیں سنی ہیں ان میں سے کسی ایک کا بھی میرے حصہ میں آ جانا، مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بارے میں فرما رہے تھے: تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

میں نے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بارے میں فرما رہے تھے: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔

میں نے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بارے میں فرما رہے تھے: جس کا میں مولیٰ (دوست) اس کا علی مولیٰ (دوست) ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف لانقطاعہ]

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''عبدالرحمٰن بن سابط نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے حدیث نہیں سنی۔''

(تاریخ یحییٰ بن معین بروایۃ الدوری:348/2)

اس لیے حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (البدایۃ والنہایۃ:341/7) کا اس روایت کی سند کو ''حسن'' کہنا صحیح نہیں ہے۔

تخریج:

سنن ابن ماجۃ:121

13۔ أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ سَعْدًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ» فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُهُ فَدَفَعَ إِلَى عَلِيٍّ

۱۳۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ اس کے ہاتھ پر (مسلمانوں کو) فتح دے گا۔ تمام صحابہ کرام اس کے خواہشمند ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وہ جھنڈا) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف لانقطاعہ]

ایمن حبشی کا سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہو سکا۔

14۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، وَالْمِنْهَالِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ وَكَانَ

يَسِيرُ مَعَهُ: «إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَنْكَرُوا مِنْكَ أَنَّكَ تَخْرُجُ فِي الْبَرْدِ فِي الْمُلَاءَتَيْنِ. وَتَخْرُجُ فِي الْحَرِّ فِي الْحَشْوِ، وَالثَّوْبِ الْغَلِيظِ» قَالَ: «أَوَلَمْ تَكُنْ مَعَنَا بِخَيْبَرَ؟» قَالَ: بَلَى قَالَ: «فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ وَعَقَدَ لَهُ لِوَاءً فَرَجَعَ. وَبَعَثَ عُمَرَ وَعَقَدَ لَهُ لِوَاءً فَرَجَعَ بِالنَّاسِ» فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ. وَيُحِبُّه اللهُ وَرَسُولُهُ لَيْسَ بِفَرَّارٍ» فَأَرْسَلَ إِلَيَّ. وَأَنَا أَرْمَدُ قُلْتُ: «إِنِّي أَرْمَدُ. فَتَفَلَ فِي عَيْنِي» وَقَالَ: «اللهُمَّ اكْفِهِ أَذَى الْحَرِّ وَالْبَرْدِ. فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا بَعْدَ ذَلِكَ. وَلَا بَرْدًا»

۱۴۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ میرے باپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہے تھے۔ میرے باپ نے پوچھا: لوگ آپ پر اعتراض کرتے ہیں کہ آپ سردیوں میں نرم و ملائم کپڑا اور گرمیوں میں موٹا اور سخت لباس پہنتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: کیا آپ ہمارے ساتھ خیبر کے موقع پر نہیں تھے، میرے باپ نے عرض کیا: کیوں نہیں تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا ان کے لیے ایک جھنڈا مقرر کیا تھا مگر وہ (بغیر فتح کے) لوٹ آئے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا ان کے لیے ایک جھنڈا مقرر کیا وہ بھی لوگوں کے ساتھ لوٹ آئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں، وہ میدان سے بھاگنے والا نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف کسی کو بھیجا مگر میں آشوب چشم میں مبتلا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھ میں لعاب دہن ڈالا اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! علی سے گرمی اور سردی کی تکلیف کو دور فرما۔ اس دن سے مجھے نہ گرمی محسوس ہوتی ہے اور نہ سردی۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ جمہور محدثین کے نزدیک "ضعیف بسیٔ الحفظ" ہے۔

اس کے بارے میں حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سيئ الحفظ لا يحتج به عند اكثرهم۔

''یہ سئ الحفظ راوی ہے، اکثر محدثین کے نزدیک اس سے حجت پکڑنی جائز نہیں ہے۔''

[تحفۃ الطالب:345]

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فيه كلام كثير۔

''اس میں بہت زیادہ کلام کی گئی ہے۔''

[مجمع الزوائد:213/2]

حافظ بوصیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضعفه الجمهور۔

''جمہور محدثین نے اسے ضعیف کہا ہے۔''

[مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجۃ:106/1؛ ح:315]

تخریج:

سنن ابن ماجۃ:117؛ مسند الامام احمد:133,99/1؛ المستدرک للحاکم:37/3؛ وقال ''صحیح الاسناد'' ووافقہ الذہبی۔ ھذا اخطا والصواب ماقلنا۔

15- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ: حَاصَرْنَا خَيْبَرَ، فَأَخَذَ اللِّوَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يُفْتَحْ لَهُ، وَأَخَذَ مِنَ الْغَدِ عُمَرُ، فَانْصَرَفَ وَلَمْ يُفْتَحْ لَهُ، وَأَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ شِدَّةٌ وَجَهْدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنِّي دَافِعٌ لِوَائِي غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ، لَا يَرْجِعُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ» وَبِتْنَا طَيِّبَةً أَنْفُسُنَا أَنَّ الْفَتْحَ غَدًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْغَدَاةَ، ثُمَّ قَامَ قَائِمًا، وَدَعَا بِاللِّوَاءِ، وَالنَّاسُ عَلَى مَصَافِّهِمْ، فَمَا مِنَّا إِنْسَانٌ لَهُ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا هُوَ يَرْجُو أَنْ يَكُونَ صَاحِبَ اللِّوَاءِ، فَدَعَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَهُوَ أَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ، وَمَسَحَ عَنْهُ، وَدَفَعَ إِلَيْهِ اللِّوَاءَ، وَفَتَحَ اللهُ لَهُ قَالَ: «وَأَنَا فِيمَنْ تَطَاوَلَ لَهَا»

۱۵۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ جھنڈا پکڑ کر نکلے لیکن وہ اسے فتح نہ کر سکے پھر اگلے دن صبح سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جھنڈا پکڑ کر نکلے لیکن وہ بھی بغیر فتح کیے واپس لوٹ آئے۔ لوگوں کو اس دن بڑی سختی اور جدوجہد کا سامنا کرنا پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ فتح حاصل کیے بغیر واپس نہیں پلٹے گا ہم نے پر سکون رات بسر کی کہ کل ضرور فتح نصیب ہوگی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی۔ نماز فجر ادا کی پھر کھڑے ہوئے۔ جھنڈا منگوایا، لوگ اس وقت صفوں میں تھے۔ اس وقت ہم میں سے جس کسی کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کچھ مقام و منزلت حاصل تھی وہ یہ امید لگائے ہوئے تھا کہ جھنڈا اسی کو دیا جائے گا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ وہ اس وقت آشوبِ چشم میں مبتلا تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور ان پر اپنا ہاتھ پھیرا پھر جھنڈا ان کو عطا فرمایا۔ اللہ نے ان کے ہاتھ پر [مسلمانوں کو] فتح عطا فرمائی۔ راوی سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بھی انہی لوگوں میں سے تھا جو اس [جھنڈے] کے امیدوار تھے۔

تحقیق وتخریج:

[منکر (ضعیف)]

یہ روایت منکر ہے کیونکہ اس روایت میں معاذ بن خالد شقیق المروزی ''مجہول الحال'' ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ ''الثقات'' (177/9) کے علاوہ کسی نے اس کی توثیق نہیں کی، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (تقریب التہذیب: 6728) کا اسے ''صدوق'' کہنا صحیح نہیں ہے۔ مسند الامام احمد (353/5) میں اس کی متابعت زید بن الحباب نے کر رکھی ہے۔ حسین بن واقد مروزی بے شک ثقہ ہیں، لیکن امام احمد رحمہ اللہ

فرماتے ہیں:

"ما أنكر حديث حسين بن واقد وا بى المنيب عن ابن بريدة۔"

''حسین بن واقد اور ابو المنیب کی سیدنا عبداللہ بن بریدہ سے روایت منکر ہے۔''

(العلل ومعرفۃ الرجال بروایۃ عبداللہ: 239/1، ت: 1338)

یہ روایت بھی انہی سے ہے، اس میں سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا ذکر ہے، حالانکہ صحیح احادیث میں ان کا ذکر نہیں ہے۔

16- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُرَيْدَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: لَمَّا كَانَ حَيْثُ نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ أَهْلِ خَيْبَرَ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ اللِّوَاءَ عُمَرَ، فَنَهَضَ مَعَهُ مَنْ نَهَضَ مِنَ النَّاسِ، فَلَقُوا أَهْلَ خَيْبَرَ، فَانْكَشَفَ عُمَرُ وَأَصْحَابُهُ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأُعْطِيَنَّ اللِّوَاءَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ تَصَادَرَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، فَدَعَا عَلِيًّا، وَهُوَ أَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ، وَنَهَضَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ مَنْ نَهَضَ، فَلَقِيَ أَهْلَ خَيْبَرَ، فَإِذَا مَرْحَبٌ يَرْتَجِزُ وَهُوَ يَقُولُ:

[البحر الرجز]

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ ... شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

أَطْعَنُ أَحْيَانًا وَحِينًا أَضْرِبُ ... إِذَا اللُّيُوثُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَاخْتَلَفَ هُوَ وَعَلِيٌّ ضَرْبَتَيْنِ، فَضَرَبَهُ عَلِيٌّ عَلَى هَامَتِهِ حَتَّى عَضَّ السَّيْفُ مِنْهَا أَبْيَضَ رَأْسِهِ، وَسَمِعَ أَهْلُ الْعَسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ، فَمَا تَتَامَّ آخِرُ النَّاسِ مَعَ عَلِيٍّ فَفَتَحَ اللهُ لَهُ وَلَهُمْ

۱٦- سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر پہنچ کر پڑاؤ ڈالا تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا۔ کچھ لوگ بھی ان کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے تو اہل خیبر کے ساتھ ان کا

آمنا سامنا ہوا، چنانچہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو شکست ہوئی پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس حاضر ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ ضرور کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں، جب اگلی صبح ہوئی تو سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما آگے بڑھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اس وقت وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ میں اپنا لعاب دہن ڈالا، ان کو جھنڈا دیا اور کچھ لوگ ان کی معیت میں قتال کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کا سامنا اہل خیبر کے ساتھ ہوا۔ اچانک مرحب نے آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے آ کر رجزیہ انداز میں یہ اشعار پڑھے:

اہل خیبر مجھے جانتے ہیں کہ میں مرحب ہوں، میں ایک ہتھیار والا اور تجربہ کار جنگجو ہوں۔ جب شیر میری طرف دوڑتا ہے تو میں اس کو کبھی نیزہ مارتا ہوں اور کبھی تلوار سے حملہ کرتا ہوں۔

پھر دونوں کی ضربوں کے درمیان تصادم ہوا پس کیا ہوا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کے سر پر وار کیا یہاں تک کہ تلوار اس کے سر کو چیرتی ہوئی اس کے دانتوں تک آ پہنچی اور تمام اہل لشکر نے اس ضرب کی آواز سنی۔ [راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر اس کے بعد کسی اور نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا مقابلہ کرنے کا ارادہ نہ کیا] آخری صف کے لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ابھی پہنچ نہیں پائے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح عطا فرما دی [یعنی پہلی صفوں کے مجاہدین ہی نے اہل خیبر کو شکست دے دی۔ آخری صفوں کے مجاہدین کو میدان میں اترنے کی نوبت ہی نہ آئی]۔

تحقیق وتخریج:

[ضعیف ومنکر]

اس روایت کی سند میں ابوعبداللہ میمون بصری راوی ضعیف ہے۔

[تقریب التہذیب لابن حجر: 7051]

مستدرک حاکم (37/3)، دلائل النبوۃ للبیہقی [211/4] میں اس کا متابع المسیب بن مسلم

الاودی ''مجہول'' ہے۔

مسند البزار (770) میں اس کا ایک منکر شاہد بھی ہے۔ اس کا راوی عبیداللہ بن موسیٰ العبسی صحاح ستہ کا راوی ہے، ثقہ ہے۔ حافظ ابن سعد رحمہ اللہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

"کان ثقة صدوقا، ان شاء الله کثیر الحدیث حسن الهیئة . وکان یتشیع، و یروی أحادیث فی التشیع منکرة، فضعف بذلک عند کثیر من الناس۔"

''یہ ان شاء اللہ ثقہ وصدوق ہے۔ کثیر الحدیث اور حسن الحدیث راوی ہے۔ البتہ شیعہ بھی ہے۔ تشیع میں منکر روایتیں بیان کرتا ہے۔ اسی بنا پر اکثر محدثین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔''

(الطبقات لابن سعد: 368/6)

لہٰذا یہ روایت بھی منکر ہے، یادر ہے منکر حدیث ضعیف ہوتی ہے۔

تنبیہ:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پرچم پکڑا اور اسے لہرایا پھر فرمایا: کون ہے جو اس جھنڈے کا حق ادا کرے گا؟ ۔ تو فلاں آیا، اس نے عرض کیا: میں ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سوار ہو جایئے، پھر ایک شخص آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سوار ہو جایئے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: والذی کرم وجه محمد لاعطینها رجلا لا یفر۔ ''اس ذات کی قسم! جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے چہرے کو مکرم بنایا، یہ جھنڈا میں اس کو دوں گا جو میدان نہیں چھوڑے گا۔'' اے علی! یہ لو، سیدنا علی رضی اللہ عنہ جھنڈے کو لے کر چلے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر خیبر اور فدک کو فتح فرما دیا۔

[مسند الامام احمد: 16/3؛ مسند ابی یعلیٰ: 1341]

تبصرہ:

یہ منکر روایت ہے، حفاظ حدیث نے اسے ان الفاظ کے بغیر صحیح سندوں سے روایت کیا ہے۔

اس کا راوی عبداللہ بن عصم [عصمہ] ابوعلوان اگرچہ جمہور محدثین کے نزدیک ''موثق، حسن الحدیث'' ہے، لیکن قلیل الروایۃ ہونے کے باوجود یہ کثرت سے غلطیاں کرتا تھا، اور منکر روایات بیان کرتا تھا۔ ایسے راوی کا تفرد جو حفاظ کے خلاف ہو مضر ہوتا ہے۔ یہ روایت بھی اس راوی کا تفرد ہے اس لیے یہ غریب اور منکر ہے۔ اس راوی کے بارے میں امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

منكر الحديث جدا على قلة روايته۔

''قلیل الروایہ ہونے کی وجہ سے یہ سخت منکر الحدیث راوی ہے۔''

[المجروحین:5/2]

نیز اپنی کتاب الثقات [57/5] میں فرماتے ہیں:

يخطئ كثيرا۔

''یہ کثیر الخطا راوی ہے۔''

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وهو ثقة يخطئ۔

''یہ ثقہ راوی ہے مگر غلطی کا شکار ہو جاتا ہے۔''

[مجمع الزوائد:124/9]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صدوق يخطئ۔

''یہ سچا راوی ہے مگر غلطی کر جاتا ہے۔''

[تقریب التہذیب:3476]

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

واسناده لا باس به وفيه غرابة۔

''اس کی سند میں کوئی خرابی نہیں، البتہ اس کے متن میں غرابت پائی جاتی ہے۔''

[البدایۃ والنہایۃ:212/4]

جب اس کا تفرد مضر ہے تو ''لا باس بہ'' کیسے؟۔ اور غرابت کی بھی یہی وجہ ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيه وَسَلَّم إِلَى خَيْبَرَ. أَحْسَبُهُ أَبَا بَكْرٍ. فَرَجَعَ مُنْهَزِمًا وَمَنْ مَعَهُ. فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ. بعث عُمَر. فرجع مُنْهَزِمًا. يُجَبِّنُ أصحابَهُ. ويُجَبِّنُهُ أصحابُهُ. فَقَالَ رسولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيه وَسَلَّم: لأُعطِين الرَّايَةَ غَدًا رَجُلا. يُحب اللهَ ورسولَهُ. ويُحبه اللهُ ورسولُهُ. لا يَرْجِعُ حَتّى يفتحَ اللهُ عَلَيْهِ. فَثَارَ الناسُ. فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَإِذَا هُوَ يَشْتَكِي عينَهُ. فتَفَلَ رسولُ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيه وَسَلَّم فِي عَيْنِهِ. ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الرايةَ. فَهَزَّهَا. فَفَتَحَ اللّهُ عَلَيْهِ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی طرف روانہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ [سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا:] سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ شکست خوردہ واپس آئے، پھر جب دوسرا دن آیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا، وہ بھی شکست خوردہ واپس آئے، اپنے ساتھیوں کو بزدل کہہ رہے تھے اور ان کے ساتھی انہیں کم ہمت کہہ رہے تھے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے محبت کرتے ہیں۔ وہ واپس نہیں لوٹے گا، یہاں تک کہ اللہ اس کے ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا۔ اس پر تمام لوگ امیدوار تھے کہ آپ نے فرمایا: علی کہاں ہیں؟ اس وقت وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ میں اپنا لعابِ دہن ڈالا، پھر ان کی طرف جھنڈا بلند کیا، اسے لہرایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح عطا فرما دی۔''

[مسند البزار: 5140]

تبصرہ:

اس کی سند سخت ضعیف اور نا قابلِ استدلال ہے، حکیم بن جبیر اسدی راوی ضعیف اور متروک ہے۔ اسے امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام نسائی رحمہ اللہ اور جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے متروک کہا ہے۔

[سنن الدارقطنی: 122/2]

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وهو متروك، ضعفه الجمهور.

''یہ متروک راوی ہے، جمہور محدثین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔''

[مجمع الزوائد: 320/5؛ 299/7]

علامہ عینی لکھتے ہیں:

ضعفه الجمهور.

''جمہور محدثین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔''

[عمدۃ القاری: 95/11]

تنبیہ:

ایک روایت یوں مذکور ہے:

فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ فَسَارَ بِالنَّاسِ فَانْهَزَمَ حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ، وَبَعَثَ عُمَرَ فَانْهَزَمَ بِالنَّاسِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ،

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا تو وہ شکست خوردہ واپس آئے، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا، وہ بھی لوگوں کے ساتھ شکست خوردہ واپس آئے۔''

[مصنف ابن ابی شیبۃ: 370/6؛ مسند البزار: 496]

تبصرہ:

اس کی سند ضعیف ہے۔اس میں وہی ابن ابی لیلیٰ راوی جو جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، موجود ہے۔

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى الرَّايَةَ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ . فَبَعَثَهُ إِلَى بَعْضِ حُصُونِ خَيْبَرَ . فَقَتَلَ . ثُمَّ رَجَعَ . وَلَمْ يَكُنْ فَتْحٌ . وَقَدْ جَهَدَ . فَقَالَ : لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلاً يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ . يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ . لَيْسَ بِفَرَّارٍ فَدَعَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , وَهُوَ أَرْمَدُ . فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ . ثُمَّ قَالَ : خُذْ هَذِهِ الرَّايَةَ . حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ لَكَ قَالَ سَلَمَةُ : فَخَرَجَ وَااللهِ يُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً . وَأَنَا خَلْفَهُ أَتَّبِعُ أَثَرَهُ . حَتَّى رَكَزَ الرَّايَةَ فِي رَضْمِ حِجَارَةٍ . فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ يَهُودِيٌّ مِنْ رَأْسِ الْحِصْنِ . فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ : أَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ . قَالَ الْيَهُودِيُّ : غَلَبْتُمْ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى. فَمَا رَجَعَ حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا، انہیں خیبر کے کسی قلعہ کی طرف روانہ فرمایا، لیکن وہ بسیار کوشش کے باوجود بغیر فتح کے واپس لوٹ آئے، اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں جھنڈا دوں گا، جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، جس کے ذریعے خیبر فتح ہو گا، وہ شخص جنگ میں راہِ فرار اختیار نہیں کرے گا۔

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا، اس وقت ان کی آنکھوں میں درد تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈھالا، پھر

فرمایا: یہ جھنڈا لو [اور اس وقت تک لڑتے رہو] جب تک خدا تمہارے ہاتھوں فتح نہ عطا فرمائے۔

راوی حدیث سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے جا رہے تھے، میں بھی ان کے نقش قدم پر چلا، یہاں تک کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک بڑے پتھر پر جھنڈا نصب فرما دیا، قلعہ کے اوپر ایک یہودی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر سوال کیا: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں علی بن ابی طالب ہوں، اس یہودی نے کہا: پھر فتح تمہاری ہوگی، کیونکہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر یہی بات [ہماری کتاب توراۃ میں] نازل شدہ ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فتح کر کے ہی واپس تشریف لائے۔

[المعجم الکبیر للطبرانی:35/7؛ ح:6303؛ مسند الحارث:696؛ المستدرک للحاکم:37/3؛ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبھانی:162/1]

تبصرہ:

یہ سخت ضعیف روایت ہے۔

1۔ اس کا راوی بریدہ بن سفیان جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے اس کی حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا:

له بلية تحكى عنه۔

''یہ مصیبتیں بیان کرتا ہے۔''

[العلل ومعرفۃ الرجال بروایۃ عبداللہ:1500]

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فيه نظر۔

''اس میں کلام ہے۔''

[التاریخ الکبیر:141/2]

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے ''متروک'' کہا ہے۔

[الضعفاء والمتروکون:134]

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے ''ضعیف الحدیث'' قرار دیا ہے۔

[الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم:424/2]

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ليس بالقوى في الحديث۔

''یہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔''

[سنن النسائی:801؛ الضعفاء والمتروکین:89]

امام جوزجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ردى المذهب۔

''یہ ردیٔ المذہب راوی ہے۔''

[احوال الرجال:205]

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فيه نظر۔

''اس میں کلام کی گئی ہے۔''

[الکاشف:99/1]

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے اسے ''ضعیف'' کہا ہے۔

[مجمع الزوائد:239/8]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ليس بالقوى وفيه رفض۔

''یہ قوی نہیں ہے، اس میں رافضیت پائی جاتی ہے۔''

[تقریب التہذیب:661]

جمہور ائمہ محدثین کی جروح کے مقابلہ میں امام ابن عدی، امام ابن حبان اور امام ابن شاہین رحمہم اللہ کی توثیق کار آمد نہیں۔

2۔ بریدہ کے باپ سفیان بن فروہ اسلمی کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يتكلمون فيه۔

''محدثین نے اس میں کلام کی ہے۔''

[التاریخ الکبیر:4/96]

لہٰذا امام حاکم رحمہ اللہ کا اس روایت کو ''صحیح الاسناد'' کہنا اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ کا ان کی موافقت کرنا صحیح نہیں ہے۔

کسی صحیح روایت سے قطعاً یہ ثابت نہ ہو سکا کہ خیبر کا جھنڈا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو تھمایا گیا ہو پھر ان سے لے لیا گیا ہو یا وہ شکست خوردہ واپس لوٹے ہوں۔

17- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ. عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ. يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَى. فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ. يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ. قَالَ: فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ. فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ فِي عَيْنَيْهِ. وَدَعَا لَهُ. فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ. فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ. فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ. أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ " قَالَ: «انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ. ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ. وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ. فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ»

۱۷۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا، جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائیں گے، جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

سے محبت کرتا ہے، اللہ اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس سے محبت کرتے ہیں۔[صحابہ کرام نے اس اضطراب کی کیفیت میں رات گزاری کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس کو جھنڈا عطا فرمائیں گے] جب صبح ہوئی تو صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے اور ہر ایک شخص امید کیے ہوئے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی کو جھنڈا عطا فرمائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کو بلاؤ۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور ان کے حق میں دعا فرمائی تو ان کی آنکھیں اس طرح ٹھیک ہوگئیں گویا کہ کوئی تکلیف ہی نہ تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو جھنڈا دیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں ان سے اس وقت تک جہاد کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نرمی سے روانہ ہونا جب تم ان کے پاس میدان جنگ میں پہنچ جاؤ تو ان کو اسلام کی دعوت دینا اور ان کو بتانا کہ ان پر اللہ کے کیا حقوق واجب ہیں، بخدا اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص بھی ہدایت پا جاتا ہے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

تحقیق وتخریج:

صحیح البخاری: 3701؛ صحیح مسلم: 2404

باب 5

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيهِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو بیان کرنے میں ناقلین کا (لفظی) اختلاف

18- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأَدْفَعَنَّ الْيَوْمَ الرَّايَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» فَتَطَاوَلَ الْقَوْمُ فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيٌّ؟» فَقَالُوا: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ: «فَبَصَقَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَفَّيْهِ، وَمَسَحَ بِهَا عَيْنَيْ عَلِيٍّ، وَدَفَعَ إِلَيْهِ الرَّايَةَ. فَفَتَحَ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ»

۱۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے محبت کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور ہر ایک شخص امید کیے ہوئے تھا کہ اسی کو جھنڈا ملے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن ڈالا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جھنڈا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر [مسلمانوں کو] فتح عطا فرمائی۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبۃ :69/12؛وصحہ ابن حبان[6932]

19۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ» قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، وَقَالَ: «امْشِ، وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْكَ» فَسَارَ عَلِيٌّ ثُمَّ تَوَقَّفَ - يَعْنِي - فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ: «قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، فَقَدْ مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ، وَأَمْوَالَهُمْ، إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ»

۱۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا: میں ضرور اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس دن کے علاوہ کبھی امارت کی تمنا نہیں کی، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر جھنڈا دیا اور فرمایا: جاؤ لڑو ادھر ادھر التفات نہ کرنا یہاں تک کہ اللہ تمہیں فتح عطا فرمائے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھوڑا سا دور جا کر ٹھہر گئے اور زور سے آواز دی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میں کس بنیاد پر جنگ کروں گا؟ تو فرمایا: اس وقت تک جنگ کرنا جب تک، وہ گواہی دے دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور بلا شبہ میں [محمد صلی اللہ علیہ وسلم] اللہ کا [سچا] رسول ہوں، جب وہ ایسا کریں تو پھر انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا، سوائے اس کے کہ ان پر کسی کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

تحقیق وتخریج:

صحیح مسلم:2405

20۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ عَلَيْهِ» . قَالَ عُمَرُ: فَمَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ. قَالَ: فَاشْرَأَبَّ لَهَا، فَدَعَا عَلِيًّا فَبَعَثَهُ " ثُمَّ قَالَ: «اذْهَبْ فَقَاتِلْ حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْكَ، وَلَا تَلْتَفِتْ» قَالَ: «فَمَشَى مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ وَقَفَ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ» فَقَالَ: «عَلَامَ أُقَاتِلُ النَّاسَ؟» قَالَ: «قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، فَقَدْ مَنَعُوا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ»

۲۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [خیبر کے دن] فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہے اور اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس دن کے علاوہ کبھی امارت کی تمنا نہیں کی، میں اس کی امید میں تھا، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا، ان کو بھیجا اور فرمایا: جاؤ لڑو ادھر ادھر التفات نہ کرنا یہاں تک کہ اللہ تمہیں فتح عطا فرمائے۔ راوی نے کہا: جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ چلے، پھر ٹھہر گئے، البتہ وہ اِدھر اُدھر التفات نہیں کر رہے تھے، انہوں نے آواز دی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس بنیاد پر جنگ کروں گا؟ تو فرمایا: اس وقت تک جنگ کرنا جب تک کہ وہ گواہی دے دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور بلا شبہ محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] اللہ کے رسول ہیں جب وہ ایسا کریں تو پھر انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا، سوائے اس کے کہ ان پر کسی کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

21- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ، وَيَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ». قَالَ عُمَرُ فَمَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ قَطُّ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ، فَدَفَعَهَا إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: «قَاتِلْ، وَلَا تَلْتَفِتْ» فَسَارَ قَرِيبًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، عَلَامَ أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ: «عَلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَإِذَا فَعَلُوا فَقَدْ عَصَمُوا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ مِنِّي إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ»

۲۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا: میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو محبوب ہے اور اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس دن کے علاوہ کبھی امارت کی تمنا نہیں کی [مگر جب صبح ہوئی] تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر جھنڈا دیا اور فرمایا: جاؤ لڑو ادھر ادھر التفات نہ کرنا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھوڑا سا دور جا کر پھر ٹھہر گئے پھر آواز دی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس بنیاد پر لوگوں سے جنگ کروں گا؟ تو فرمایا: اس وقت تک جنگ کرنا جب تک کہ وہ گواہی دے دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور بلا شبہ محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] اللہ کے رسول ہیں جب وہ ایسا کریں تو پھر انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا، سوائے اس کے کہ ان پر کسی کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

مسند الامام احمد: 384/2؛ مسند الطیالسی: 2441

باب 6

ذِكْرُ خَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي ذَلِكَ

اس سلسلے میں سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت

22۔ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ» أَوْ قَالَ: «يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» فَدَعَا عَلِيًّا، وَهُوَ أَرْمَدُ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ

۲۲۔ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ [غزوۂ خیبر کے موقع پر] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہے، یا یہ فرمایا: اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے محبت کرتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا، وہ اس وقت آشوبِ چشم میں مبتلا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے (مسلمانوں کو) ان کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائی۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح]

صحیح مسلم [1807] میں اس کا شاہد موجود ہے۔

باب 7

ذِكْرُ خَبَرِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَأَنَّ جِبْرِيلَ يُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلَ عَنْ يَسَارِهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ذکر کردہ روایت کا بیان کہ سیدنا جبریل علیہ السلام سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دائیں اور سیدنا میکائیل علیہ السلام بائیں جانب رہ کر جنگ کرتے ہیں

23- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَ: «لَقَدْ كَانَ فِيكُمْ بِالْأَمْسِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ» وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» فَقَاتَلَ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ، ثُمَّ لَا تُرَدُّ - يَعْنِي رَايَتَهُ - حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، مَا تَرَكَ دِينَارًا، وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا سَبْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ أَخَذَهَا مِنْ عَطَائِهِ، كَانَ أَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَ بِهَا خَادِمًا لِأَهْلِهِ

۲۳۔ ہبیرہ بن یریم سے روایت ہے کہ [جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو] سیدنا حسن رضی اللہ عنہ

ہمارے پاس تشریف لائے، وہ اس وقت سیاہ رنگ کا عمامہ پہنے ہوئے تھے، انہوں نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: یقیناً تم سے کل وہ شخص جدا ہو گیا جس سے علم میں اَوّلُون [قدیم علمائے کرام علم میں] آگے نہیں تھے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کا مقام پائیں گے۔ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [ان کے بارے میں] فرمایا: کل میں ضرور جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے محبت کرتے ہیں۔ سیدنا جبریل علیہ السلام نے ان کے دائیں اور سیدنا میکائیل علیہ السلام نے بائیں جانب رہ کر جنگ کی۔ پھر انہوں نے جھنڈے کو اس وقت تک نہیں رکھا جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح سے نہ نواز دیا اور انہوں نے اپنے اہل وعیال کے لیے سوائے سات سو (۷۰۰) درہم کے کچھ بھی نہیں چھوڑا تا کہ ان کے اہل وعیال ان [سات سو درہم] سے خادم کا بندوبست کر لیں۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق السبیعی مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ محدثین کرام کا اصول ہے کہ ثقہ مدلس راوی صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے علاوہ لفظ ''عن'' سے روایت کرے تو ''ضعیف'' ہوتی ہے۔ تاوقتیکہ سماع کی تصریح نہ کر دے۔

تخریج:

الطبقات لابن سعد: 38/3؛ مسند الامام احمد: 199/1؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 80,79/3؛ وصححہ ابن حبان: [6930]

فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل (1026) والی سند شریک بن عبداللہ القاضی کی تدلیس کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔ سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

اس روایت کے مزید طرق بھی ہیں: ان کا مختصر جائزہ پیشِ خدمت ہے۔

طریق نمبر ۱:

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا:

وَاللّٰهِ لَقَدْ قَتَلْتُمُ اللَّيْلَةَ رَجُلًا فِي لَيْلَةٍ نَزَلَ فِيهَا الْقُرْآنُ----

''بلاشبہ گزشتہ رات تم میں ایک آدمی ایسی رات میں شہید ہوا ہے، جس میں قرآن نازل کیا گیا تھا۔۔۔۔''

(المعجم الاوسط للطبرانی: 224/8، ح: 8469؛ مسند البزار: 1340، مسند ابی یعلی: 6757)

تبصرہ:

یہ سند ''ضعیف'' ہے۔ اس کا دارومدار خالد بن جابر کے والد پر ہے، وہ مجہول ہے۔

تنبیہ:

مسند بزار میں خالد بلاواسطہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کرتا ہے۔ جیسا کہ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ اس کا سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں، بلکہ اپنے باپ سے سماع ہے۔ جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے اور دیگر سندوں سے عیاں ہے۔

تنبیہ:

حفص بن خالد کی مسند ابی یعلی میں عبدالعزیز بن قیس اور جعفر نے متابعت کر رکھی ہے۔

طریق نمبر ۲:

ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ،

وَذَكَرَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَاتَمَ الْأَوْصِيَاءِ-----

''سیدنا حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، انہوں نے خاتم الاوصیاء امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ فرمایا۔۔۔''

(المعجم الاوسط للطبرانی:2155)

تبصرہ:

یہ سند سخت ''ضعیف'' ہے۔ اس کا راوی سلام بن ابی عمرہ خراسانی سخت مجروح ہے، اس کی توثیق میں ادنیٰ کلمہ توثیق ثابت نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

(تقریب التہذیب:2709)

طریق نمبر ۳:

ابورزین کہتے ہیں:

خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حِينَ أُصِيبَ أَبُوهُ----

''سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے خطبہ دیا جب ان کے والد زخمی ہوئے۔۔۔''

(مسند البزار:1341)

تبصرہ:

یہ جھوٹی سند ہے۔

۱۔ اس کو تراشنے والا ''ابو الجارود'' (زیاد بن المنذر) الکوفی بالاتفاق ''متروک، کذاب'' اور ''وضاع'' راوی ہے۔

۲۔ اس کے شاگرد یحییٰ بن سالم الکوفی کو امام دارقطنی نے ''متروک'' کہا ہے۔

(الضعفاء والمتروکون:240)

۳۔ اس کے شاگرد قاسم بن ضحاک کی توثیق درکار ہے۔

طریق نمبر ۴:

علی بن حسین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ النَّاس حِينَ قُتِلَ عَلِيٌّ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: «لَقَدْ قُبِضَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَة رَجُلٌ لَا يَسْبِقُهُ الْأَوَّلُونَ بِعَمَلٍ وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ. وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيه رَايَتَهُ فَيُقَاتِلُ وَجِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِه وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِه. فَمَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. وَمَا تَرَكَ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا سَبْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ مِنْ عَطَايَاهُ أَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَ بِهَا خَادِمًا لِأَهْلِه» . ثُمَّ قَالَ: " أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ. وَأَنَا ابْنُ النَّبِيِّ. وَأَنَا ابْنُ الْوَصِيِّ. وَأَنَا ابْنُ الْبَشِيرِ. وَأَنَا ابْنُ النَّذِيرِ. وَأَنَا ابْنُ الدَّاعِي إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ. وَأَنَا ابْنُ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ. وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي كَانَ جِبْرِيلُ يَنْزِلُ إِلَيْنَا وَيَصْعَدُ مِنْ عِنْدِنَا. وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي أَذْهَبَ اللهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا. وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي افْتَرَضَ اللهُ مَوَدَّتَهُمْ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا} [الشورى:23] فَاقْتِرَافُ الْحَسَنَةِ مَوَدَّتُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ"

''جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی

حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: یقیناً تم سے آج رات وہ شخص جدا ہو گیا، جس سے علم میں اولون [قدیم علمائے کرام] عمل کے اعتبار سے آگے نہیں تھے، نہ ہی بعد میں آنے والے ان کا مقام پائیں گے۔ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جھنڈا دیتے اور جہاد کے لیے روانہ فرماتے، سیدنا جبریل علیہ السلام ان کے دائیں اور سیدنا میکائیل علیہ السلام ان کے بائیں طرف رہ کر جہاد کیا کرتے تھے، وہ تب لوٹتے جب ان کو فتح ملتی۔ انہوں نے اپنے اہل و عیال کے لیے سوائے 700 درہم کے کچھ بھی نہیں چھوڑا تاکہ ان کے اہل و عیال اس [سات سو درہم] سے خادم کا بندوبست کر لیں۔ پھر فرمایا: اے لوگو جو شخص مجھے جانتا ہے، ویسے آپ مجھے جانتے ہی ہیں، مگر جو شخص مجھے نہیں جانتا، وہ سن لے: میں حسن بن علی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، وصی، بشیر و نذیر، اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والے اور سراج منیر کا نواسہ ہوں۔ میں ان اہل بیت سے ہوں جن کے لیے اہل بیت کا لقب سیدنا جبریل علیہ السلام لے کر نازل ہوئے، ہمارے پاس سے اوپر گئے، اسی طرح میں اس اہل بیت سے ہوں، جن سے اللہ تعالیٰ نے نجاست کو دور کر دیا ہے اور انہیں خوب پاک کر دیا ہے۔ میں ان اہل بیت سے ہوں جن سے محبت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا: ترجمہ: ''کہہ دیجیے: میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر محبت رشتہ داری کی، جو شخص کوئی نیکی کرے ہم اس کے لیے اس کی نیکی میں اور نیکی بڑھا دیں گے۔'' یوں ہم اہل بیت کے ساتھ محبت کرنے سے نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔''

(المستدرک للحاکم:173/3، الذریۃ الطاہرۃ للدولابی:124)

تبصرہ:

یہ جھوٹی سند ہے۔

ا۔ امام حاکم رحمہ اللہ کے استاد ابو محمد حسن بن محمد بن یحییٰ ابن اخی طاہر عقیقی حسنی، کے بارے میں حافظ

ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ "متہم" ہے۔

(میزان الاعتدال: 521/1؛ المغنی فی الضعفاء: 167/1)

نیز حافظ ذہبی رحمہ اللہ اس کی دو حدیثیں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"فہذان دلان علی کذبه وعلی رفضه۔"

"یہ دونوں روایتیں اس کے جھوٹا اور رافضی ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔"

(میزان الاعتدال: 521/1)

نیز "الکذاب" بھی کہا ہے۔

(تلخیص کتاب الموضوعات: 115/1)

اس کے بارے میں ادنیٰ کلمہ توثیق بھی ثابت نہیں۔ اس کی متابعت حافظ دولابی کے استاذ ابو جعفر عُمس بن معمر جوہری نے کر رکھی ہے۔

اولاً: حافظ دولابی خود "ضعیف" ہیں۔

ثانیاً: ان کے استاد عُمس بن معمر کی توثیق نہیں مل سکی۔

۲۔ اس روایت کے راوی اسماعیل بن محمد بن اسحاق بن جعفر کی توثیق نہیں مل سکی۔

۳۔ علی بن جعفر بن محمد حسین بھی مجہول الحال ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے "مقبول" (مجہول الحال) کہا ہے۔

(تقریب التہذیب لابن حجر: 4699)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ما رأیت أحدا لینه نعم ولا من وثقه و حدیثه منکرا جدا۔"

"میں نہیں نے دیکھا کہ کسی نے اس کو "لین الحدیث" کہا ہو یا اس کو اس کی توثیق بیان کی ہو، البتہ اس کی روایت سخت منکر ہوتی ہے۔"

(میزان الاعتدال: 117/3، ت: 5799)

نیز اس روایت کو "لیس بصحیح" کہا ہے۔

(تلخیص المستدرک:172/3)

تنبیہ:

اس روایت کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الا اعطین الرایة لرجلا یحب الله و رسوله ویحبه الله و رسوله کرار غیر فرار----

''میں ضرور جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی اس سے محبت کرتے ہیں، وہ میدان سے بھاگنے والا نہیں ہوگا۔''

(تاریخ دمشق لابن عساکر:219/41، کنز العمال للہندی:36393)

تبصرہ:

یہ سند ضعیف ہے۔ اس میں ایک راوی علی بن احمد بن عبدالرحمن دمشقی کی توثیق نہیں مل سکی۔ ہمیں ثقہ راویوں کی روایات کا مکلف ٹھہرایا گیا ہے۔

الحاصل:

یہ روایت ساری کی ساری سندوں کے ساتھ ''ضعیف'' اور ''منکر'' ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"غریب جداً ومتنه نکارة۔"

''یہ روایت سخت کمزور ہے اور اس کے متن میں نکارت پائی جاتی ہے۔''

(البدایة والنہایة:333/7)

باب8

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَلِيٍّ: «إِنَّ اللهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ لَا يُخْزِيهِ أَبَدًا»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرمان: ''بلاشبہ اللہ عزّ وجل ان کو کبھی رسوا نہیں کرے گا''

24- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَضَّاحُ وَهُوَ أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ أَتَاهُ تِسْعَةُ رَهْطٍ. فَقَالُوا إِمَّا أَنْ تَقُومَ مَعَنَا. وَإِمَّا أَنْ تَخْلُونَا يَا هَؤُلَاءِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيحٌ قَبْلَ أَنْ يَعْمَى قَالَ: «أَنَا أَقُومُ مَعَكُمْ» فَتَحَدَّثُوا. فَلَا أَدْرِي مَا قَالُوا: فَجَاءَ وَهُوَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَهُوَ يَقُولُ: «أُفٍّ وَتُفٍّ يَقَعُونَ فِي رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ. وَقَعُوا فِي رَجُلٍ» قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ لَا يُخْزِيهِ اللهُ أَبَدًا» فَأَشْرَفَ مَنِ اسْتَشْرَفَ فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيٌّ؟» وَهُوَ فِي الرَّحَا يَطْحَنُ. وَمَا كَانَ أَحَدُكُمْ لِيَطْحَنَ. فَدَعَاهُ. وَهُوَ أَرْمَدُ. مَا يَكَادُ أَنْ يُبْصِرَ. فَنَفَثَ فِي عَيْنَيْهِ. ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلَاثًا. فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ. وَبَعَثَ أَبَا بَكْرٍ بِسُورَةِ التَّوْبَةِ وَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ. فَأَخَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ: «لَا يَذْهَبُ بِهَا رَجُلٌ إِلَّا رَجُلٌ هُوَ مِنِّي. وَأَنَا مِنْهُ» وَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ. وَالْحُسَيْنَ. وَعَلِيًّا. وَفَاطِمَةَ. فَمَدَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبًا فَقَالَ: «هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي.

فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا» وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ. وَلَبِسَ ثَوْبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَامَ فَجَعَلَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ كَمَا يَرْمُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَهَبَ نَحْوَ بِئْرِ مَيْمُونٍ. فَاتَّبَعَهُ. فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ. وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ عَلِيًّا حَتَّى أَصْبَحَ. وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَخْرُجُ مَعَكَ؟ فَقَالَ: «لَا» فَبَكَى فَقَالَ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ؟» ثُمَّ قَالَ: «أَنْتَ خَلِيفَتِي» يَعْنِي فِي كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي قَالَ: «وَسَدَّ أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ، فَكَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَهُوَ جُنُبٌ. وَهُوَ فِي طَرِيقِهِ لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ» وَقَالَ: «مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَخْبَرَنَا اللهُ فِي الْقُرْآنِ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ. فَهَلْ حَدَّثَنَا بَعْدُ أَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ حِينَ قَالَ: «ائْذَنْ لِي. فَلَأَضْرِبْ عُنُقَهُ - يَعْنِي حَاطِبًا -» وَقَالَ: «مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ؟» فَقَالَ: «اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ»

۲۴۔ عمرو بن میمون رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نو آدمیوں کا گروہ [حدیث میں "رھط" کا لفظ بیان کیا گیا ہے جو تین سے دس آدمیوں کے اس گروہ پر بولا جاتا ہے کہ جس میں کوئی بھی عورت نہ ہو] آیا اور کہنے لگے: اے ابن عباس یا تو آپ ہمارے ساتھ باہر آجائیں یا پھر ان لوگوں سے الگ ہوجائیں ، [یعنی ہم آپ سے اکیلے میں کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں]۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دنوں وہ ابھی تک قوت بصارت سے محروم نہیں ہوئے تھے [راوی یہ اس لیے وضاحت کررہے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی عمر کے آخری حصے میں قوت بصارت ختم ہوگئی تھی] سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا: نہیں بلکہ میں ہی تمہارے ساتھ باہر جاتا ہوں پھر انہوں نے اپنی گفتگو کو شروع کیا لیکن ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا گفتگو کی تھی ، کچھ دیر بعد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے کپڑوں کو جھاڑتے ہوئے لوٹ آئے اور کہہ رہے تھے: ہلاکت ہے ، ہلاکت ان لوگوں

کے لیے جو ایسے شخص کے بارے میں زبان درازی کرتے ہیں جن کی یہ دس صفات ہیں۔ (ان لوگوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی تھی)

۱۔ جن کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [خیبر کے موقع پر] فرمایا تھا: میں اس آدمی کو بھیجوں گا، جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے محبت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کبھی اُسے رسوا نہیں کرے گا، اس لیے ہر آدمی آگے آگے بڑھ رہا تھا کہ کس کو یہ شرف ملتا ہے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: وہ گندم کو پیس رہے ہیں آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو یہ کام کرتا؟ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے حالانکہ ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی، ان کو نظر نہیں آ رہا تھا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ ٹھیک ہو گئیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ جھنڈے کو لہرایا پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا کہ فتح کر کے صفیہ بنت حیی کو لے آئیں۔

۲۔ ایک دفعہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ التوبہ کی آیات دے کر بھیجا پھر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ان کے پیچھے بھیجا چنانچہ انہوں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس سورۃ کو واپس لے لیا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس سورۃ کو صرف وہی شخص لے کر جائے گا جو مجھ سے اور میں اس سے ہوں۔

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ سیدنا حسن، سیدنا حسین، اور سیدنا علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم کو بلایا، ان کو اپنی چادر لپیٹ کر یہ دعا فرمائی: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور خاص آدمی ہیں، ان سے گندگی کو دور کر دے اور خوب پاک وصاف کر دے۔

۴۔ وہ [سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ] پہلے شخص ہیں جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے تھے۔

۵۔ وہ [سیدنا علی رضی اللہ عنہ] ہجرت کی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس زیب تن کر کے آپ کی چار پائی پر سوئے رہے یہاں تک کہ مشرکوں نے ان پر پتھراؤ کیا جیسا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتھر مارتے تھے۔ کیونکہ وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیال کر رہے تھے، اسی دوران سیدنا

ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے عرض کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم بئر میمون کی طرف گئے ہیں [سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے]اور آپ کے پیچھے گئے یہاں تک کہ دونوں غار میں داخل ہوئے۔ مشرکین مکہ نے صبح ہونے تک سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر پتھراؤ کیا۔

۶۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ غزوۂ تبوک کی جانب روانہ ہونے لگے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی آپ کے ساتھ چلوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، تو وہ رونے لگ گئے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر آپ نبی نہیں ہیں۔

۷۔ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے علی تم میرے بعد میرے نائب ہو یعنی ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے سردار ہو۔

۸۔ ایک مرتبہ ان کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: سوائے علی کے مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کر دو۔ [سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس گزشتہ بات کی وضاحت کرتے ہوئے] فرمایا: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو اس لئے بند کر دیا گیا کہ وہ حالت جنابت میں مسجد میں داخل ہوتے تھے (یعنی وہ کسی دوسری جگہ جانے کے لیے حالت جنابت میں مسجد سے گزرتے تھے) کیونکہ اس کے علاوہ ان کے لیے کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا وہی ایک ان کا راستہ تھا۔

۹۔ ان کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جس کا میں مولیٰ [قریبی دوست] ہوں تو علی بھی اس کا مولیٰ [قریبی دوست] ہے۔

۱۰۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مزید فرمایا: قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی خبر دی ہے کہ وہ (اللہ) درخت والوں سے راضی ہے لیکن یہ ہمیں نہیں بتایا کہ اس رضامندی کے بعد ناراض بھی ہوا ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا، کہ جب انہوں نے عرض کیا تھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیں کہ میں حاطب بن ابی بلتعہ کی گردن اڑا دوں تو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: کیا تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ اللہ رب العزت نے اہل بدر کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ آج کے بعد تم جو اعمال کرو تم کو بخش دیا گیا ہے۔

تحقیق:

[منکر]

اس روایت کو حافظ ذہبی رحمہ اللہ [میزان الاعتدال: 384/4] اور حافظ عراقی رحمہ اللہ [تخریج احادیث الاحیاء: 1942/4] نے منکر کہا ہے۔

اس کا راوی ابو بلج یحییٰ بن سلیم اگرچہ "حسن الحدیث" ہے، لیکن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

روی حدیثا منکرا۔

"یہ منکر روایتیں بیان کرتا ہے۔"

[تہذیب التہذیب لابن حجر: 184/12]

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فاری ان لا یحتج بماانفرد من الروایة

"میری رائے کے مطابق جن روایتوں میں یہ منفرد ہے، ان سے حجت نہیں پکڑی جا سکتی۔"

[المجروحین: 113/3]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صدوق ربما اخطا

"سچا راوی ہے مگر کبھی غلطی کر جاتا ہے۔"

[تقریب التہذیب: 8003]

اس روایت کے بعض الفاظ میں واضح غرابت اور نکارت پائی جاتی ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 331,330/1؛ المستدرک للحاکم: 132/3 وقال: "صحیح الاسناد" ووافقہ الذہبی

باب 9

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: «إِنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ فرمان:

”ان کو بخش دیا گیا ہے“

25- أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْأَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ، مَعَ أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ؟ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»

۲۵۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے علی! کیا میں تم کو ایسی دعا نہ سکھلاؤں کہ جب تم دعا کرو، اللہ تعالیٰ تم کو بخش دے، حالانکہ تمہاری بخشش ہو چکی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو یہ دعا سکھلائی: [لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ] ترجمہ: اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بردبار اور عزت والا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو اونچا اور بڑا ہے۔ پاک ہے، اللہ جو سات آسمانوں اور عرش کریم کا مالک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ رب

العزت کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

اس کی سند میں ابو اسحاق السبیعی ''مدلس'' ہے اور سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔اس کی سند ''الدعوات الکبیر للبیہقی (221) میں بھی ہے وہ بھی ''ضعیف'' ہے۔

۱۔ ابن لہیعہ جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' اور ''مختلط'' ہے۔

۲۔ محفوظ بن ابی توبہ کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا:

و ضعف امره جداً

''اس میں سخت ضعف پایا جاتا ہے۔''

(العلل ومعرفۃ الرجال بروایۃ لعبداللہ:5134)

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبۃ: 269/10؛ مسند الامام احمد: 92/1؛ مسند عبد بن حمید: 74؛ تاریخ بغداد للخطیب: 356/9؛ وصححہ ابن حبان: [6928]

باب10

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى أَبِي إِسْحَاقَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

اس روایت کو بیان کرنے میں ابواسحاق کی روایت کا (لفظی) اختلاف

26- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ صَالِحِ بْنُ حَيٍّ أَخُو حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا عَلِيُّ «أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا أَنْتَ قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ مَعَ أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ؟» تَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»

۲۶۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے علی! کیا میں تم کو ایسی دعا نہ سکھلاؤں، جب تم دعا کرو تو اللہ تم کو بخش دے۔ حالانکہ تمہاری بخشش ہو چکی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعا سکھلائی: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ] ترجمہ: اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بردبار اور عزت والا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو اونچا اور بڑا ہے۔ پاک ہے، اللہ جو سات آسمانوں اور عرش کریم کا مالک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس میں ابواسحاق "مدلس" ہیں جو کہ لفظ "عن" سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

27- أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: «كَلِمَاتُ الْفَرَجِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»

۲۷۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کشادگی والے کلمات یہ ہیں: [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ] ترجمہ: اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو اونچا اور بڑا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بردبار اور عزت والا ہے۔ پاک ہے اللہ جو سات آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس میں ابواسحاق "مدلس" ہے جو کہ لفظ "عن" سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

28- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، يَعْنِي نَحْوَ حَدِيثِ خَالِدٍ

۲۸۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث خالد کی مثل روایت بیان کی ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس میں ابواسحاق ''مدلس'' ہیں جو کہ لفظ ''عن'' سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

29- أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ عَلَى أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ؟ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»

۲۹۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے علی کیا میں تم کو ایسی دعا نہ سکھلاؤں کہ جب تم اس دعا کو کرو، اللہ تعالیٰ تم کو بخش دے، حالانکہ تمہاری بخشش ہو چکی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعا تعلیم دی: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ] ترجمہ: اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو اونچا اور بڑا ہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بردبار اور عزت والا ہے پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس میں ابواسحاق ''مدلس'' ہیں جو کہ لفظ ''عن'' سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

30- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا أُعَلِّمُكَ دُعَاءً إِذَا دَعَوْتَ بِهِ غُفِرَ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ؟» قُلْتُ بَلَى قَالَ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ»

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو إِسْحَاقَ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الْحَارِثِ إِلَّا أَرْبَعَةَ أَحَادِيثَ لَيْسَ هَذَا مِنْهَا، وَإِنَّمَا أَخْرَجْنَاهُ لِمُخَالَفَةِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ لِإِسْرَائِيلَ، وَلِعَلِيِّ بْنِ

صَالِحٍ، وَالْحَارِثُ الْأَعْوَرُ لَيْسَ بِذَاكَ فِي الْحَدِيثِ، وَعَاصِمُ بْنُ ضَمْرَةَ أَصْلَحُ مِنْهُ

۳۰۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے علی! کیا میں تم کو ایسی دعا نہ سکھلاؤں کہ جب تم اس دعا کو کرو، اللہ تعالیٰ تم کو بخش دے، حالانکہ تمہاری بخشش ہو چکی ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعا سکھلائی: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ] ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو اونچا اور بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بردبار اور عزت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، پاک ہے اللہ جو عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو اسحاق نے حارث الاعور سے ان چار احادیث کے علاوہ کچھ نہیں سنا۔ یہ حدیث ان میں سے نہیں ہے۔ ہم نے صرف حسین بن واقد اسرائیلی اور علی بن صالح کے اختلاف کی وجہ سے نقل کیا ہے۔ حارث الاعور حدیث میں کچھ نہیں ہے اور عاصم بن ضمرہ اس سے زیادہ معتبر ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق ''مدلس'' ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

فائدہ:

مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کے وقت یہ دعا سکھلائی:

لَا إِلَهَ إِلا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ، وَتَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بردبار اور عزت والا ہے، پاک ہے۔ بڑی برکت والا ہے، اللہ جو عرشِ عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''

[مسند الامام احمد: 94,91/1؛ وسندہ حسن]

باب 11

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدِ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَ عَلِيٍّ لِلْإِيمَانِ»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا بیان

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے علی (رضی اللہ عنہ) کے ایمانِ قلب کا امتحان لیا ہوا ہے''

31- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ جِيرَانَكَ، وَحُلَفَاءَكَ، وَإِنَّ أُنَاسًا مِنْ عَبِيدِنَا قَدْ أَتَوْكَ لَيْسَ بِهِمْ رَغْبَةٌ فِي الدِّينِ، وَلَا رَغْبَةٌ فِي الْفِقْهِ، إِنَّمَا فَرُّوا مِنْ ضِيَاعِنَا، وَأَمْوَالِنَا، فَارْدُدْهُمْ إِلَيْنَا فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: «مَا تَقُولُ؟» فَقَالَ: «صَدَقُوا، إِنَّهُمْ لَجِيرَانُكَ، وَأَحْلَافُكَ» فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: «مَا تَقُولُ؟» قَالَ: صَدَقُوا، إِنَّهُمْ لَجِيرَانُكَ، وَحُلَفَاؤُكَ. فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ «وَاللهِ لَيَبْعَثَنَّ اللهُ عَلَيْكُمْ رَجُلًا مِنْكُمْ قَدِ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ، فَلَيَضْرِبَنَّكُمْ عَلَى الدِّينِ، أَوْ يَضْرِبُ بَعْضَكُمْ» . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «لَا» . قَالَ عُمَرُ: أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «لَا،

وَلَكِنْ ذَلِكَ الَّذِي يَخْصِفُ النَّعْلَ» وَقَدْ كَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا

۱۳۱۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بلاشبہ ہم آپ کے ہمسائے اور حلیف ہیں۔ ہمارے کچھ غلام آپ کے پاس آ گئے ہیں ان کو نہ تو دین میں کوئی رغبت ہے اور نہ کوئی اس (دین) کو سمجھنے کا شوق رکھتا ہے، یہ لوگ صرف ہماری خدمت اور مال کی حفاظت ہی سے بھاگ کر آئے ہیں اس لیے ان کو ہمیں واپس لوٹا دیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اس بارے میں کیا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا: یہ سچ کہتے ہیں کہ بلاشبہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمسائے اور حلیف ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور (غصے سے) متغیر ہو گیا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: یہ سچ کہتے ہیں کہ بلاشبہ یہ آپ کے ہمسائے اور حلیف ہیں اس پر پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور (غصے سے) متغیر ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے قریش کی جماعت! اللہ کی قسم! ضرور اللہ تمہاری طرف ایک ایسے شخص کو بھیجے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ایمان قلب کا امتحان لیا ہوا ہے وہ تمہارے ساتھ دین پر لڑے گا یا تم میں سے بعض کو دین پر مارے گا۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ میں ہوں۔ فرمایا: نہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں: بلکہ وہ شخص جوتوں کو گانٹھے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نعلین مبارک سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو گانٹھنے کے لیے عطا فرمائے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

شریک بن عبداللہ القاضی ''مدلس'' ہے، سماع کی تصریح ثابت نہیں ہے۔

فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل (1105) کی جس سند میں شریک نے سماع کی تصریح کی ہے۔ وہ یحییٰ بن عبدالحمید الحمانی کی وجہ سے ضعیف ہے جو جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

تخریج:

سنن الترمذی:، 3715؛ قال ''حسن صحیح''؛ مسند الامام احمد: 155/1؛ شرح معانی الآثار للطحاوی: 359/4؛ المستدرک للحاکم: 298/4؛ وقال ''صحیح علی شرط مسلم'' ووافقہ الذہبی۔

سنن ابی داؤد (2700) میں شریک کی متابعت ابان بن صالح نے کر رکھی ہے مگر یہ متابعت چنداں مفید نہیں، کیونکہ اس میں محمد بن اسحاق ''مدلس'' ہے جو کہ لفظ ''عن'' سے روایت کر رہا ہے۔

مسند بزار (905) میں شریک کی متابعت سلمہ بن کہیل نے کی ہے لیکن اس میں یحییٰ بن سلمہ بن کہیل متروک ہے۔

(تقریب التہذیب لابن حجر: 7561)

المعجم الاوسط للطبرانی (3862) میں شریک کی متابعت قیس بن رمانہ نے کی ہے جو کہ مجہول رافضی ہے۔ نیز اس سند میں یزید بن راشد غنوی کی توثیق نہیں مل سکی۔ یہ روایت بسند حسن ''مسند الامام احمد'' (82,33,31/3) میں آتی ہے، اسے امام ابن حبان (6937) نے ''صحیح'' کہا ہے اور امام حاکم (123,122/3) فرماتے ہیں: ''ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین'' حافظ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ اسی طرح ایک حسن سند تاریخ بغداد (144/1، 433/8) اور تاریخ ابن عساکر (342/42) میں بھی آتی ہے۔

باب 12

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ «إِنَّ اللهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ فرمان:

''عنقریب اللہ تیرے دل کو ہدایت سے نوازے گا اور تیری زبان کو ثابت قدمی عطا فرمائے گا''

32۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ، وَأَنَا شَابٌّ حَدِيثُ السِّنِّ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ «إِنَّكَ يَعَثُتَنِي إِلَى قَوْمٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ أَحْدَاثٌ، وَأَنَا شَابٌّ حَدِيثُ السِّنِّ» قَالَ: «إِنَّ اللهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ. فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ»

۳۲۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا۔ میں اس وقت کم عمر نوجوان تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جن میں بڑے حادثات رونما ہوئے ہیں اور میں ابھی نوجوان ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تیرے دل

کی راہنمائی کرے گا اور تیری زبان کو ثابت قدمی عطا فرمائے گا (سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد) میں کبھی دو (آدمیوں یا دو فریقوں) کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے شک میں نہیں پڑا۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

ابو بختری راوی کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔ لہٰذا یہ انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ لہٰذا امام حاکم رحمہ اللہ (135/3) کا اسے شیخین کی شرط پر صحیح کہنا اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ کا ان کی موافقت کرنا صحیح نہیں ہے۔

تخریج:

الطبقات لابن سعد: 337/2؛ مسند الامام احمد: 83/1؛ مسند عبد بن حمید: 94

باب 13

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِهَذَا الْخَبَرِ

اس حدیث کو بیان کرنے میں راویوں کا (لفظی) اختلاف

33- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ: إِنَّكَ تَبْعَثُنِي إِلَى قَوْمٍ أَسَنَّ مِنِّي فَكَيْفَ الْقَضَاءُ فِيهِمْ؟ فَقَالَ: «اللهُ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ» قَالَ: «فَمَا تَعَايَيْتُ فِي حُكُومَةٍ بَعْدُ»

۳۳۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جو عمر میں مجھ سے بڑی ہے (یعنی وہاں ضعیف العمر لوگ ہیں جو کافی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں) میں ان کے درمیان بھلا کیسے فیصلہ کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب اللہ تعالیٰ تیرے دل کی راہنمائی کرے گا اور تیری زبان کو ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد مجھے کبھی فیصلہ کرتے ہوئے شک نہیں پڑا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس کی سند ''ضعیف'' ہے اس میں وہی علتِ ضعف ہے جو سابقہ حدیث میں تھی۔

34- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ لِأَقْضِيَ بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ لَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ: «اللهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ، وَسَدِّدْ لِسَانَهُ» فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ حَتَّى جَلَسْتُ مَجْلِسِي هَذَا

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَبُو الْبَخْتَرِيِّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا

۳۴- سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اہلِ یمن کی طرف بھیجا تا کہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے فیصلہ کرنے کا تجربہ نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک کو میرے سینے پر مارا اور دعا فرمائی: اے اللہ اس کے دل کی راہنمائی فرما اور اس کی زبان کو سلامتی عطا فرما۔ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد) مجھے کبھی دو (آدمیوں یا دو فریقوں) کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے شک نہیں ہوا اس وقت سے لے کر آج تک میں اسی مسند پر بیٹھا ہوں۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام شعبہ نے عمرو بن مرہ عن ابی البختری کی سند سے نقل کیا ہے کہ ابوبختری کہتے ہیں: مجھے یہ حدیث اس آدمی نے بیان کی ہے جس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوبختری نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس کی سند ''ضعیف'' ہے اس میں وہی علتِ ضعف ہے جو اوپر والی حدیث میں تھی۔

35- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَأَنَا شَابٌّ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، تَبْعَثُنِي وَأَنَا شَابٌّ إِلَى قَوْمٍ ذَوِي أَسْنَانٍ لِأَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ؟ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ يَا عَلِيُّ، إِذَا جَلَسَ إِلَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِ بَيْنَهُمَا حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ تَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ» قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا أَشْكَلَ عَلَيَّ قَضَاءٌ بَعْدُ

۳۵۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اہل یمن کی طرف [قاضی بنا کر] بھیجا، اس وقت میں ایک نوجوان آدمی تھا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف فیصلہ کرنے والا بنا کر بھیج رہے ہیں جو عمر میں مجھ سے بڑی ہے (یعنی وہاں ضعیف العمر لوگ ہیں جو کافی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں) مگر مجھے فیصلہ کرنے کا علم نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک کو میرے سینے پر رکھا اور فرمایا: عنقریب اللہ تیرے دل کو ہدایت سے نوازے گا اور تیری زبان کو ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی جب تیرے پاس دو (آدمی یا دو فریق) جھگڑا لے کر آئیں تو ان دونوں کے درمیان اس وقت تک فیصلہ نہ کرنا جب تک کہ تم پہلے (آدمی یا فریق) کی بات کے بعد دوسرے (آدمی یا فریق) سے بھی بات سن نہیں لیتے، جب تم ایسا کرو گے تو تم پر فیصلہ واضح ہوجائے گا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے بعد مجھے کبھی فیصلہ کرنے میں مشکل پیش نہیں آئی۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]
حنش بن معتمر راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 111,96/1؛ سنن ابی داود: 3582؛ سنن الترمذی: 1331 وقال حسن؛ زوائد الفضائل للقطیعی: 1096

باب 14

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلٰى أَبِي إِسْحَاقَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ

اس روایت کو بیان کرنے میں ابواسحاق کا (لفظی) اختلاف

36- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ: «إِنَّكَ تَبْعَثُنِي إِلَى قَوْمٍ هُمْ أَسَنُّ مِنِّي لِأَقْضِيَ بَيْنَهُمْ» فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ» قَالَ شَيْبَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبَشِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ

۳۶۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اہل یمن کی طرف بھیجا [اس وقت میں ایک نوجوان آدمی تھا۔] میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں [یعنی وہاں ضعیف العمر لوگ ہیں جو کافی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں] جو عمر میں مجھ سے بڑی ہے، میں ان کے درمیان بھلا کیسے فیصلہ کروں گا؟، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب اللہ تیرے دل کو ہدایت سے نوازے گا اور تیری زبان کو ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

ابواسحاق سبیعی مدلس راوی ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 156,88/1؛ الطبقات لابن سعد: 337/2

37۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُبْشِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ «إِنَّكَ تَبْعَثُنِي إِلَى شُيُوخٍ ذَوِي أَسْنَانٍ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أُصِيبَ» قَالَ: «إِنَّ اللهَ سَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ، وَيَهْدِي قَلْبَكَ»

۳۷۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے ضعیف العمر لوگ کی طرف بھیج رہے ہیں [جو کافی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں] مجھے یہ خدشہ ہے کہ میں صحیح فیصلہ نہیں کر پاؤں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تیری زبان کو ثابت قدمی عطا فرمائے گا اور تیرے دل کی راہنمائی کرے گا۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق سبیعی مدلس راوی ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔ عمرو بن حبش زبیدی راوی مجہول ہے، سوائے امام ابن حبان (الثقات:173/5) کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔

اس روایت کا ایک اور ضعیف شاہد زوائد مسند الامام احمد (150/1 وصحہ ابن حبان:5065) میں آتا ہے۔ سماک بن حرب راوی عکرمہ سے بیان کر رہا ہے۔ سماک کی عکرمہ سے روایت منکر ہوتی ہے۔ اسی طرح اخبار القضاۃ للوکیع میں بھی اس کے ضعیف شواہد ہیں۔ وہ یوں کہ ایک سند میں سفیان ثوری کی تدلیس ہے۔ دو روایتوں میں مسلم بن کیسان الاعور جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ اسی طرح ایک روایت میں محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ ایک روایت میں عمرو بن ثابت متروک موجود ہے۔

تخریج:

مسند ابی یعلیٰ:239؛ الطبقات لابن سعد:337/2

باب15

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أُمِرْتُ بِسَدِّ هَذِهِ الْأَبْوَابِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا بیان:

”مجھے علی (رضی اللہ عنہ) کے علاوہ ان تمام دروازوں کو بند کروانے کا حکم دیا گیا ہے“

38- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كَانَ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ» فَتَكَلَّمَ فِي ذَلِكَ أُنَاسٌ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أُمِرْتُ بِسَدِّ هَذِهِ الْأَبْوَابِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فِيهِ قَائِلُكُمْ، وَاللهِ مَا سَدَدْتُهُ، وَلَا فَتَحْتُهُ، وَلَكِنِّي أُمِرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ»

۳۸۔ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت کے گھروں کے دروازے مسجد کی طرف کھلتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے ان تمام دروازوں کو بند کر دو، بعض لوگوں نے اس کے متعلق کچھ باتیں کی[جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ہوئی تو]

آپ ﷺ نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: البتہ میں نے حکم دیا تھا کہ علی کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے ان تمام دروازوں کو بند کردو، اس پر کچھ نے اعتراض کیا ہے مگر اللہ کی قسم میں نے نہ ان کے دروازے کو بند کروایا ہے اور نہ کھلوایا ہے، مگر میں نے تو صرف اس بات کی پیروی کی ہے۔ جس کا مجھے حکم دیا گیا تھا۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابوعبداللہ میمون راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 369/4؛ المستدرک للحاکم: 125/3 وقال: ''صحیح الاسناد'' وتعقبہ الذہبی

فائدہ:

اس کے معارض ایک متفق علیہ حدیث بھی ہے کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا يبقينّ في المسجد باب إلّا سدّ إلّا باب أبي بكر۔

''مسجد میں کوئی دروازہ نہ چھوڑا جائے، مگر بند کردیا جائے، سوائے ابوبکر کے دروازے کے۔''

(صحیح البخاری: 3654، صحیح مسلم: 2383)

ان دونوں روایات کی تطبیق یہ ہے کہ مسجد نبوی کے اردگرد کتنے ہی گھر تھے۔ ان کے دو دروازے تھے۔ ایک دروازہ باہر کی طرف تھا اور ایک دروازہ مسجد میں کھلتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے مسجد کی طرف کھلنے والے سبھی دروازے بند کرنے کا حکم دے دیا، لیکن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مستثنیٰ قرار دیا کہ

ان کا دروازہ بند نہیں ہوگا۔ رہا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا دروازہ تو وہ ایک ہی دروازہ تھا، جو مسجد کی طرف کھلتا تھا۔ باہر کی طرف دروازہ تھا ہی نہیں، جیسا کہ روایت کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دروازہ جو مسجد کی طرف کھلتا تھا، وہ بند نہیں ہوا۔ اس کی وجہ اہل علم نے کچھ یوں بیان کی ہے۔ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۸۴۹۔۹۱۱ھ) لکھتے ہیں:

قال العلماء: هذا إشارة إلى الخلافة۔

''علمائے کرام نے کہا ہے کہ یہ خلافت کی طرف اشارہ تھا۔''

(تاریخ الخلفاء، ص:61)

امام ابن حبان رحمہ اللہ (م ۳۵۴ھ) اس حدیث کو دلیل بناتے ہوئے لکھتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ، إِذِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَمَ عَنِ النَّاسِ كُلِّهِمْ أَطْمَاعَهُمْ فِي أَنْ يَكُونُوا خُلَفَاءَ بَعْدَهُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ بِقَوْلِهِ: »سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، کیونکہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے بارے میں سب لوگوں کا طمع یہ کہہ کر ختم کر دیا کہ: مجھ سے مسجد میں ہر کھڑکی بند کر دو، سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔''

(صحیح ابن حبان، تحت حدیث:6860)

ابن بطال رحمہ اللہ (م ۴۴۹ھ) لکھتے ہیں:

كما اختصّ هو أبا بكر بما لم يخصّ به غيره ، وذلک أنّه جعل بابه في المسجد ليخلفه في الإمامة ليخرج من بيته إلى المسجد كما كان الرسول يخرج ، ومنع الناس كلّهم من ذلک دليل على

خلافة أبي بكر بعد الرسول ۔

''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی ایک دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس چیز کے ساتھ خاص کیا ہے، جس کے ساتھ ان کے علاوہ کسی کو خاص نہیں کیا۔ وہ اس طرح کہ ان کا دروازہ مسجد میں رکھا تا کہ ان کو امامت میں اپنا خلیفہ بنائیں ۔ اس لیے کہ وہ اپنے گھر سے مسجد میں نکل سکیں ، جس طرح رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کو اس سے روک دیا۔ یہ دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔''

(شرح البخاری لابن بطال:142/3)

علامہ ابنِ رجب رحمہ اللہ (۷۳۶ـ۷۹۵ھ) اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

وذكر في هذه الخطبة تخصيص أبي بكر من بين الصحابة كلّهم بالفضل ، وأومأ إلى خلافته بفتح بابه إلى المسجد ، وسدّ أبواب الناس كلّهم ، نفي ذلک إشارة إلى أنّه هو القائم بالإمامة بعده فإنّ الإمام يحتاج إلى استطراق المسجد ، وذلک من مصالح المصلين فيه ۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطبہ میں سب صحابہ کرام میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خصوصی فضیلت کا ذکر کیا ہے اور مسجد میں ان کے دروازے کے کھلنے سے ان کی خلافت کی طرف اشارہ کیا ہے اور سب لوگوں کے دروازے بند کر دیئے ہیں ۔ اس نفی میں اشارہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اکیلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کے اہل ہوں گے، کیونکہ امام مسجد میں زیادہ آنے کا ضرورت مند ہوتا ہے۔ اسی میں نمازیوں کی مصلحت ہوتی ہے۔''

(فتح الباری لابن رجب:547/2)

حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۱۹ـ۳۸۸ھ) اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

وفی أمره بسدّ الأبواب الشارعة إلى المسجد غير بابه اختصاص شديد له ، وأنّه أفرده بأمر لا يشاركه فيه أحد ، وأوّل ما يصرف التأويل فيه الخلافة ، وقد أكّد الدلالة عليها بأمره إيّاه بإمامة الصلاة التی لها بنی المسجد ، ولأجلها يدخل إليه من أبوابه ، ولا أعلم دليلا فی إثبات القياس والردّ على نفاته أقوى من إجماع الصحابة على استخلاف أبی بكر ، مستدلّين فی ذلک باستخلاف النبیّ صلّى اللّه عليه وسلّم إيّاه فی أعظم أمور الدين وهو الصلاة ، وإقامته إيّاه فيها مقام نفسه ، فقاسوا عليها سائر أمور الدين

''آپ رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ مسجد میں کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کے نبوی حکم میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بڑی خصوصیت موجود ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایسے معاملے میں انفرادی حیثیت دی ہے کہ اس میں کوئی ان کا شریک نہیں۔ اس کی سب سے پہلی تعبیر خلافت ہی ہے۔ اس کی دلالت کو مزید پختہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو نماز کی امامت کے حکم نے کر دیا ہے۔ نماز کے لیے ہی تو مسجد بنائی گئی تھی، اسی نماز کے لیے اس کے دروازوں میں سے داخل ہوا جاتا ہے۔ میں اس قیاس کے اثبات اور اس کی مخالفت کرنے والوں کے ردّ میں خلافتِ ابوبکر پر صحابہ کرام کے اجماع سے بڑھ کر کوئی قوی دلیل نہیں جانتا۔ صحابہ کرام اس بات سے دلیل لے رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جیسے سب سے بڑے دینی معاملے میں اپنا نائب بنا دیا ہے اور اپنے مصلائے امامت پر فائز کیا ہے۔ انہوں نے اس نماز پر باقی امورِ دین کو قیاس کر لیا۔''

(فتح الباری لابن رجب: 556/2)

باب16

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَا أَنَا أَدْخَلْتُهُ وَأَخْرَجْتُكُمْ بَلِ اللهُ أَدْخَلَهُ وَأَخْرَجَكُمْ»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا بیان:

''میں نے یہاں علی (رضی اللہ عنہ) کو داخل نہیں کیا اور تم کو نکالا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو داخل کیا اور تم کو نکالا ہے''

39۔ قَرَأْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَلَمْ يَقُلْ مَرَّةً عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ جُلُوسٌ. فَدَخَلَ عَلِيٌّ فَلَمَّا دَخَلَ خَرَجُوا، فَلَمَّا خَرَجُوا تَلَاوَمُوا فَقَالُوا: وَاللهِ مَا أَخْرَجَنَا وَأَدْخَلَهُ. فَرَجَعُوا، فَدَخَلُوا فَقَالَ: «وَاللهِ مَا أَنَا أَدْخَلْتُهُ وَأَخْرَجْتُكُمْ بَلِ اللهُ أَدْخَلَهُ وَأَخْرَجَكُمْ»

۹۳۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور کچھ لوگ بھی وہاں موجود تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے جب وہ اندر داخل ہوئے تو لوگ باہر چلے گئے اور باہر

جا کر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور کہنے لگے۔ اللہ کی قسم! ہمیں (نبی کریم ﷺ نے) نکالا نہیں ہے اور ان (سیدنا علی) کو داخل نہیں کیا ہے تو وہ واپس اندر چلے گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے یہاں علی کو داخل نہیں کیا اور تم کو یہاں سے نکالا نہیں بلکہ اللہ رب العزت نے اس کو داخل کیا اور تم کو نکالا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

[مسند البزار، کشف الاستار: 2556؛ طبقات المحدثین باصبھان لابی الشیخ: 165؛ تاریخ اصبھان لابی نعیم: 177/2؛ تاریخ بغداد للخطیب: 220/3، 219؛ اس کی سند سفیان بن عیینہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، اس روایت کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیثا منکرا ماله اصل، ''یہ حدیث منکر ہے، اس کی کوئی اصل نہیں۔'' [العلل والمعرفۃ الرجال لاحمد روایۃ المروزی: 280] جس میں سفیان نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے، وہ مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

تنبیہ: المعجم الکبیر للطبرانی [114/12] میں اس کا ایک سخت ترین ضعیف شاہد بھی ہے۔ جس میں حسین اشقر، کثیر النواء اور ابوعبداللہ میمون بصری تینوں راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ محمد بن حماد بن عمرو ازدی راوی کی توثیق نہیں مل سکی۔

40- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَيْتُ مَكَّةَ. فَلَقِيتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ فَقُلْتُ: «هَلْ سَمِعْتَ لِعَلِيٍّ، مَنْقَبَةً؟» قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَنُودِيَ فِينَا لَيْلًا: لِيَخْرُجْ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَّا آلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآلَ عَلِيٍّ قَالَ: «فَخَرَجْنَا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَاهُ عمر» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَخْرَجْتَ أَصْحَابَكَ وَأَعْمَامَكَ وَأَسْكَنْتَ هَذَا الْغُلَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَنَا أَمَرْتُ بِإِخْرَاجِكُمْ وَلَا بِإِسْكَانِ هَذَا الْغُلَامِ، إِنَّ اللهَ هُوَ أَمَرَ بِهِ» قَالَ فِطْرٌ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الرُّقَيْمِ، عَنْ سَعْدٍ: أَنَّ الْعَبَّاسَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «سَدَدْتَ أَبْوَابَنَا إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ» فَقَالَ: «مَا أَنَا فَتَحْتُهَا وَلَا سَدَدْتُهَا» قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: عَبْدُ اللهِ بْنُ شَرِيكٍ، لَيْسَ بِذَلِكَ، وَالْحَارِثُ بْنُ مَالِكٍ، لَا أَعْرِفُهُ وَلَا عَبْدَ اللهِ بْنَ الرُّقَيْمِ.

۴۰۔ حارث بن مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں مکۃ المکرمہ آیا تو سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ملا ان سے کہا: کیا آپ نے مناقب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ سنا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں تھے تو رات کے وقت ہمیں اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی آل کے علاوہ جو بھی مسجد میں ہے وہ باہر چلا جائے۔ ہم باہر چلے گئے، صبح ہوئی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اپنے صحابہ اور چچاؤں کو باہر نکال دیا ہے اور اس بچے کو یہاں رہنے دیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے آپ کو یہاں سے نکلنے کا حکم نہیں دیا اور اس لڑکے کو یہاں ٹھہرنے کو نہیں کہا۔ بلاشبہ اللہ رب العزت نے اس کا حکم دیا ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم سب کے دروازے بند کروا دیئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ میں (اپنی مرضی سے) کھولتا ہوں اور نہ (اپنی مرضی سے) بند کرتا ہوں۔ [یعنی یہ اللہ رب العزت کی طرف سے حکم ہوتا ہے۔]

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں راوی عبداللہ بن شریک کچھ بھی نہیں ہیں اور میں حارث بن مالک اور عبداللہ بن رقیم کو میں نہیں پہچانتا۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

حارث بن مالک راوی ''مجہول'' ہے۔خود امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:''لا اعرفه'' حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:''لا یعرف''(میزان الاعتدال:441/1) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے''مجہول'' قرار دیا ہے۔

(تقریب التہذیب:1046)

تخریج:

مسند الشاشی:63؛ تاریخ دمشق لابن عساکر:117/42

41۔ أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الرُّقَيْمِ، عَنْ سَعْدٍ، نَحْوَهُ

۴۱۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت بیان کی گئی ہے۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف جدا]

عبداللہ بن رقیم مجہول ہے،خود امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''لااعرفه''

''میں اس کو نہیں پہچانتا۔''

(السنن الکبریٰ:8371)

تخریج:

مسند الامام احمد:175/1؛الاباطیل للجورقانی:126

اس روایت کے اور بھی درج ذیل طرق ہیں:

طریق نمبر ۱:

مسلم عن خیثمۃ عن سعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

[مسند ابی یعلی:703، المستدرک للحاکم:116/3]

تبصرہ:

یہ سند ''ضعیف'' ہے۔ مسلم بن کیسان ملائی راوی جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

طریق نمبر ۲:

الحکم بن عتیبۃ عن مصعب بن سعد عن ابیہ۔۔

[المعجم الاوسط للطبرانی:3930]

تبصرہ:

یہ سند ضعیف ہے۔

1۔ حکم بن عتیبہ راوی ''مدلس'' ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

2۔ معاویہ بن میسرہ بن شریح کو امام ابن حبان (الثقات: 469/7) کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا۔

42۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبُو بَلْجٍ هُوَ يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: «أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَسُدَّتْ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ»

۴۲۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم صادر فرمایا: علی کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کردو۔

تحقیق

[اسنادہ حسن]

تخریج:

سنن الترمذی:3732؛المعجم الکبیر للطبرانی:99/12

43۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَضَّاحُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَسُدَّ أَبْوَابُ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَكَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَهُوَ جُنُبٌ، وَهُوَ طَرِيقُهُ لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرَهُ

۴۳۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو اس لیے بند کردیا گیا کہ وہ حالت جنابت میں مسجد میں داخل ہوتے تھے (یعنی وہ کسی دوسری جگہ جانے کے لیے حالت جنابت میں مسجد سے گزرتے تھے) کیونکہ اس کے علاوہ ان کے لیے کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا وہی ایک ان کا راستہ تھا۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الامام احمد:331,330/1؛المستدرک للحاکم:134,132/3وقال:''صحیح الاسناد'' ووافقہ الذہبی

باب 17

ذِكْرُ مَنْزِلَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا مقام

44۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ خَلَّفَ عَلِيًّا بِالْمَدِينَةِ فَقَالُوا فِيهِ: مَلَّهُ وَكَرِهَ صُحْبَتَهُ، فَتَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَحِقَهُ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ خَلَّفْتَنِي فِي الْمَدِينَةِ مَعَ الذَّرَارِيِّ وَالنِّسَاءِ حَتَّى قَالُوا: مَلَّهُ وَكَرِهَ صُحْبَتَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ «إِنَّمَا خَلَّفْتُكَ عَلَى أَهْلِي، أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي»

۴۴۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ تبوک کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر تیار کیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے مدینہ منورہ چھوڑ دیا اس پر لوگ کہنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے ناراض ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی صحبت کو ناپسند فرمایا ہے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے آئے اور راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل گئے، عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بچوں اور عورتوں کے ساتھ مدینہ منورہ چھوڑ دیا یہاں تک کہ لوگ یہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے ناراض ہیں اور ان کی صحبت کو ناپسند فرمایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو فرمایا: اے علی میں نے تم کو اپنے گھر والوں کے

لیے پیچھے چھوڑا ہے کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

قتادہ مدلس ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

تخریج:

مسند ابی یعلی: 738؛ تاریخ بغداد للخطیب: 342/1

45- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى»

۴۵۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

سنن الترمذی: 3731 وقال: ''ھذا حدیث حسن صحیح''

46- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، أَنَّ الدَّرَاوَرْدِيَّ، حَدَّثَنَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ الْجُمَحِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي

وَقَّاصٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا النُّبُوَّةَ؟»

۴۶۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

التاریخ الکبیر للبخاری: 115/1

47۔ أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى تَبُوكَ خَرَجَ عَلِيٌّ يُشَيِّعُهُ، فَبَكَى وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَتَتْرُكُنِي مَعَ الْخَوَالِفِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا النُّبُوَّةَ»

۴۷۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آئے اور روتے ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ مجھے پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ چھوڑ کر جارہے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ میرے ساتھ تیری نسبت ایسی ہی ہے جیسا کہ موسیٰ (علیہ السلام) کی ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح]

باب18

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

اس حدیث کو بیان کرنے میں محمد بن منکدر کا (لفظی) اختلاف

48- أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ كَثِيرٍ الرَّقِّيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي»

۴۸- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف والحدیث صحیح]

داوٗد بن کثیر رقی مجہول ہے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔ امام ابو حاتم الرازی [الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم:423/3] حافظ ذہبی (میزان الاعتدال:19/2) اور حافظ ابن حجر (تقریب التہذیب:1810) نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔

49- أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ:

أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ سَعْدًا وَهُوَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ» قَالَ سَعِيدٌ: فَلَمْ أَرْضَ حَتَّى أَتَيْتُ سَعْدًا فَقُلْتُ: «شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ ابْنُكَ عَنْكَ» قَالَ: وَمَا هُوَ؟ وَانْتَهَرَنِي، فَقُلْتُ: أَمَّا عَلَى هَذَا فَلَا، فَقَالَ: مَا هُوَ يَا ابْنَ أَخِي؟ فَقُلْتُ: «هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» يَقُولُ لِعَلِيٍّ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَأَشَارَ إِلَى أُذُنَيْهِ، وَإِلَّا فَاسَّكَّتَا، لَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ».

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: خَالَفَهُ يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ، فَرَوَاهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ وَتَابَعَهُ عَلَى رِوَايَتِهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ

۴۹۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں میں خوش نہ ہوا یہاں تک کہ خود سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: آپ کے بیٹے نے مجھے ایک حدیث بیان کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے وہ کونسی (حدیث) ہے؟ میں نے عرض کیا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یوں یوں فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں اور اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا کہ یہ خاموش ہو جائیں (اگر میں نے نہ سنا ہو) بلاشبہ میں نے رسول اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یوسف بن ماجشون نے اس کی مخالفت کی ہے، اس نے اس روایت کو محمد بن منکدر عن سعید بن مسیب عن عامر بن سعد عن ابیہ کی سند سے بیان کیا ہے۔ اس روایت پر عامر بن سعد کی متابعت علی بن زید بن جدعان نے کر رکھی ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

یہ حدیث متواتر ہے:(قطف الازهار المتناثرة للسیوطی ص:281،282، نظم المتناثر للکتانی ص:206،207)

تخریج:

صحیح مسلم:2404

50- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي» قَالَ: سَعِيدٌ: فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِذَلِكَ سَعْدًا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: مَا حَدِيثٌ حَدَّثَنِي بِهِ عَنْكَ عَامِرٌ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِلَّا فَاسْكُتَا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ فَلَمْ يَذْكُرْ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ

۵۰۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔ سیدنا سعید بن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے یہ چاہا کہ اس روایت کو میں خود سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مل کر سنوں گا، میں نے ان سے ملاقات کی اور جو روایت مجھے عامر نے بیان کی تھی وہ ان سے ذکر کی، انہوں نے اپنے دونوں انگلیاں اپنی کانوں میں لیں پھر فرمایا: [یہ دونوں کان] خاموش [بہرے] ہو جائیں اگر میں نے اس روایت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہو۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

علی بن زید بن جدعان جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے، مسند الامام احمد [177/1] والی سند علی بن زید بن جدعان کے ضعف کے ساتھ ساتھ قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

51- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يُحَدِّثُ، عَنْ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى» فَقَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ: «رَضِيتُ رَضِيتُ، فَسَأَلْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ» فَقَالَ: «بَلَى، بَلَى»

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمَا أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا تَابَعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ الْمَاجِشُونِ عَلَى رِوَايَتِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، غَيْرَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَلَى أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ، عَنْ أَبِيهِ

۵۱۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں راضی ہوں، میں راضی ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ پوچھا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ پھر عرض کیا: کیوں نہیں! کیوں نہیں۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو روایت عبدالعزیز بن ماجشون نے محمد بن منکدر عن سعید بن مسیب عن ابراہیم بن سعد کی سند سے بیان کی ہے، میں نہیں جانتا کہ کسی نے اس روایت پر ابراہیم بن سعد کی متابعت کی ہو، اس نے یہ روایت اپنے باپ سے بیان کی ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

علی بن زید بن جدعان راوی جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

تخریج:

الطبقات لابن سعد: 24/3؛ مسند الامام احمد: 179،175،173/1؛ مسند الحمیدی: 71

52۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى؟»

۵۲۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی۔

تحقیق وتخریج:

صحیح البخاری: 3706؛ صحیح مسلم: 32/2404

53۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ حِينَ خَلَّفَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى أَهْلِهِ: «أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي؟»

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ مِنْ غَيْرِ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ

۵۳۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اپنے اہل وعیال کے لئے پیچھے چھوڑا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو فرما رہے تھے: کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو عامر بن سعد نے سعید بن مسیب کے علاوہ اپنے باپ سے بھی بیان کیا ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

السیرۃ لابن اسحاق:520/2۔سیرۃ ابن ہشام

54- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: قَالَ مُعَاوِيَةُ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ، عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ؟» قَالَ: لَا أَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ تَكُونَ لِي قَالَ: «وَاحِدَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، لَا أَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ حِينَ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، فَأَخَذَ عَلِيًّا، وَابْنَيْهِ، وَفَاطِمَةَ، فَأَدْخَلَهُمْ تَحْتَ ثَوْبِهِ» ثُمَّ قَالَ: «رَبِّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي وَأَهْلُ بَيْتِي» وَلَا أَسُبُّهُ حِينَ خَلَّفَهُ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَالَ: «خَلَّفْتَنِي مَعَ الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟» قَالَ: «أَوَ لَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ» وَلَا أَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ» فَتَطَاوَلْنَا، فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيٌّ؟» فَقَالُوا: هُوَ أَرْمَدُ فَقَالَ: «ادْعُوهُ، فَدَعَوْهُ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهِ مَا ذَكَرَهُ مُعَاوِيَةُ بِحَرْفٍ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ»

۵۴۔ عامر بن سعد بن ابی وقاص رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کو کونسی بات روکتی ہے کہ آپ علی ابن ابی طالب کی تنقیص نہیں کرتے؟ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک مجھے وہ تین باتیں یاد ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمائی ہیں، میں ہرگز ان کی تنقیص نہیں کروں گا۔ ان میں سے ایک فضیلت کا بھی مجھے مل جانا میرے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ میں اس وقت تک ان کی تنقیص نہیں کروں گا، جب تک وہ بات مجھے یاد

ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول ہوا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ، ان کے دونوں صاحبزادوں اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی چادر مبارک میں لے کر یہ دعا فرمائی: اے اللہ! یہ میرے گھر والے اور میرے اہل بیت ہیں۔ اسی طرح میں اس وقت تک ان کی تنقیص نہیں کروں گا، جب تک وہ بات مجھے یاد ہے کہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کسی غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے چھوڑ دیا تھا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ پیچھے چھوڑ رہے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ اسی طرح میں اس وقت تک ان کی تنقیص نہیں کروں گا، جب تک وہ بات مجھے یاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن (ان کے بارے میں) فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر [لشکر اسلام کو] فتح عطا فرمائیں گے، ہم میں سے ہر ایک نے جھنڈے کے ملنے کی امید رکھی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا: وہ اس وقت آشوبِ چشم میں مبتلا ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو میرے پاس بلاؤ، انہیں لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن ڈالا اور جھنڈا ان کو عطا فرما دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر [لشکر اسلام کو] فتح عطا فرمائی۔ راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تنقیص میں) ایک حرف بھی نہ بولا یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ سے چلے گئے۔

تحقیق وتخریج:

صحیح مسلم:2404

55- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنِ الْجُعَيْدِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ أَبِيهَا، أَنَّ عَلِيًّا " خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ يُرِيدُ غَزْوَةَ تَبُوكَ. وَعَلِيٌّ يَشْتَكِي وَهُوَ يَقُولُ: «أَتُخَلِّفُنِي مَعَ الْخَوَالِفِ؟» فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ

هَارُونَ مِنْ مُوسٰى إِلَّا النُّبُوَّةَ؟»

۵۵۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ تبوک کا ارادہ فرمایا۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک ''ثنیۃ الوداع'' کے مقام پر آ گئے۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ مجھے پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ چھوڑ کر جا رہے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

تحقیق

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

مسند الامام احمد: 170/1

56- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: «خَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: «أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي؟»

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ خَالَفَهُ لَيْثٌ، فَقَالَ: عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ

۵۶۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو غزوۂ تبوک کے موقع پر پیچھے چھوڑ دیا۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ پیچھے چھوڑ دیا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ

تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لیث نے اس سند میں مخالفت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ سند یوں ہے: عن الحکم، عن عائشۃ بنت سعد۔

تحقیق وتخریج:

صحیح البخاری: 4416؛ صحیح مسلم: 31/2404

57- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُطَّلِبُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ: «أَنْتَ مِنِّي مَكَانَ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي»

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَشُعْبَةُ أَحْفَظُ، وَلَيْثٌ ضَعِيفٌ، وَالْحَدِيثُ قَدْ رَوَتْهُ عَائِشَةُ

۵۷۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو غزوۂ تبوک کے موقع پر فرمایا: تیری میرے نزدیک وہی قدر ومنزلت ہے جو ہارون (علیہ السلام) کی موسیٰ (علیہ السلام) کے نزدیک تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شعبہ زیادہ حافظ الحدیث ہیں اور لیث ضعیف ہیں، اس نے یہ روایت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے بیان کی ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

لیث بن ابی سلیم راوی جمہور محدثین کے نزدیک 'ضعیف' اور ''سیئ الحفظ'' ہے اور حکم بن عتیبہ کی تدلیس بھی ہے۔

58- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنِ الْجُعَيْدِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ أَبِيهَا، أَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ يُرِيدُ غَزْوَةَ تَبُوكَ وَعَلِيٌّ يَشْتَكِي وَهُوَ يَقُولُ: أَتُخَلِّفُنِي مَعَ الْخَوَالِفِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا النُّبُوَّةَ؟»

۵۸۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کا ارادہ فرمایا۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک ''ثنیۃ الوداع'' کے مقام پر آ گئے۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ مجھے پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ چھوڑ کر جا رہے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

تحقیق

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

مسند الامام احمد: 170/1؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1340

59- أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَخَلَّفَ عَلِيًّا، فَقَالَ لَهُ أَتُخَلِّفُنِي؟ فَقَالَ لَهُ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي؟»

۵۹۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو غزوۂ تبوک

کے موقع پر پیچھے چھوڑ دیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے (عورتوں اور بچوں کے ساتھ) پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف والحدیث صحیح]

حمزہ بن عبداللہ کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''مجہول'' کا حکم لگایا ہے۔

(تقریب التہذیب:1525)

اس کے باپ عبداللہ کو حافظ ذہبی (میزان الاعتدال:529/2) نے ''لا یعرف'' اور حافظ ابن حجر (تقریب التہذیب:3728) نے ''مجہول'' قرار دیا ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد:184/1؛السنۃ لابن ابی عاصم:1334

باب19

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

اس حدیث کو بیان کرنے میں عبداللہ بن شریک کا (لفظی) اختلاف

60- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رقيمٍ الْكِنَانِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى» قَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ سَعْدٍ

۶۰۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسرائیل نے یہ کہا ہے کہ اس روایت کی سند یوں ہے: عن عبداللہ بن شریک، عن الحارث بن مالک، عن سعد۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف والمتن صحیح]

عبداللہ بن رقیم کنانی راوی مجہول ہے۔ کمامر

تخریج:

الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 247/3

61- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا عَلَى نَاقَتِهِ الْحَمْرَاءِ وَخَلَّفَ عَلِيًّا، فَجَاءَ عَلِيٌّ حَتَّى أَخَذَ بِغَرْزِ النَّاقَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَتْ قُرَيْشٌ أَنَّكَ إِنَّمَا خَلَّفْتَنِي أَنَّكَ اسْتَثْقَلْتَنِي، وَكَرِهْتَ صُحْبَتِي وَبَكَى عَلِيٌّ، فَنَادَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ: «أَمِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا وَلَهُ حَامَةٌ؟ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي؟» قَالَ: عَلِيٌّ: «رَضِيتُ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

۶۱۔ سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کی غرض سے اپنی ''حمراء'' نامی اونٹنی پر سوار ہوئے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو (مدینہ منورہ میں بطور نائب) پیچھے چھوڑ دیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام کو پکڑ لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قریش یہ گمان کرتے ہیں کہ مجھے صرف اس لیے پیچھے چھوڑا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی ذات پر بوجھ سمجھا ہے اور میری صحبت کو ناپسند فرمایا ہے (اس کے ساتھ ہی) سیدنا علی رضی اللہ عنہ رو پڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں اعلان فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے لیے کوئی قریبی شخص نہیں ہے؟ پھر فرمایا: اے ابن ابی طالب! کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ میری تیرے ساتھ وہی نسبت ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے راضی ہوں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

حارث بن مالک راوی مجہول ہے، اس کے بارے میں خود امام صاحب فرماتے ہیں:

''لا اعرفه''

''میں اس کو نہیں پہچانتا۔''

باقی عبداللہ بن شریک عامری راوی ''حسن الحدیث'' ہے۔

62۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ ابْنَةِ عَلِيٍّ فَقَالَ لَهَا: «رَفِيقِي هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ عَنْ وَالِدِكِ مُثْبَتٌ؟» قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي؟»

۶۲۔ موسیٰ الجہنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں سیدہ فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ایک ساتھی نے ان سے عرض کیا: کیا آپ کے پاس (یعنی آپ کے علم میں) آپ کے والد (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) کے (مناقب کے) بارے میں کوئی حدیث موجود ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: میری تیرے ساتھ وہی نسبت ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

تحقیق

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبۃ: 60/12؛ مسند الامام احمد: 438/6؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1346

63۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ: أَدْرَكْتُ فَاطِمَةَ ابْنَةَ عَلِيٍّ، وَهِيَ ابْنَةُ ثَمَانِينَ سَنَةً فَقُلْتُ: لَهَا أَتَحْفَظِينَ عَنْ أَبِيكِ شَيْئًا؟ قَالَتْ: لَا، وَلَكِنِّي أَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا عَلِيُّ «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ»

۶۳۔ موسیٰ الجہنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں سیدہ فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہا کو ملا اس وقت ان کی عمر

اسّی [۸۰] سال تھی، میں نے عرض کیا: کیا آپ نے اپنے والد گرامی کے (مناقب کے) بارے میں کوئی حدیث یاد کی ہے تو انہوں نے فرمایا: نہیں مگر مجھے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: اے علی! میری تیرے ساتھ وہی نسبت ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

تاریخ بغداد للخطیب: 43/10

64- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنٌ، وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ»

۶۴۔ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: میری تیرے ساتھ وہی نسبت ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

تحقیق

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

زوائد فضائل الصحابة للقطیعي: 1091

باب20

ذِكْرُ الْأُخُوَّةِ

اخوت کا بیان

65- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّيْسَابُورِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، - وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ عَلِيًّا، كَانَ يَقُولُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ يَقُولُ: «أَفَإِنْ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ وَاللهِ لَا نَنْقَلِبُ عَلَى أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللهُ، وَاللهِ لَئِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ لَأُقَاتِلَنَّ عَلَى مَا قَاتَلَ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ، وَاللهِ إِنِّي لَأَخُوهُ، وَوَلِيُّهُ، وَوَارِثُهُ، وَابْنُ عَمِّهِ، وَمَنْ أَحَقُّ بِهِ مِنِّي؟»

۶۵۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: فَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ [آل عمران: ۱۴۴] ترجمہ: ''اگر آپ وفات پا جائیں، یا شہید کر دیے جائیں کیا یہ لوگ ایڑیوں کے بل پھر جائیں گے، البتہ جو پھر گیا۔۔۔'' اللہ کی قسم! [جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں] ہم کبھی بھی ایڑیوں کے بل نہیں پھریں گے، اس چیز کے بعد کہ اللہ رب العزت نے ہمیں ہدایت سے نوازا دیا ہے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے یا شہید کر دیے گئے تو میں ضرور اس چیز کے

لئے لڑوں گا جس چیز کیلئے رسول اللہ ﷺ آخری دم تک لڑتے رہے۔ اللہ کی قسم! میں تو نبی کریم ﷺ کا بھائی ہوں، دوست ہوں، آپ ﷺ کا وارث ہوں اور چچازاد بھائی ہوں۔ پس مجھ سے زیادہ حقدار کون ہوسکتا ہے؟۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف ومنکر]

سماک بن حرب محدثین کے نزدیک ''حسن الحدیث'' ہے۔ لیکن عکرمہ سے اس کی روایت مضطرب ہوتی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"صدوق وروايته عن عكرمة خاصة مضطربة وقد تغير بآخره فكان ربما يلقن"

''یہ سچا راوی ہے البتہ خاص طور پر عکرمہ سے اس کی روایت مضطرب ہوتی ہے۔ عمر کے آخری حصے میں اس کے حافظے میں تغیر آ گیا تھا، اس نے تلقین قبول کرنا شروع کردی تھی۔''

(تقریب التہذیب:2624)

اس لیے حافظ ذہبی رحمہ اللہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

"هٰذا حديث منكر"

''یہ حدیث منکر ہے۔''

(میزان الاعتدال:255/3، ت:6353)

لہٰذا حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (مجمع الزوائد:134/9) کا اس روایت کو ''رجالہ رجال الصحیح'' کہنا کچھ مفید نہیں۔

تخریج:

المعجم الکبیر للطبرانی: 1 / 6 4؛ زوائد فضائل الصحابۃ للقطیعی: 1 1 1 0؛ المستدرک للحاکم: 126/3

66- أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَلِيٍّ: «يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لِمَ وَرِثْتَ ابْنَ عَمِّكَ دُونَ عَمِّكَ؟» قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ قَالَ: - دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَصَنَعَ لَهُمْ مُدًّا مِنْ طَعَامٍ قَالَ: «فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ الطَّعَامُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ، ثُمَّ دَعَا بِغُمَرٍ فَشَرِبُوا حَتَّى رَوَوْا وَبَقِيَ الشَّرَابُ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ أَوْ لَمْ يُشْرَبْ» فَقَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ «إِنِّي بُعِثْتُ إِلَيْكُمْ بِخَاصَّةٍ، وَإِلَى النَّاسِ بِعَامَّةٍ، وَقَدْ رَأَيْتُمْ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ مَا قَدْ رَأَيْتُمْ، فَأَيُّكُمْ يُبَايِعُنِي عَلَى أَنْ يَكُونَ أَخِي، وَصَاحِبِي، وَوَارِثِي؟» فَلَمْ يَقُمْ إِلَيْهِ أَحَدٌ فَقُمْتُ إِلَيْهِ، وَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ: «اجْلِسْ» ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ أَقُومُ إِلَيْهِ فَيَقُولُ: «اجْلِسْ» حَتَّى كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى يَدِي ثُمَّ قَالَ: "فَبِذَلِكَ وَرِثْتُ ابْنَ عَمِّي دُونَ عَمِّيَ

۶۶۔ ربیعہ بن ناجذ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ اپنے چچاؤں کی بجائے اپنے چچا زاد [نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم] کے وارث کیسے بنے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعبدالمطب کو جمع کیا [یا راوی نے یہ الفاظ بیان کیے کہ] بنوعبدالمطلب کو بلایا، پس ان سب کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مد طعام کا کھانا تیار کیا۔ سب نے پیٹ بھر کر کھایا مگر کھانا ابھی تک اتنا ہی موجود تھا، جتنا کہ پکایا گیا تھا جیسا کہ اس کو کسی نے چھوا تک نہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا، سب نے سیر ہو کر پیا تو پانی بھی اسی طرح بچ گیا جیسا کہ اس کو کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا یا کسی نے پیا تک نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنی عبدالمطلب، میں خاص طور پر تمہاری طرف

اور عام طور پر باقی لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں، البتہ تم نے جو میرے [کھانے اور پانی کے متعلق اس] معجزے کو دیکھنا تھا وہ تم دیکھ چکے ہو پھر پوچھا: تم میں سے کون اس بات پر میری بیعت کرنا چاہتا ہے کہ جو میرا بھائی، میرا دوست اور میرا وارث ہو۔ خاندان کے لوگوں میں سے کوئی بھی آپ کے لئے کھڑا نہ ہوا تو میں [سیدنا علی رضی اللہ عنہ] نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں [یہ کروں گا]۔ حالانکہ میں ان لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بیٹھ جاؤ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے، میں ہر بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر کھڑا ہوتا رہا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرماتے رہے کہ بیٹھ جاؤ جب تیسری مرتبہ ایسا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے پھر فرمایا: [تو میرا بھائی ہے، میرا دوست اور میرا وارث ہے] سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یوں میں اپنے چچا (سیدنا عباس رضی اللہ عنہ) کے علاوہ اپنے چچازاد (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کا وارث بنا۔

تحقیق وتخریج:

[منکر]

حافظ ذہبی نے اسے منکر کہا ہے۔ [میزان الاعتدال: 235/2]

امام علی بن مدینی رحمہ اللہ شاید اسی روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

قد روى عثمان بن المغيرة احاديث منكرة من حديث ابى عوانة۔

"بلاشبہ عثمان بن مغیرہ نے امام ابوعوانہ رحمہ اللہ سے منکر احادیث بیان کی ہیں۔"

[الضعفاء الكبير للعقيلي: 107/1؛ وسندہ صحیح]

چونکہ اس روایت کو امام ابوعوانہ نے اپنے حافظے سے بیان کرتے ہوئے خطا کھائی، اس پر دلیل یہ ہے، المنتخب من العلل للخلال لابن قدامۃ المقدسی [119] میں ہے:

قلت لأبي عبد الله: حديث أبي صادق، عن ربيعة بن ناجذٍ. رواه أبو عوانة - يعني: عن عثمان ابن المغيرة، عن أبي الصادق، عن

ربيعة بن ناجذٍ، عن عليٍّ أنه قيل له: بما ورثت ابن عمك؟.

قال أبو عبد الله: وهذا مما أخطأ فيه. وقال لنا موسى بن إسماعيل هكذا حدثنا به أبو عوانة من حفظه، وأخطأ فيه، وحدثنابه من كتابه، عن عثمان بن المغيرة، عن سالم بن أبي الجعد، عن ميسرة الكندي، عن علي.

''میں نے ابوعبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: حدیث ابوصادق عن ربیعہ بن ناجذ جسے امام ابو عوانہ رحمۃ اللہ علیہ نے عثمان بن مغیرہ عن ابی صادق عن ربیعہ بن ناجذ عن علی کی سند سے بیان کیا ہے، کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ اپنے چچازاد کے وراث کیسے بنے؟۔ امام ابوعبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ ان کی غلطیوں میں سے ہے۔ موسیٰ بن اسماعیل نے ہمیں اسی طرح کہا ہے۔ اس حدیث کو امام ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حافظے سے بیان کیا ہے، اس میں انہوں نے غلطی کی ہے۔ ہم نے ان کی یہ حدیث اپنی کتاب سے عن عثمان بن مغیرہ عن سالم بن ابی الجعد عن میسرۃ الکندی عن علی کی سند سے بیان کی ہے۔''

اس کا راوی ربیعہ بن ناجذ ''ثقہ'' ہے۔ اسے امام عجلی رحمۃ اللہ علیہ (الثقات:159) اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (الثقات:229/4) نے ''ثقہ'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ (المستدرک:(132/3) نے اس کی ایک روایت کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔ یہ ضمنی توثیق ہے، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے ''ثقہ'' کہا ہے۔ (تقریب التہذیب:1918)

مسند الامام احمد (111/1) کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہے:

ايكم يقضى دينى ويكون خليفتى فى اهلى۔

''جو بھی میرے قرض کو ادا کرے گا، وہی میرے اہل بیت میں سے میرا خلیفہ ہو گا۔''

تبصرہ:

اس کی سند ''ضعیف'' ہے اس میں شریک بن عبداللہ قاضی اور اعمش دونوں مدلس ہیں جو کہ لفظ ''عن'' سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ اس کا راوی عباد بن عبداللہ الاسدی الکوفی ''موثق'' اور ''حسن الحدیث'' ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لم یرو هذا الحدیث عن الاعمش الا شریک وابو عوانة۔"

''اس حدیث کو امام اعمش سے صرف شریک اور امام ابوعوانہ نے بیان کیا ہے۔''

(المعجم الاوسط للطبرانی:1971)

لیکن یہ سند نہیں مل سکی۔

67- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: أنا عَبْدُ اللهِ وَأَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يَقُولُهَا إِلَّا كَذَّابٌ مُفْتَرٍ «فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا عَبْدُ اللهِ وَأَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَخَنَقَ فَحَمَلَ

۶۷۔ ابوسلیمان الجہنی سے روایت ہے کہ میں نے سنا، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ برسرِ منبر فرما رہے تھے: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بھائی ہوں۔ میرے بعد اب کوئی کذاب، مفتری (بہتان لگانے والا) ہی (اپنے بارے میں) یہ کہے گا۔ ایک آدمی نے کہا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں تو وہ خنق (۱) (بیماری) کا شکار ہو گیا اور اس کا جنازہ اُٹھا لیا گیا۔

(۱) ''خنق'' وہ بیماری ہے جس میں انسان کا سانس بند ہونے لگتا ہے جس طرح کہ مرض دمہ ہمارے ہاں ایک معروف بیماری ہے۔

تحقیق:

[منکر]

یہ منکر قول ہے۔ راوی حارث بن حصیرہ ابو نعمان کوفی بے شک ''ثقہ'' ہے لیکن اس کے بارے میں حافظ عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وله غير حديث منكر في الفضائل مما شجر بينهم وكان ممن يغلو في هذا الامر۔

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں اس نے اس کے علاوہ بھی منکر روایتیں بیان کی ہیں، جن کا تعلق مشاجرات سے ہے، یہ اس معاملے میں غلو کا شکار ہے۔''

(الضعفاء الکبیر: 216/1)

یہ منکر قول صحیح احادیث کے بھی خلاف ہے۔

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبۃ: 62/12؛ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: 187/2؛ تاریخ دمشق لابن عساکر: 61/42

باب 21

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا بیان:
''علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں''

68- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ وَوَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ»

۶۸۔ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور یہ ہر مومن کا دوست ہے۔

تحقیق

[اسنادہ حسن]

جعفر بن سلیمان راوی جمہور محدثین کے نزدیک حسن الحدیث ہے۔

تخریج:

السنۃ لابن ابی عاصم: 1187

باب22

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى أَبِي إِسْحَاقَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

اس حدیث کو بیان کرنے میں ابواسحاق کا (لفظی) اختلاف

69۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي حَبَشِيُّ بْنُ جُنَادَةَ السَّلُولِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «عَلِيٌّ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ» فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ: «أَيْنَ سَمِعْتَهُ؟» قَالَ: وَقَفَ عَلِيٌّ هَاهُنَا فَحَدَّثَنِي رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ فَقَالَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ

۶۹۔ حبشی بن جنادہ السلولی سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔

حدیث کی سند کے ایک راوی شریک کہتے ہیں: میں نے ابواسحاق سے پوچھا: آپ نے یہ روایت کہاں سے سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا: حبشی بن جنادہ السلولی نے مجھے یہاں کھڑے ہو کر یہ حدیث بیان کی تھی۔

نوٹ: اوپر حدیث میں "وَقَفَ عَلِی" مذکور ہے، لیکن صحیح "وَقَفَ عَلَيْنَا" ہے، جو کہ مسند الامام احمد میں ہے۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

ابواسحاق سبیعی راوی "مختلط" ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد:156/4؛ سنن الترمذی:3719 وقال:''ھٰذا حدیث حسن غریب صحیح''؛ سنن ابن ماجۃ:119

70- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْكَ» وَرَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ الْجَرْمِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ وَهَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ

۷۰۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو قاسم بن یزید جرمی نے اس سند سے نقل کیا ہے: عن اسرائیل، عن ابی اسحاق، عن ہبیرۃ وہانی، عن علی۔

تحقیق وتخریج:

صحیح البخاری:4251

71- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، وَهَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا صَدَرْنَا مِنْ مَكَّةَ إِذَا ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمِّ، يَا عَمِّ، فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَهَا فَقَالَ لِفَاطِمَةَ دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ، فَحَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ، وَجَعْفَرٌ، وَزَيْدٌ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا، وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ: «ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي» وَقَالَ زَيْدٌ: «بِنْتُ أَخِي» فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ: «الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ» وَقَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْكَ» وَقَالَ: لِجَعْفَرٍ: «أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي» وَقَالَ لِزَيْدٍ: يَا زَيْدُ «أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا»

۷۱۔ ہانی بن ہانی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب ہم (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ مکرمہ سے واپس پلٹے تو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے آواز دی! اے میرے چچا، اے میرے چچا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے، چنانچہ اس کو اٹھا لیا۔ پھر (اپنی زوجہ محترمہ) سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اپنے چچا کی بیٹی کو سنبھالو، انہوں (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) نے اس کو اٹھا لیا۔ پھر اس (کی کفالت) کے بارے میں سیدنا علی، سیدنا جعفر اور سیدنا زید رضی اللہ عنہم کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس (کی کفالت) کا زیادہ حقدار ہوں کیونکہ یہ میرے چچا کی صاحبزادی ہے، سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کیونکہ) یہ میرے چچا کی صاحبزادی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے بھائی (اخوت کا تعلق) کی صاحبزادی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (کی کفالت) کا فیصلہ اس کی خالہ کے حق میں فرما دیا اور فرمایا: خالہ ماں کا مقام رکھتی ہے۔ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تو سب سے زیادہ سیرت اور صورت کے لحاظ سے میرے مشابہ ہے اور سیدنا زید رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تو ہمارا بھائی اور قریبی دوست ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق سبیعی راوی ''مدلس'' ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 115,98/1؛ سنن ابی داؤد: 2280؛ مشکل الآثار للطحاوی: 183/4؛ المستدرک للحاکم: 120/3؛ وقال: صحیح الاسناد ووافقہ الذہبی، وصححہ ابن حبان [7046]

باب 23

ذِكْرُ قَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلِيٌّ كَنَفْسِي»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا بیان:
”علی میرے نفس کی طرح ہے“

72- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيَنْتَهِيَنَّ بَنُو وَلِيعَةَ أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْهِمْ رَجُلًا كَنَفْسِي يُنْفِذُ فِيهِمْ أَمْرِي، فَيَقْتُلَ الْمُقَاتِلَةَ، وَيَسْبِيَ الذُّرِّيَّةَ» فَمَا رَاعَنِي إِلَّا وَكَفُّ عُمَرَ فِي حُجْزَتِي مِنْ خَلْفِي مَنْ يَعْنِي؟ فَقُلْتُ: مَا إِيَّاكَ يَعْنِي، وَلَا صَاحِبَكَ قَالَ: «فَمَنْ يَعْنِي؟» قَالَ: «خَاصِفُ النَّعْلِ» قَالَ: «وَعَلِيٌّ يَخْصِفُ نَعْلًا»

۷۲۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنو ولیعہ اگر باز نہیں آئے تو میں ضرور ان کی طرف ایسا شخص بھیج دوں گا جو مجھے اپنے نفس جیسا ہے جو میرا حکم ان پر نافذ کرے گا۔ یعنی لڑنے والوں کو قتل کرے گا اور بچوں کو قیدی بنائے گا۔ راوی حدیث سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس میں نے ابھی کوئی حرکت نہیں کی تھی، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے پیچھے سے پکڑ کر فرمایا: اس سے کون مراد ہے؟، میں نے کہا: نہ آپ رضی اللہ عنہ اس سے مراد ہیں اور نہ ہی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھی [سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ]۔ انہوں نے فرمایا: تو پھر کون مراد ہے؟، میں نے کہا: اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک گانٹھنے

والے ہیں۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا: سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک گانٹھا کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق ''مدلس'' ہیں جو کہ لفظ ''عن'' سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل (966) میں یہ روایت مرسل بیان ہوئی ہے۔ نیز اس میں ابو اسحاق کی تدلیس بھی ہے۔

یہ روایت مسند ابی یعلی (859)، المستدرک للحاکم (120/2) وقال ''صحیح الاسناد''، تاریخ دمشق لابن عساکر: (342/42) میں طلحہ بن جبر عن المطلب بن عبداللہ عن مصعب عن عبدالرحمٰن بن عوف کی سند سے آتی ہے۔ لیکن یہ سند بھی ''ضعیف'' ہے۔ طلحہ بن جبر کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لیس بعمدۃ'' ''یہ اچھا راوی نہیں ہے۔'' (تلخیص المستدرک: 120/2) یہ ''ضعیف'' راوی ہے۔ نیز اس میں المطلب بن عبداللہ راوی مدلس ہے۔ بصیغہ ''عن'' سے روایت کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل (1008) میں المطلب بن عبداللہ بن حنطب نے اسے مرسل بیان کیا ہے اور مرسل روایت محدثین کے نزدیک ضعیف ہوتی ہے۔

اسی طرح یہ روایت مصنف ابن ابی شیبۃ (68/12) میں بھی آتی ہے۔ عبداللہ بن شداد اسے مرسل بیان کرتے ہیں اور شریک بن عبداللہ مدلس ہیں۔

اس کی ایک سند المعجم الاوسط للطبرانی (3797) میں آتی ہے۔ وہ بھی ''ضعیف'' ہے۔ اس سند میں وجہ ضعف دو ہیں۔ اولاً: راوی عبداللہ بن عبدالقدوس سعدی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ ثانیاً: اعمش مدلس ہیں جو کہ لفظ ''عن'' سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

اس کی ایک سند مناقب علی بن ابی طالب لابن المغازلی (105) میں بھی آتی ہے۔ وہ بھی ابو اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ نیز اس سند میں ابن عقدہ متروک رافضی موجود ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ صاحب کتاب کی واضح توثیق بھی ثابت نہیں ہے۔

باب 24

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنْتَ صَفِيِّي وَأَمِينِي»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا بیان:
''علی میرا صفی اور امین ہے''

73- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَأَبُو مَرْوَانَ، قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَصَفِيِّي وَأَمِينِي»

۷۳۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی تم میرے صفی (مخلص دوست) اور امین (امانت دار) ہو۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

راوی نافع بن عجیر مجہول الحال ہے، امام ابن حبان [الثقات:143/3] نے اسے صحابی قرار دیا ہے۔ نیز اسی کتاب [الثقات:469/5] میں اسے ثقہ قرار دیا ہے، امام بخاری اور امام ابو حاتم رازی کے نزدیک یہ تابعی ہے، بعد والوں کا اسے صحابی کہنا صحیح نہیں۔

محمد بن نافع بن عجیر راوی کو امام محمد بن اسحاق بن یسار (التاریخ الکبیر للبخاری:249/1) اور امام ابن حبان (الثقات:431/7) نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

تخریج:

تاریخ الکبیر للبخاری:250/1؛ السنۃ لابن ابی عاصم:1330؛ مشکل الآثار للطحاوی:3083؛ سنن ابی داود:2278 مختصراً؛ المستدرک للحاکم:211/3 مختصراً؛ مسند البزار:891

باب 25

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا بیان:
''میرے اور علی کے علاوہ میری ذمہ داری کوئی نہیں ادا کرے گا''

74۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَبَشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلِيٌّ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ»

۷۴۔ ابن جنادہ السلولی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں: میری ذمہ داری میرے اور علی کے علاوہ کوئی نہیں ادا کرے گا۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق السبیعی راوی ''مختلط'' ہے۔ المعجم الکبیر للطبرانی (19/4) میں یہ الفاظ ہیں: ''ولا یؤدی عنی الا انا أو علی'' یہ سند سخت ضعیف ہے۔ قیس بن ربیع اور یحیٰی بن عبدالحمید حمانی دونوں اکثر محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 165/4؛ سنن الترمذی: 3719؛ سنن ابن ماجۃ: 119

باب26

ذِكْرُ تَوْجِيهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةَ مَعَ عَلِيٍّ

نبی کریم ﷺ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سورۂ توبہ کے احکام دے کر بھیجنے کی توجیہ کا بیان

75۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَعَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ: «لَا يَنْبَغِي أَنْ يُبَلِّغَ هَذَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِي» فَدَعَا عَلِيًّا، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

۷۵۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ براۃ [توبہ] کے اعلان کے ساتھ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو [مکہ] بھیجا پھر انہیں واپس بلایا اور فرمایا: کسی کے لئے مناسب نہیں کہ میرے اہل بیت میں سے کوئی اور اس سورۃ کو پہنچائے تو آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو وہ سورۃ عطا فرمادی۔

تحقیق وتخریج:

[منکر]

علامہ جورقانی نے اسے منکر قرار دیا ہے۔[الاباطیل والمناکیر والصحاح والمشاہیر:128]

مصنف ابن ابی شیبۃ:12/84 ,85؛ مسند الامام احمد:3/212 ,283؛ سنن الترمذی:3090 وقال:''حسن غریب''؛ زوائد فضائل الصحابۃ للقطیعی:1090,946

76- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ، وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَزْوَانَ، قُرَادٌ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَعَثَ بِبَرَاءَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِعَلِيٍّ فَقَالَ لَهُ: «خُذِ الْكِتَابَ، فَامْضِ بِهِ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ» قَالَ: «فَلَحِقْتُهُ، فَأَخَذْتُ الْكِتَابَ مِنْهُ، فَانْصَرَفَ أَبُو بَكْرٍ، وَهُوَ كَئِيبٌ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ؟ قَالَ: «لَا، إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُبَلِّغَهُ أَنَا، أَوْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي»

۷۶۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ برأت [توبہ] کے احکام دے کر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کی طرف بھیجا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان کے پیچھے روانہ کیا اور فرمایا: [مکہ کے راستے کی طرف نکلو، جہاں بھی تمہاری ملاقات ابو بکر سے ہو جائے] تو ان سے کتاب کو لے لینا اور اہل مکہ کے سامنے ان آیات کو جا کر تلاوت کرنا میں [جحفہ کے مقام پر] ان سے جا ملا اور کتاب لے لی تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ افسردہ حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس لوٹے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا، میرے متعلق کوئی وحی نازل ہوئی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس ذمہ داری کو میں خود ادا کروں یا میرے اہل بیت میں سے کوئی اس کو پہنچائے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق سبیعی مدلس ہیں جو کہ لفظ ''عن'' سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ علامہ جورقانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو منکر قرار دیا ہے۔ سنن الترمذی (3092) میں بھی یہ روایت آتی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''بعثت باُربع ۔۔۔'' یہ روایت ابو اسحاق اور سفیان کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اگرچہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' قرار دیا ہے۔

البتہ عبداللہ بن عثمان بن خثیم راوی جمہور محدثین کے نزدیک ''حسن الحدیث'' ہے۔ سنن الترمذی (3091) اور المستدرک علی الصحیحین للحاکم (52/3) میں اس کا ایک شاہد بھی ہے، اس کی سند بھی

الحکم بن عتیبہ کی تدلیس کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔ اگرچہ اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

77- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رقيمٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ بِبَرَاءَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أَرْسَلَ عَلِيًّا فَأَخَذَهَا مِنْهُ، ثُمَّ سَارَ بِهَا، فَوَجَدَ أَبُو بَكْرٍ فِي نَفْسِهِ. فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهُ لَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ رَجُلٌ مِنِّي»

۷۷۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ توبہ کے احکام دے کر بھیجا، ابھی انہوں نے تھوڑا ہی راستہ طے کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ان کے پیچھے بھیجا۔ انہوں نے ان سے وہ احکام لے لیے پھر آگے چل پڑے تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو اپنے دل میں محسوس کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری ذمہ داری میرے یا جو آدمی مجھ سے ہے، کے علاوہ کوئی ادا نہیں کرے گا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

عبداللہ بن رقیم کندی مجہول ہے۔

78- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي قُرَّةَ مُوسَى بْنِ طَارِقٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعْرَانَةِ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ، فَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ ثُوِّبَ بِالصُّبْحِ. ثُمَّ اسْتَوَى لِيُكَبِّرَ، فَسَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَوَقَفَ عَنِ التَّكْبِيرِ. فَقَالَ: " هَذِهِ رَغْوَةُ نَاقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَقَدْ بَدَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ. فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصَلِّي مَعَهُ. فَإِذَا عَلِيٌّ عَلَيْهَا. فَقَالَ لَهُ أَبُو

بَكْرٍ: أَمِيرٌ أَمْ رَسُولٌ؟ فَقَالَ: «لَا، بَلْ رَسُولٌ، أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةَ أَقْرَؤُهَا عَلَى النَّاسِ فِي مَوَاقِفِ الْحَجِّ» فَقَدِمْنَا مَكَّةَ. فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ. حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةً حَتَّى خَتَمَهَا. ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ، حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ سُورَةَ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا، ثُمَّ كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ، فَأَفَضْنَا. فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ، فَحَدَّثَهُمْ عَنْ إِفَاضَتِهِمْ، وَعَنْ نَحْرِهِمْ، وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ. فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةً حَتَّى خَتَمَهَا. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الْأَوَّلِ قَامَ أَبُو بَكْرٍ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُونَ، وَكَيْفَ يَرْمُونَ، فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ. فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ، فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةً حَتَّى خَتَمَهَا

۷۸۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ''عمرہ جعرانہ'' سے واپس تشریف لائے۔سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حج کا امیر بنا کر بھیجا تو ہم آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلے جب ''عرج'' مقام پر پہنچے تو فجر کی اذان کہی گئی پھر وہ تکبیر کے لیے تیار ہوئے۔انہوں نے اپنے پیچھے سے اونٹنی کے بلبلانے کی آواز سنی تو تکبیر کو روکنے کا حکم دیا،فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے بلبلانے کی آواز ہے بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حج کے بارے میں کوئی نیا مسئلہ نازل ہوا ہے۔شاید یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کریں۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے۔سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تم امیر ہو یا قاصد؟ انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سورۂ براءۃ کے احکام دے کر بھیجے ہیں تاکہ حج کے مقامات پر لوگوں کے سامنے میں ان کی تلاوت کروں جب ہم مکۃ المکرمہ پہنچے۔تو ''یوم ترویہ'' سے ایک دن پہلے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا اس میں انہوں نے مناسک حج کو بیان کیا، جب وہ فارغ ہوئے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں پر مکمل سورۂ براءۃ کی تلاوت کی پھر ہم ان کے ساتھ آگے چل پڑے۔جب ''یوم عرفہ'' کا دن آ گیا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا،اس میں انہوں نے مناسک حج کو بیان کیا جب وہ فارغ ہوئے تو

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں پر مکمل سورۂ براءۃ کی تلاوت کی۔ پھر جب قربانی کا دن آیا، ہم وہاں سے پلٹے، جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے پلٹے تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا، اس میں انہوں نے عرفات سے پلٹنے، قربانی اور دیگر مناسک حج کو بیان کیا۔ جب وہ فارغ ہوئے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے لوگوں کے سامنے مکمل سورۂ براءۃ کی تلاوت فرمائی۔ پھر جب لوٹنے کا پہلا دن آیا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: اس میں کیسے واپس پلٹا جائے، کیسے کنکریاں ماری جائیں اور دیگر مناسک حج کی تعلیم دی۔ جب وہ فارغ ہوئے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، انہوں نے لوگوں کے سامنے مکمل سورۂ براءۃ کی تلاوت فرمائی۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابو الزبیر مکی مدلس ہیں، سماع کی تصریح ثابت نہیں ہے۔ سنن الترمذی [3091] اور مستدرک حاکم [51/3] میں اس کا ایک شاہد بھی ہے، اس کی سند حکم بن عتیبہ کی تدلیس کی وجہ "ضعیف" ہے، حکم نے یہ روایت مقسم سے نہیں سنی، اگرچہ اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے "حسن" اور امام حاکم رحمہ اللہ نے "صحیح الاسناد" کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

فائدہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہل سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دو کام سونپے تھے۔ پہلا کام امارتِ حج اور دوسرا سورۂ توبہ کی تبلیغ۔ آپ رضی اللہ عنہ امارتِ حج پر بدستور قائم رہے، البتہ سورۂ توبہ کی آیات کی تبلیغ خاص سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ذمہ لگا دی گئی۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تبلیغِ دین کی اہلیت نہیں رکھتے تھے یا تبلیغِ دین صرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا حق تھا یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ناخوش تھے۔ ایسے بالکل نہ تھا۔

صحیح البخاری (۲/۶۷۱، ح:۴۶۵۷) میں ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، بَعَثَهُ فِي الحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الوَدَاعِ، فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُونَ فِي النَّاسِ: «أَنْ لاَ يَحُجَّنَّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ وَلاَ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ»

''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حجۃ الوداع سے قبل اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حج میں بھیجا جس میں انہیں لوگوں کے ایک بڑے گروہ میں امیر مقرر کیا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ یہ اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک قطعاً حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا شخص بیت اللہ کا طواف کرے۔''

باب 27

بَابٌ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا بیان:

''جس کا میں مولیٰ (دوست) اس کا علی مولیٰ (دوست) ہے''

79۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَنَزَلَ غَدِيرَ خُمٍّ أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ فَقُمِمْنَ ثُمَّ قَالَ: "كَأَنِّي قَدْ دُعِيتُ، فَأَجَبْتُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ " ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللهَ مَوْلَايَ، وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ» ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: «مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ، فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ» فَقُلْتُ لِزَيْدٍ: سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: «مَا كَانَ فِي الدَّوْحَاتِ أَحَدٌ إِلَّا رَآهُ بِعَيْنَيْهِ، وَسَمِعَهُ بِأُذُنَيْهِ»

۷۹۔ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوادع سے واپس پلٹے تو غدیر خم کے مقام پر اترے اور خیمے کھڑے کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا: گویا کہ مجھے دعوت دی گئی ہے، میں نے اس کو قبول کرلیا ہے [پھر فرمایا] میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں ایک دوسری سے بڑی ہے ایک اللہ کی کتاب [یعنی قرآن] اور دوسری میری عترت [یعنی میرے اہل

بیت]البتہ تم غور کرو کہ میرے بعد ان دونوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے ہو؟ یہ دونوں [قرآن اور اہل بیت] ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پیش ہو جائیں گے، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مومن کا مولیٰ ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا: اے اللہ جو علی کا دوست ہے اس کو تو بھی اپنا دوست بنا جو علی کا دشمن ہے اس کو تو بھی اپنا دشمن بنا۔ میں نے زید سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں میں نے بھی اور جو کوئی بھی خیموں میں موجود تھا اس نے اپنی آنکھوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

تخریج:

المعجم الکبیر للطبرانی: 186,185/5؛ المستدرک للحاکم: 109/3 وصححہ علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی

80۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا عَلِيًّا، فَلَمَّا رَجَعْنَا سَأَلَنَا: «كَيْفَ رَأَيْتُمْ صُحْبَةَ صَاحِبِكُمْ؟» فَإِمَّا شَكَوْتُهُ أَنَا، وَإِمَّا شَكَاهُ غَيْرِي، فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَكُنْتُ رَجُلًا مِكْبَابًا فَإِذَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللهِ قَدِ احْمَرَّ فَقَالَ: «مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ، فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ»

۸۰۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو کسی لشکر کے ساتھ بھیجا اور اس کا امیر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا جب ہم وہاں سے واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم نے اپنے

ساتھی کی صحبت [رفاقت] کو کیسا پایا، میں نے یا میرے علاوہ کسی اور آدمی نے آپ ﷺ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور میں [آپ کی محفل میں] سر جھکا کر رکھنے والا شخص تھا مگر جب میں نے اپنا سر اٹھایا تو نبی کریم ﷺ کا رخِ انور [غصے کی وجہ سے] سرخ ہو چکا تھا، تو فرمایا: جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

اس روایت کی سند میں اعمش کی تدلیس ہے، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ اسی طرح المعجم الصغیر للطبرانی (71/1)، حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبھانی (23/4) والی سند سفیان بن عیینہ کی تدلیس کی وجہ سے "ضعیف" ہے۔

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبۃ :57/12؛ مسند الامام احمد :350/5؛ المستدرک للحاکم :129/2 وقال "صحیح علی شرط الشیخین" ووافقہ الذہبی۔

81- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدَةُ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ، فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا رَجَعْتُ شَكَوْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ»

۸۱۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن بھیجا، وہاں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا میرے ساتھ سلوک اچھا نہیں تھا۔ یمن سے واپسی پر میں نے آپ ﷺ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ نبی کریم ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: اے بریدہ! جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس سند میں حکم بن عتیبہ کی تدلیس ہے، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

82۔ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ، فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ عَلِيًّا، فَتَنَقَّصْتُهُ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ وَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ «أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟» قُلْتُ: بَلَى، يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ»

۸۲۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کی طرف نکلا، وہاں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا میرے ساتھ سلوک اچھا نہیں تھا۔ یمن سے واپسی پر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور [نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے] ان [سیدنا علی رضی اللہ عنہ] کی تنقیص کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوگیا اور فرمایا: اے بریدہ! کیا میں مسلمانوں کو ان کی جان سے زیادہ عزیز نہیں ہوں؟ میں نے کہا: ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تو فرمایا: جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

حکم بن عتیبہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبۃ: 83/12؛ مسند الامام احمد: 347/5؛ المستدرک للحاکم: 110/3 وقال ''صحیح علی شرط مسلم''

83۔ أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ سَعْدًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ»

۸۳۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

84۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ: زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟» قَالُوا: بَلَى، نَحْنُ نَشْهَدُ لَأَنْتَ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ قَالَ: «فَإِنِّي مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَهَذَا مَوْلَاهُ» أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ

۸۴۔ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر خطبہ ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں ہر مومن کے لئے اس کی جان سے بھی زیادہ عزیز ہوں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ہر مومن کے لئے اس کی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا: جس کا میں دوست ہوں یہ علی بھی اس کا دوست ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

اس روایت کی سند میں ابوعبداللہ میمون ضعیف ہے۔

[تقریب التہذیب لابن حجر: 7051]

تخریج:

مسند الامام احمد: 372/42؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 229/5

85- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّيْسَابُورِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنِي هَانِئُ بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ طَلْحَةَ الْأَيَامِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِيرَةُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الرَّحْبَةِ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ»، فَقَامَ بِضْعَةَ عَشَرَ فَشَهِدُوا»

۸۵۔ عمیرہ بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے سنا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایک وسیع میدان میں فرما رہے تھے: تم میں سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: جس کا میں دوست ہوں یہ علی بھی اس کا دوست ہے، تو دس سے زائد آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی، [کہ انہوں نے اس حدیث کی آپ سے سماعت کی ہے۔]

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

عمیرہ بن سعد کے بارے میں امام یحییٰ بن قطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لم يكن عميرة بن سعد فمن يعتمد عليه۔"

''عمیرہ بن سعد ایسا راوی نہیں ہے، جس پر اعتماد کیا جائے۔''

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 24/7)

86- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: قَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ»

۸۶۔ سعید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ [جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان (صحابہ کرام) سے گواہی طلب کی تو] اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے پانچ یا چھ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ (واقعی ہی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولیٰ (دوست) اس کا علی مولیٰ (دوست) ہے۔

تحقیق

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

مسند الامام احمد: 336/5

87- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ وَهْبٍ أَنَّهُ قَامَ مِمَّا يَلِيهِ سِتَّةٌ، وَقَالَ زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ: «وَقَامَ مِمَّا يَلِينِي سِتَّةٌ، فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» يَقُولُ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ»

۸۷۔ سعید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میرے قریب سے چھ حضرات کھڑے ہوئے اور زید بن یثیع رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میرے قریب سے بھی چھ حضرات نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: جس کا میں مولیٰ (دوست) ہوں، بلاشبہ علی بھی اس کا مولیٰ (دوست) ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح]

88- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ: إِنِّي مُنْشِدٌ اللهَ رَجُلًا، وَلَا أَنْشُدُ إِلَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ؟» . فَقَامَ سِتَّةٌ مِنْ

جَانِبِ الْمِنْبَرِ، وَسِتَّةٌ مِنَ الْجَانِبِ الْآخَرِ. فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَٰلِكَ "

قَالَ شَرِيكٌ: فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ: هَلْ سَمِعْتَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: عِمْرَانُ بْنُ آبَانَ لَيْسَ بِقَوِيٍّ فِي الْحَدِيثِ۔

۸۸۔ زید بن یثیع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کوفہ کی مسجد کے منبر پر فرما رہے تھے: میں اس آدمی سے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی گواہی نہ دے کہ جس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''غدیر خم'' کے دن پر فرما رہے تھے: جس کا میں مولیٰ (دوست) اس کا علی مولیٰ (دوست) ہے۔ اے اللہ! تو اس کو دوست بنا جو علی کو دوست بنائے اور اس کو اپنا دشمن بنا جو اس کو دشمن بنائے تو منبر کی ایک جانب سے چھ حضرات کھڑے ہوئے اور چھ حضرات دوسری جانب سے کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ انہوں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (غدیر خم کے مقام پر) اسی طرح فرما رہے تھے۔

شریک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنی ہے کہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: ہاں!

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس روایت میں ایک راوی عمران بن ابان حدیث میں قوی نہیں ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق مدلس ہیں جو کہ لفظ ''عن'' سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح میں نہیں مل سکی، عمران بن ابان راوی ضعیف ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 118/1

باب28

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلِيٌّ وَلِي كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا بیان:
''میرے بعد علی ہر مومن کا ولی (دوست) ہے''

89- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَمَضَى فِي السَّرِيَّةِ، فَأَصَابَ جَارِيَةً، فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ، وَتَعَاقَدُوا أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا لَقِينَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنَ السَّفَرِ بَدَءُوا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ. فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ «أَلَمْ تَرَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا؟» فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ قَامَ يَعْنِي الثَّانِي، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوا، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: «مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ؟ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي»

۸۹۔ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر بنایا۔ جنگ کے اختتام پر (مالِ غنیمت کی تقسیم میں) ایک لونڈی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آ گئی۔ اس وجہ سے لوگوں نے ان کی مخالفت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے چار نے آپس میں یہ عہد کیا کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملیں گے تو اس واقعہ کی ضرور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو) خبر دیں گے۔ جب مسلمان سفر سے واپس لوٹتے۔ ان کا معمول یہ ہوتا تھا کہ وہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرتے پھر اپنے گھروں کو لوٹتے۔ جب لشکر (مدینہ) پہنچا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو انہی چار میں سے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کو معلوم ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یوں یوں کیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرۂ انور اس سے پھیر لیا تو دوسرا کھڑا ہوا اس نے بھی اسی طرح کہا: پھر تیسرا کھڑا ہوا اس نے بھی اس کی مثل بات کی پھر چوتھا کھڑا ہوا اس نے بھی وہی کہا جو اس سے پہلے (اس کے ساتھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ چکے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے، رخِ انور پر غصہ کے آثار نمایاں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم علی کے بارے میں کیا ارادہ رکھتے ہو۔ بلاشبہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی (دوست) ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الطیالسی:829؛ مسند الامام احمد:437/4؛ سنن الترمذی:3712 وقال ''ھٰذا حدیث حسن غریب''؛ المستدرک للحاکم:110/3 وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی وصححہ ابن حبان (6929)

باب 29

ذِكْرُ قَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلِيٌّ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا بیان:

''میرے بعد علی تمہارا ولی (دوست) ہے''

90- أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَبَعَثَ عَلِيًّا عَلَى جَيْشٍ آخَرَ، وَقَالَ: «إِنِ الْتَقَيْتُمَا فَعَلِيٌّ عَلَى النَّاسِ، وَإِنْ تَفَرَّقْتُمَا فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا عَلَى حِدَتِهِ» فَلَقِينَا بَنِي زَيْدٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، وَظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَتَلْنَا الْمُقَاتِلَةَ، وَسَبَيْنَا الذُّرِّيَّةَ، فَاصْطَفَى عَلِيٌّ جَارِيَةً لِنَفْسِهِ مِنَ السَّبْيِ، فَكَتَبَ بِذَلِكَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَنَالَ مِنْهُ " قَالَ: «فَدَفَعْتُ الْكِتَابَ إِلَيْهِ، وَنِلْتُ مِنْ عَلِيٍّ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَقُلْتُ: هَذَا مَكَانُ الْعَائِذِ، بَعَثْتَنِي مَعَ رَجُلٍ وَأَمَرْتَنِي بِطَاعَتِهِ، فَبَلَّغْتُ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقَعَنَّ يَا بُرَيْدَةُ فِي عَلِيٍّ، فَإِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي»

۹۰۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں یمن بھیجا پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت ایک دوسرا لشکر بھیجا اور فرمایا: جب دونوں لشکر مل

جائیں تو سارے لشکر کے امیر علی ہوں گے، اگر تم الگ الگ رہے تو ہر لشکر کا امیر الگ ہوگا، اہل یمن کے قبیلے ''بنی زید'' میں ان کی ہمارے ساتھ ملاقات ہوگئی (جنگ شروع ہوئی) مسلمان مشرکین پر غالب آ گئے۔ لڑنے والوں کو ہم نے قتل کیا۔ ان کی اولاد کو قیدی بنایا۔ ان میں سے ایک کنیز کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ذات کے لیے منتخب کر لیا۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسی وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خط لکھا اور مجھے حکم دیا کہ وہ خط میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچاؤں۔ البتہ میں نے وہ خط آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا اور میں نے بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں عیب جوئی کرتے ہوئے کچھ کہا: اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ اقدس غصے سے متغیر ہو گیا۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: یہ مقام تو پناہ طلب کرنے کا ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے مجھے ایک ایسے آدمی کے ساتھ بھیجا جس کی بات کو ماننا مجھ پر لازم تھا۔ جو اس نے مجھے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے دیا، میں نے وہ پہنچا دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بریدہ! علی کی تنقیص مت کرنا۔ بلاشبہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد تمہارا ولی (دوست) ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الامام احمد: 365/5

باب30

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا بیان:

”جس نے علی کو برا بھلا کہا، بلا شبہ اس نے مجھے برا بھلا کہا“

91۔ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: «أَيُسَبُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ؟» فَقُلْتُ: «سُبْحَانَ اللهِ أَوْ مَعَاذَ اللهِ» قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي»

۹۱۔ ابوعبداللہ جدلی سے روایت ہے کہ میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے کہا: کیا تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا بھلا کہتے ہو؟ میں نے کہا: سبحان اللہ! [اللہ پاک ہے، یہ عربی محاورہ ہے] یا معاذ اللہ [اللہ کی پناہ] کہا: [یعنی ان دونوں میں سے کوئی ایک کلمہ کہا] تو وہ کہنے لگیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: جس نے علی کو برا بھلا کہا، بے شک اس نے مجھے بُرا بھلا کہا۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابواسحاق مدلس ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

تخریج:

مسند الامام احمد:323/6؛المستدرک للحاکم:121/3

یہ روایت مستدرک حاکم (121/1) میں بکر بن عثمان بجلی عن ابی اسحاق کے طریق سے آتی ہے۔لیکن اس کی سند بھی ضعیف ہے۔

۱۔ بکر بن عثمان بجلی راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۔ ابواسحاق کا اختلاط ہے۔

۳۔ جندل بن والق راوی ضعیف ہے۔

تنبیہ:

ابوعبداللہ جدلی رحمہ اللہ سے روایت ہے:

قَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ: «أَيُسَبُّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ؟» فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ ، وَأَنَّى يُسَبُّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: «أَلَيْسَ يُسَبُّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَمَنْ يُحِبُّهُ؛ فَأَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّهُ»

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا: آپ لوگوں کی موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرِ عام برا بھلا کہا جاتا ہے؟ میں نے کہا: سبحان اللہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا بھلا کہا

جاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان سے محبت کرنے والوں کو برا بھلا کہتے ہیں، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے تھے۔''

(مسند ابی یعلی: 7013، المعجم الکبیر للطبرانی: 323/23؛ المعجم الصغیر للطبرانی: 822؛ وسندہ حسن)

ابورجاء عطاردی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

لَا تَسُبُّوا عَلِيًّا، وَلَا أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ، إِنَّ جَارًا لَنَا مِنْ بَنِي الْهُجَيْمِ قَدِمَ مِنَ الْكُوفَةِ فَقَالَ: أَلَمْ تَرَوْا هَذَا الْفَاسِقَ ابْنَ الْفَاسِقِ؟ إِنَّ اللهَ قَتَلَهُ، يَعْنِي الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: فَرَمَاهُ اللهُ بِكَوْكَبَيْنِ فِي عَيْنِهِ، فَطَمَسَ اللهُ بَصَرَهُ.

''تم سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل بیت پر لعن طعن مت کرو۔ بنو ہجیم سے تعلق رکھنے والا ہمارا ایک پڑوسی جو کوفہ سے آیا تھا، اس نے کہا: دیکھو اس فاسق ابن فاسق کو یعنی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو [نعوذ باللہ] اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کر دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اس شخص کی دونوں آنکھوں میں دو آسمانی انگارے مارے جس سے اس کی بینائی ختم ہو گئی۔''

[فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 972؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 119/3؛ وسندہ صحیح]

92- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ قَالَ: رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: «ذُكِرَ أَنَّكُمْ تَسُبُّونَ عَلِيًّا» قُلْتُ: «قَدْ فَعَلْنَا» قَالَ: «لَعَلَّكَ سَبَبْتَهُ؟» قُلْتُ: «مَعَاذَ اللهِ» قَالَ: «لَا تَسُبَّهُ، فَإِنْ وُضِعَ الْمِنْشَارُ عَلَى مِفْرَقِي عَلَى أَنْ أَسُبَّ عَلِيًّا مَا سَبَبْتُهُ بَعْدَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعْتُ»

۹۲۔ ابوبکر بن خالد بن عرفطہ سے روایت ہے کہ میں نے مدینہ منورہ میں سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی۔ انہوں نے کہا: مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بُرا بھلا کہتے ہو؟ میں نے عرض

کیا: واقعی ہم نے (بھلا کیا) یہ کام کیا ہے؟۔ انہوں نے کہا: شاید کہ تم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتے ہو؟ میں نے کہا: معاذ اللہ (اللہ کی پناہ) انہوں نے کہا: تم ان کو برا بھلا مت کہنا۔ اگر میرے سر پر آری رکھ دی جائے کہ میں علی کو برا بھلا کہوں تو پھر بھی میں ان کو برا بھلا نہیں کہوں گا۔ اس کے بعد کہ جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بارے میں سن رکھا ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبۃ: 80/12؛ مسند ابی یعلی: 777؛ المختارۃ للضیاء المقدسی: 1017

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس کی سند حسن ہے'' (مجمع الزوائد: 130/9)

تنبیہ:

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من أذى عليا فقد أذاني۔

''جس نے علی کو تکلیف دی، بلاشبہ اس نے مجھے تکلیف دی۔''

(زوائد فضائل الصحابۃ للقطیعی: 1078، وسندہ حسن)

باب 31

التَّرْغِيبُ فِي مُوَالَاةِ عَلِيٍّ «رَضِيَ اللهُ عَنْهُ» ، وَالتَّرْهِيبُ فِي مُعَادَاتِهِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے دوستی رکھنے کی ترغیب اوران کی دشمنی میں ترہیب

93- أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، وَأَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ: جَمَعَ عَلِيٌّ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ فَقَالَ: «أَنْشُدُ بِاللهِ كُلَّ امْرِئٍ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَا سَمِعَ، فَقَامَ أُنَاسٌ فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَالَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: «أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟، وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ» فَقَالَ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ» قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ: «فَخَرَجْتُ وَفِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ، فَلَقِيتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، فَأَخْبَرْتُهُ» فَقَالَ: «أَوَمَا تُنْكِرُ؟ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» وَاللَّفْظُ لِأَبِي دَاوُدَ

۹۳۔ سیدنا ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایک وسیع میدان میں لوگوں کے ساتھ جمع تھے تو انہوں نے فرمایا: میں ہر اس مسلمان آدمی سے اللہ تعالیٰ کی قسم لے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے دن فرمایا تھا تو لوگوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ غدیر خم کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: کیا تم نہیں جانتے ہو کہ میں

مومنین کے لئے ان کی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہوں؟ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا: جس کا میں دوست ہوں یہ علی بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! جو علی کو اپنا دوست بنائے، اس کو تو بھی اپنا دوست بنا اور جو علی کو دشمن بنائے، اس کو تو بھی اپنا دشمن بنا۔

حدیث کے راوی سیدنا ابوطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں وہاں سے چلا اور جو اس حدیث کے بارے میں میرے دل میں (شکوک وشبہات) تھا وہ نکال دیا۔ میں سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملا، میں نے یہ روایت ان کو بیان کی (تاکہ مزید تصدیق ہو جائے) انہوں نے کہا: کیا تم اس کا انکار کرتے ہو؟ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سماعت کی ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الامام احمد:4/370؛ السنۃ لابن عاصم:1368؛ صحیح ابن حبان:6931

94- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، وَعَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنِّي وَلِيُّكُمْ» قَالُوا: صَدَقْتَ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَرَفَعَهَا ثُمَّ قَالَ: «هَذَا وَلِيِّي وَالْمُؤَدِّي عَنِّي، وَالِ اللهُ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ»

۹۴- سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: اما بعد اے لوگو! بلاشبہ میں تمہارا ولی (دوست) ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا پھر فرمایا: یہ میرا ولی (دوست) ہے اور میری طرف سے ذمہ داری

کونبھانے والا ہے۔اے اللہ! جو اسے دوست رکھے، اس کو تُو اپنا دوست بنا اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

موسیٰ بن یعقوب ''حسن الحدیث'' ہے۔

95- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو الْجَوْزَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَثْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ: أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَخَطَبَ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ، صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللهِ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَرَفَعَهَا فَقَالَ: «مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ. فَإِنَّ اللهَ يُوَالِي مَنْ وَالَاهُ، وَيُعَادِي مَنْ عَادَاهُ»

۹۵۔ سیدہ عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے ہو کہ میں تمہارے لیے تمہاری جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہوں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،آپ نے سچ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا پھر فرمایا: جو تم میں سے مجھے ولی (دوست) رکھتا ہے تو یہ اس کا ولی (دوست) ہے، بلاشبہ اللہ بھی اس سے دوستی رکھتا ہے جو اس سے دوستی رکھتا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی رکھتا ہے جو اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

موسیٰ بن یعقوب زمعی اور محمد بن خالد بن عثمہ دونوں ''حسن الحدیث'' راوی ہیں۔

96- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ ابْنَةُ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، وَهُوَ مُوَجِّهٌ إِلَيْهَا. فَلَمَّا بَلَغَ غَدِيرَ خُمٍّ وَقَفَ النَّاسُ، ثُمَّ رَدَّ مَنْ مَضَى، وَلَحِقَهُ مَنْ تَخَلَّفَ. فَلَمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: «اللهُمَّ اشْهَدْ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُهَا، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ وَلِيُّكُمْ؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ ثَلَاثًا. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَأَقَامَهُ ثُمَّ قَالَ: «مَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ وَلِيَّهُ. فَهٰذَا وَلِيُّهُ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ»

۹۶۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ کے راستے میں (سفر کر رہے) تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے۔ جب ''غدیر خم'' کے مقام پر پہنچے تو لوگوں کو روک دیا۔ جو آگے نکل گئے تھے ان کو واپس لوٹایا اور جو پیچھے رہ گئے تھے وہ آ کر مل گئے۔ جب لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد جمع ہو گئے تو فرمایا: اے لوگو! کیا میں نے (اپنا پیغام) پہنچا دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! تو فرمایا: اے اللہ اس پر گواہ رہنا۔ اس بات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تمہارا ولی (دوست) کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول۔ تین مرتبہ انہوں نے کہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو پکڑ کر بلند کیا پھر فرمایا: جو تم میں اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ولی (دوست) رکھتا ہے تو یہ اس کا ولی (دوست) ہے۔ اے اللہ! جو اس کو دوست رکھے تو اس کو اپنا دوست بنا اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

یعقوب بن جعفر بن ابی کثیر مدنی ''مجہول'' راوی ہے۔

تخریج:

تاریخ دمشق لابن عساکر: 223/42

باب 32

التَّرْغِيبُ فِي حُبِّ عَلِيٍّ، وَذِكْرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ أَحَبَّهُ، وَدُعَائِهِ عَلَى مَنْ أَبْغَضَهُ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت کی ترغیب، اس آدمی کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائے خیر کا بیان جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرے اور اس کے حق میں بددعا جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے

97- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، حَتَّى أَحْبَبْتُ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ لَا أُحِبُّهُ إِلَّا عَلَى بَغْضَاءِ عَلِيٍّ، فَبُعِثَ ذَلِكَ الرَّجُلُ عَلَى خَيْلٍ، فَصَحِبْتُهُ، وَمَا أَصْحَبُهُ إِلَّا عَلَى بَغْضَاءِ عَلِيٍّ، فَأَصَابَ سَبْيًا، فَكَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهِ مَنْ يُخَمِّسُهُ، فَبَعَثَ إِلَيْنَا عَلِيًّا، وَفِي السَّبْيِ وَصِيفَةٌ مِنْ أَفْضَلِ السَّبْيِ، فَلَمَّا خَمَّسَهُ صَارَتِ الْوَصِيفَةُ فِي الْخُمُسِ، ثُمَّ خَمَّسَ فَصَارَتْ فِي أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ خَمَّسَ فَصَارَتْ فِي آلِ عَلِيٍّ، فَأَتَانَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَقُلْنَا: مَا

هَذَا؟ فَقَالَ: «أَلَمْ تَرَوُا الْوَصِيفَةَ؟ صَارَتْ فِي الْخُمُسِ، ثُمَّ صَارَتْ فِي أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَارَتْ فِي آلِ عَلِيٍّ، فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا. فَكَتَبَ وَبَعَثَنِي مُصَدِّقًا لِكِتَابِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا» لِمَا قَالَ عَلِيٌّ: فَجَعَلْتُ أَقُولُ عَلَيْهِ: وَيَقُولُ: «صَدَقَ» وَأَقُولُ: وَيَقُولُ: «صَدَقَ. فَأَمْسَكَ بِيَدِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» وَقَالَ: «أَتُبْغِضُ عَلِيًّا؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: «لَا تُبْغِضْهُ، وَإِنْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فَازْدَدْ لَهُ حُبًّا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَنَصِيبُ آلِ عَلِيٍّ فِي الْخُمُسِ أَفْضَلُ مِنْ وَصِيفَةٍ» فَمَا كَانَ أَحَدٌ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ: «وَاللهِ مَا فِي الْحَدِيثِ بَيْنِي وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ أَبِي»

۹۷۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سب سے زیادہ بغض رکھتا تھا، یہاں تک کہ میں ایک قریشی شخص سے صرف اسی وجہ سے محبت کرتا تھا کہ وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو ایک لشکر کا امیر مقرر کیا، میں بھی اس کے ساتھ تھا، میری اس کے ساتھ رفاقت صرف اسی بنا پر تھی کہ وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا پس [ہمیں اس جنگ میں فتح نصیب ہوئی تو] وہاں کچھ قیدی ملے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ کوئی ایسا شخص بھیج دیں جو ہم میں مال غنیمت تقسیم کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا، قیدیوں میں ایک کنیز تھی جو کہ تمام قیدیوں سے بہتر تھی، انہوں نے تقسیم شروع کی تو وہ کنیز اہل بیت کے خمس میں آ گئی پھر خمس حصوں کی تقسیم کی تو وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی آل کے حصے میں آئی۔ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اس وقت ان کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے، ہم نے کہا: یہ کیا ہے؟ فرمانے لگے: کیا تم کو معلوم نہیں کہ وہ کنیز خمس میں آ گئی تھی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور بعد میں آل علی کے حصے میں آئی، البتہ اس [میرے ساتھی] نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خط لکھا اور اپنے خط کی تصدیق کے لئے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ ان باتوں کی تصدیق کی غرض سے جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہیں تھیں، جب قاصد نے خط پڑھ کر سنانا شروع کیا تو میں عرض کرتا: یہ سچ کہہ رہا ہے، آگے پڑھتا، تو میں کہتا: میں بھی اپنے ساتھی کی تصدیق کرتا

ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا [یعنی مجھے خاموش کروا دیا] پھر ارشاد فرمایا: اے بریدہ کیا تم علی سے بغض رکھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے بغض مت رکھو بلکہ اگر تم ان سے محبت کرتے ہو تو ان کے ساتھ اپنی محبت کو زیادہ کرو، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کی جان ہے، علی کی اولاد کے لئے خمس اس کنیز سے افضل ہے۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کے بعد اللہ کی قسم میں لوگوں میں سب سے زیادہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنے لگا۔

سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اس حدیث میں میرے والد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان میرے علاوہ اور کوئی واسطہ نہیں ہے۔ [یعنی اس حدیث کو میرے باپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ان سے میں نے سنی ہے]

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الامام احمد: 5 / 350؛ شرح مشکل الآثار للطحاوی: 4 / 160؛ واخرجہ البخاری: 4350؛ مختصراً

98- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ فِي الرَّحْبَةِ: أَنْشُدُ بِاللهِ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ، وَمَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ» . قَالَ: فَقَالَ سَعِيدٌ: «قَامَ إِلَى جَنْبِي سِتَّةٌ» وَقَالَ زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ: «قَامَ عِنْدِي سِتَّةٌ» . وَقَالَ عَمْرُو ذُو مَرٍّ: «أَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ، وَأَبْغِضْ مَنْ أَبْغَضَهُ» وَسَاقَ

الْحَدِيثَ. رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَمْرٍو ذِي مَرٍّ «أَحِبَّ»

۹۸۔ سعید بن وہب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایک وسیع میدان میں موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کس نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم کے دن فرما رہے تھے: بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمام مومنین کا ولی [دوست] ہے، جس شخص کا میں دوست ہوں تو یہ [علی] بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ! علی کے دوست کو تو بھی اپنا دوست بنا اور علی کے دشمن کو اپنا دشمن بنا اور اس کی مدد فرما جو اس کا معاون بنے۔

سعید بن وھب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میرے پاس سے چھ صحابہ کرام کھڑے ہوئے اور زید بن یثیع رحمہ اللہ کہتے ہیں: میرے پاس سے چھ حضرات کھڑے ہوئے اور عمرو ذو مر نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے: اے اللہ! اس شخص سے محبت رکھ جو اس [علی] سے محبت رکھے اور اس شخص سے بغض رکھ جو اس [علی] سے بغض رکھے۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسرائیل نے اس روایت کو عن ابی اسحاق شیبانی، عن عمرو ذی مر کی سند سے [احب] کے الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]
اعمش ''مدلس'' اور ابو اسحاق راوی ''مدلس'' اور ''مختلط'' ہے۔

99- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرٍو ذِي مُرٍّ قَالَ: " شَهِدْتُ عَلِيًّا بِالرَّحْبَةِ يَنْشُدُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَا قَالَ: فَقَامَ أُنَاسٌ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَأَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ، وَأَبْغِضْ مَنْ أَبْغَضَهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ

۹۹۔ عمرو ذو مر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک وسیع میدان میں موجود تھا، وہ صحابہ کرام کو قسم دے کر کہہ رہے تھے: کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم کے دن فرمارہے تھے؟ تو صحابہ کرام کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: میرا دوست علی کا دوست ہے۔اے اللہ! علی کے دوست کو تو بھی اپنا دوست بنا اور علی کے دشمن کو اپنا دشمن بنا، اس شخص سے محبت رکھ جو اس [علی] سے محبت رکھے، اس شخص سے بغض رکھ جو اس کے ساتھ بغض رکھے اور اس کی مدد فرما جو اس کا معاون بنے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق ''مدلس'' ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔عمرو ذو مر ہمدانی ''ثقہ'' ہیں۔

باب 33

الْفَرَقُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُنَافِقِ

مومن اور منافق کے درمیان فرق کا بیان

100- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ: «لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَبْغَضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ»

۱۰۰۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا (یعنی اس سے درخت اور پودے اُگائے) اور جانداروں کو پیدا فرمایا۔ نبی اُمی [صلی اللہ علیہ وسلم] نے مجھے وصیت فرمائی: مجھ سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور مجھ سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔

تحقیق وتخریج:

صحیح مسلم:78

101- أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَبْغَضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ»

۱۰۱۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ مجھ سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور مجھ سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

مسند الامام احمد: 128,95/1؛ مسند الحمیدی: 58؛ سنن الترمذی: 3736 وقال ''حسن صحیح''؛ سنن ابن ماجۃ: 114

102- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ زِرٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: «إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ إِنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَبْغَضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ»

۱۰۲۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ تم سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور تم سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

مسند الامام احمد: 128,95/1؛ مسند الحمیدی: 58

باب 34

ذِكْرُ الْمَثَلِ الَّذِي ضَرَبَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لیے مثال ذکر کرنے کا بیان

103- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ «فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسَى، أَبْغَضَتْهُ يَهُودٌ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ، وَأَحَبَّتْهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلِ الَّذِي لَيْسَ بِهِ»

۱۰۳۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا: اے علی تیری مثال عیسیٰ بن مریم کی سی ہے کہ یہودیوں نے ان سے بغض رکھا یہاں تک کہ ان کی ماں پر بہتان لگا دیا اور نصاریٰ نے ان سے محبت کی اور ان کو اس مقام تک پہنچا دیا جو ان کا نہیں تھا۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

حکم بن عبدالملک قرشی ضعیف ہے۔[تقریب التہذیب لابن حجر: 1451]

تخریج:

السنۃ لابن ابی عاصم: 1004؛ زوائد مسند الامام احمد: 160/1؛ المستدرک للحاکم: 123/3 وقال ''صحیح الاسناد'' وتعقبہ الذہبی

تنبیہ:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَيُحِبُّنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِيَّ، وَلَيُبْغِضُنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي بُغْضِي

''ایک قوم میری محبت میں غلو کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگی، دوسری قوم میرے ساتھ بغض کے سبب آگ میں داخل ہوگی۔''

(السنۃ لابن ابی عاصم: 983، وسندہ صحیح)

باب35

ذِكْرُ مَنْزِلَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَقُرْبِهِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلُزُوقِهِ بِهِ، وَحُبُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مقام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرابت داری جو کہ انتہائی قریبی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان سے محبت کا بیان

104- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ، عَنْ عُثْمَانَ قَالَ: «كَانَ مِنَ الَّذِينَ تَوَلَّوْا يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ، فَتَابَ اللهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا فَقَتَلُوهُ» وَسَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَ: «لَا تَسَلْ عَنْهُ، إِلَّا قُرْبَ مَنْزِلَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

۱۰۴۔ علاء بن عرار سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا: انہوں نے فرمایا: وہ ان لوگوں میں سے تھے جو دو گروہوں کے مقابلے کے دن (یعنی جنگ اُحد) پیچھے پھر گئے تھے۔ (انہوں نے توبہ کی) اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی پھر ان سے ایک بھول ہوئی تو لوگوں نے ان کو شہید کر دیا۔ پھر اس آدمی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا: تو (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے) فرمایا: تو ان کے بارے میں سوال مت کر۔ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ان کا مقام نہیں دیکھا (کس قدر قرابت والا تھا)۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]
ابواسحاق سبیعی راوی ''مختلط'' ہے۔

تخریج:

فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل:1012

105- أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَرَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ: أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ عَلِيٍّ، وَعُثْمَانَ؟ قَالَ: «أَمَّا عَلِيٌّ فَهَذَا بَيْتُهُ مِنْ حُبِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْهُ بِغَيْرِهِ، وَأَمَّا عُثْمَانُ، فَإِنَّهُ أَذْنَبَ يَوْمَ أُحُدٍ ذَنْبًا عَظِيمًا، فَعَفَا اللهُ عَنْهُ، وَأَذْنَبَ فِيكُمْ صَغِيرًا، فَقَتَلْتُمُوهُ»

۱۰۵۔ علاء بن عرار سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سیدنا علی اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: رہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ تو یہ گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب گھروں میں سے ہے، مَیں ان کی غیر موجودگی میں بات نہیں کرتا اور رہے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تو ان سے اُحد کے دن بڑی خطا سرزد ہوگئی مگر اللہ نے تو ان کو بخش دیا تھا مگر جب تمہارے متعلق ان سے چھوٹی سی بھول ہوئی تو تم نے ان کو شہید کر دیا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]
ابواسحاق السبیعی راوی ''مدلس'' اور ''مختلط'' ہے۔

106- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ. عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَرَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. عَنْ عَلِيٍّ، وَعُثْمَانَ فَقَالَ: «أَمَّا عَلِيٌّ فَلَا تَسْلْنِي عَنْهُ، وَانْظُرْ إِلَى مَنْزِلِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ بَيْتٌ غَيْرَ بَيْتِهِ. وَأَمَّا عُثْمَانُ فَإِنَّهُ أَذْنَبَ ذَنْبًا عَظِيمًا تَوَلَّى يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ. فَعَفَا اللهُ عَنْهُ، وَغَفَرَ لَهُ، وَأَذْنَبَ فِيكُمْ ذَنْبًا دُونَ فَقَتَلْتُمُوهُ»

۱۰۶۔ علاء بن عرار سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔ میں نے ان سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: رہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ تو مجھ سے ان کے بارے میں سوال مت کر۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظروں میں ان کے مقام کو دیکھ کہ ان کے گھر کے علاوہ مسجد میں کسی کا گھر نہیں تھا اور رہے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تو ان سے اس دن بہت بڑی بھول ہوئی جس دن دو گروہوں کا مقابلہ (جنگ اُحد) ہوا تو وہ پیچھے پھر گئے تو اللہ رب العزت نے ان کو اس پر معاف فرمایا اور ان کی بخشش فرما دی۔ مگر جب تمہارے درمیان ان سے چھوٹی سی بھول ہوئی تو تم نے ان کو شہید کر دیا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق راوی ''مدلس'' ہے۔

107۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ. فَسَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَ: «لَا تَسَلْ عَنْ عَلِيٍّ، وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى بَيْتِهِ مِنْ بُيُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَالَ: «فَإِنِّي أُبْغِضُهُ» قَالَ: «أَبْغَضَكَ اللهُ»

۱۰۷۔ سعد بن عبیدہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے ان سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا: مجھ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے

میں سوال مت کر۔ تُو نبی کریم ﷺ کے گھروں میں سے ان کے گھر [کی قدرومنزلت] کو دیکھو۔ اس آدمی نے کہا: میں تو ان سے بغض رکھتا ہوں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تجھ سے بغض رکھتا ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

اس میں عطاء بن السائب ''مختلط'' ہے۔

108- أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَأَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قُثَمَ بْنَ الْعَبَّاسِ مِنْ أَيْنَ وَرِثَ عَلِيٌّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: " إِنَّهُ كَانَ أَوَّلَنَا بِهِ لُحُوقًا، وَأَشَدَّنَا لَهُ لُزُومًا، خَالَفَهُ زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ فَقَالَ: عَنْ خَالِدِ بْنِ قُثَمَ

۱۰۸۔ ابو اسحاق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن نے قثم بن عباس رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا: سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے کیسے وارث بن گئے؟ انہوں نے کہا: ہم سب سے پہلے آپ ﷺ کے ساتھ ملنے والے ہیں اور ہم سب سے بڑھ کر آپ ﷺ کا ساتھ نبھانے والے ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق راوی ''مختلط'' ہے۔ اس میں اور بھی علت ضعف ہے۔ مستدرک حاکم (125/3) میں زہیر کی متابعت شریک بن عبداللہ قاضی ''مدلس'' نے کی ہے۔ اسی طرح قیس بن ربیع اور عمرو بن ثابت دونوں ضعیف ہیں۔ العلل ومعرفۃ الرجال لاحمد (147/1) میں سفیان اور ابو اسحاق السبیعی دونوں ''مدلس'' ہیں۔ بہرحال روایت ضعیف ہے۔

109- أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ قُثَمَ إِنَّهُ قِيلَ لَهُ: مَا لِعَلِيٍّ وَرِثَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ جَدِّكَ وَهُوَ عَمُّهُ؟ قَالَ: «إِنَّ عَلِيًّا كَانَ أَوَّلَنَا بِهِ

لُحُوقًا، وَأَشَدَّنَا بِهِ لُصُوقًا»

۱۰۹۔ خالد بن قثم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا: آپ کے دادا (سیدنا عباس رضی اللہ عنہ) کو چھوڑ کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کیوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث بنایا گیا حالانکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے؟۔ انہوں نے کہا: بلاشبہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہم سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے والے تھے اور ہم میں سب سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نبھانے والے تھے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ہلال بن علاء رقی راوی ضعیف ہے اور ابو اسحاق راوی ''مدلس'' اور ''مختلط'' ہے۔

110۔ أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا، وَهِيَ تَقُولُ: «وَاللهِ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ عَلِيًّا أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ أَبِي. فَأَهْوَى إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ لِيَلْطِمَهَا» وَقَالَ: يَا ابْنَةَ فُلَانَةَ «أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْسَكَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضِبًا» فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ «كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ؟» ثُمَّ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ، وَقَدِ اصْطَلَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ فَقَالَ: «أَدْخِلَانِي فِي السِّلْمِ كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي الْحَرْبِ» فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ فَعَلْنَا»

۱۱۰۔ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بلند آواز میں بولتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہی تھیں اللہ کی قسم! (اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے جان لیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ

میرے باپ سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔اسی دوران سیدنا ابوبکر صدیق ﷜ سیدہ عائشہ صدیقہ ﷞ کی طرف بڑھے اوران کو طمانچہ مارنا چاہااور کہا: اے فلانہ کی بیٹی! کیا میں نے تیری آواز کو رسول اللہ ﷺ کی آواز سے بلند ہوتے ہوئے سنا ہے۔نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابوبکر ﷜ کو روک دیا تو سیدنا ابوبکر صدیق ﷜ غصے کی حالت میں وہاں سے چلے گئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہ ﷞ کو فرمایا: کیا تم نے دیکھا نہیں کہ کیسے میں نے تم کو اس آدمی سے بچا لیا۔ سیدنا ابوبکر صدیق ﷜ نے پھر حاضر ہونے کے لئے اجازت طلب کی، اس وقت آپ ﷺ اور سیدہ عائشہ صدیقہ ﷜ کی صلح ہو چکی تھی، [آپ ﷺ نے اجازت دی تو اندر تشریف لائے] سیدنا ابوبکر صدیق ﷜ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے اپنی صلح میں بھی شریک کرلیں، جس طرح اپنی ناراضگی میں شریک کیا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نے ایسا ہی کرلیا“

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

اس سند میں ابو اسحاق سبیعی مدلس کا واسطہ گر گیا ہے، جو کہ سنن ابوداؤد [4999] میں موجود ہے، یہ بلا شک وشبہ المزید فی متصل الاسانید ہے، یونس بن ابی اسحاق نے عیزار بن حریث سے سماع کی تصریح نہیں کی، لہٰذا سند ضعیف ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 275/4؛ فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 39؛ مسند البزار: 3225؛ شرح مشکل الآثار للطحاوی: 5309

سیدنا عمرو بن العاص ﷜ سے روایت ہے:

اسْتَعْمَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ " فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟

قَالَ: عَائِشَةُ قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ:أَبُوهَا قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثم عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا "

''نبی کریم ﷺ نے مجھے غزوہ ذاتِ سلاسل کے لئے امیر مقرر کیا تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ، میں نے پھر پوچھا: مردوں میں سے کون ہیں؟ فرمایا: ان کے والد [سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ]۔ میں نے عرض کیا: ان کے بعد۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عمر۔ پھر ان کے بعد آپ ﷺ نے کئی اور آدمیوں کو شمار کیا۔ [کہ یعنی اس کے بعد فلاں ، فلاں]۔''

[صحیح البخاری:3662؛ صحیح مسلم:2384؛ فضائل الصحابہ للنسائی:16]

بالفرض اگر اس حدیث کو صحیح بھی مان لیا جائے تو شارح صحیح بخاری حافظ ابن حجر رحمہ اللہ حدیث نعمان بن بشیر اور حدیث عمرو بن عاص والی دونوں احادیث میں جمع و تطبیق ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

وَيُمْكِن الْجَمْع بِاخْتِلَافِ جِهَة الْمَحَبَّة : فَيَكُون فِي حَقّ أَبِي بَكْر عَلَى عُمُومه بِخِلَافِ عَلِيّ

''محبت کے مختلف مراتب ہونے کی وجہ سے ان دونوں میں جمع و تطبیق کی صورت ممکن ہے۔ عمومی طور پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی محبت سب سے زیادہ تھی۔''

[فتح الباری شرح صحیح البخاری:127/7]

111- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ جُمَيْعٍ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي عَلَى عَائِشَةَ، وَأَنَا غُلَامٌ فَذَكَرْتُ لَهَا عَلِيًّا فَقَالَتْ: «مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، وَلَا امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ امْرَأَتِهِ»

۱۱۱۔ جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا میں اس وقت (چھوٹا) لڑکا تھا۔ میں نے ان سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی آدمی ان سے بڑھ کر رسول اللہ کو محبوب ہو اور کوئی عورت ان کی زوجہ محترمہ (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہو۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف ومنکر]

جمیع بن عمیر جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

تخریج:

سنن الترمذی: 3874 وقال: ''حسن غریب''، المستدرک للحاکم: 154/3 وقال: ''صحیح الاسناد'' حافظ ذہبی ان کا تعاقب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جميع متهم ولم تقل عائشة هذا اصلاً۔"

''جمیع بن عمیر متہم بالکذب راوی ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی کوئی بات کہنا ثابت نہیں۔''

112۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ ثِقَةٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءَ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ جَمِيعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي عَلَى عَائِشَةَ، فَسَمِعْتُهَا تَسْأَلُهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَتْ: «تَسْأَلِينِي عَنْ رَجُلٍ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، وَلَا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ امْرَأَتِهِ»

۱۱۲۔ جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا میں نے اپنی والدہ کو پردے کے پیچھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے فرمایا: تم اس آدمی کے بارے میں سوال کر رہی ہو کہ میں نہیں جانتی کہ ان سے بڑھ

کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہو اور کوئی عورت ان کی زوجہ محترمہ (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہو۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف ومنکر]

جمیع بن عمیر ''متہم بالکذب'' راوی ہے۔

113- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ، عَنْ جَعْفَرٍ الْأَحْمَرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي، فَسَأَلَهُ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النِّسَاءِ؟ فَقَالَ: «كَانَ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ، وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ» . قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عَطَاءٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ

۱۱۳۔ سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے باپ کے پاس ایک آدمی آیا۔ ان سے سوال کیا: عورتوں میں سے کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھی؟ انہوں نے کہا: عورتوں میں سب سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا محبوب تھیں اور مردوں میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں ایک راوی عبداللہ بن عطاء حدیث میں قوی نہیں ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

عبداللہ بن عطاء طائفی ''مدلس'' راوی ہے، سماع کی تصریح میں نہیں مل سکی۔

تخریج:

سنن الترمذی: 3868 وقال: ''حسن غریب''؛ المستدرک للحاکم: 155/3 وقال: ''صحیح الاسناد'' ووافقہ الذہبی

باب 36

ذِكْرُ مَنْزِلَةِ عَلِيٍّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَمَسْأَلَتِهِ وَسُكُوتِهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری، مسائل پوچھنے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ٹھہرنے کے اوقات میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا مقام

114- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ، سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: «كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنْ كَانَ يُصَلِّي سَبَّحَ، فَدَخَلْتُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي أَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ»

۱۱۴۔ عبداللہ بن نجی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا کرتا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے تو "سبحان اللہ" کہہ دیتے، میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتا، چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو مجھے اجازت دے دیتے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

115- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَجِيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: «كَانَتْ لِي سَاعَةٌ مِنَ السَّحَرِ أَدْخُلُ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنْ كَانَ فِي صَلَاتِهِ سَبَّحَ، فَكَانَ ذَلِكَ إِذْنُهُ لِي، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي صَلَاتِهِ أَذِنَ لِي»

۱۱۵۔ عبداللہ بن نجی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہونے کے لیے سحری کے وقت ایک ساعت مقرر تھی۔ جس میں مَیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا کرتا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے تو ''سبحان اللہ'' کہہ دیتے، یہ الفاظ میرے لئے اجازت ہوا کرتے تھے، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو مجھے اجازت دے دیتے۔ [میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتا]

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الامام احمد: 77/1؛ وصحیح ابن خزیمۃ [904]

باب 37

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى الْمُغِيرَةِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

اس روایت کو بیان کرنے میں مغیرہ کا (لفظی) اختلاف

116- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُجَيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: «كَانَتْ لِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةٌ مِنَ السَّحَرِ آتِيهِ فِيهَا، إِذَا أَتَيْتُهُ اسْتَأْذَنْتُ، فَإِنْ وَجَدْتُهُ يُصَلِّي سَبَّحَ، فَدَخَلْتُ، وَإِنْ وَجَدْتُهُ فَارِغًا أَذِنَ لِي»

۱۱۶۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کے لیے سحری کے وقت ایک ساعت مقرر تھی۔ اس گھڑی میں مَیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا کرتا، جب آ کر اجازت طلب کرتا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے تو ''سبحان اللہ'' کہہ دیتے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوتے تو مجھے اجازت دے دیتے، [تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتا۔]

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

117- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ،

عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ، عَنِ ابْنِ نَجِيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: «كَانَ لِي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلَانِ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ، فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِي» .خَالَفَهُ شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ فِي إِسْنَادِهِ وَوَافَقَهُ عَلَى قَوْلِهِ «تَنَحْنَحَ»

۱۱۷۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہونے کے لیے دو وقت مقرر تھے۔ایک رات کا دوسرا دن کا۔جب میں رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے کھنکارتے۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شرحبیل بن مدرک نے اس سند میں مخالفت کی ہے،البتہ اس نے لفظ ''تنحنح'' (کھنکارنا) میں موافقت کی ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

118- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ يَعْنِي ابْنَ مُدْرِكٍ الْجُعْفِيَّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ نَجِيٍّ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ صَاحِبَ مَطْهَرَةِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ. فَكُنْتُ آتِيهِ كُلَّ سَحَرٍ فَأَقُولُ لَهُ: «السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ. فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي. وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ»

۱۱۸۔ عبداللہ بن نجی حضرمی رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت نقل کرتے ہیں جو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو طہارت (وضو وغیرہ) کروانے والے تھے۔وہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک میرا ایک ایسا مقام تھا جو مخلوقِ خدا میں کسی کو حاصل نہ تھا۔میں روزانہ سحری کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا اور عرض کرتا: السلام علیک یا نبی اللہ (اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو) اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھنکارتے تو میں واپس گھر لوٹ جاتا اگر ایسا نہ کرتے تو میں اندر چلا جاتا۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الامام احمد: 85/1؛ وصححہ ابن خزیمۃ [902]

119- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْمُسَاوِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: «كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي، وَإِذَا سَكَتَ ابْتَدَأَنِي»

۱۱۹- سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کرتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرماتے، جب میں خاموش ہوتا،تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی (عطا فرمانے کے لیے) ابتدا فرماتے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف والحدیث صحیح]

عبداللہ بن عمرو بن ہند کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبۃ: 59/12؛ سنن الترمذی: 3722 وقال حسن غریب؛ المستدرک للحاکم: 125/3؛ وصححہ علی شرط الشیخین واقرہ الذہبی

120- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: «كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ أُعْطِيتُ، وَإِذَا سَكَتُّ ابْتُدِئْتُ»

۱۲۰- سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کرتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرماتے اور جب میں خاموش ہوتا تو مجھے (بغیر سوال کیے) عطا کیا جاتا۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

یہ روایت بھی انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ ابو بختری کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے اور اعمش مدلس ہیں، سماع کی تصریح ثابت نہیں۔

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبۃ: 58/12؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 540/2؛ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبہانی: 68/1

121۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَرْبٍ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، وَرَجُلٌ آخَرُ، عَنْ زَاذَانَ قَالَا: قَالَ عَلِيٌّ: «كُنْتُ وَاللهِ إِذَا سَأَلْتُ أُعْطِيتُ، وَإِذَا سَكَتُّ ابْتُدِيتُ»

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ: اِبْنُ جُرَيْجٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْ حَرْبٍ

۱۲۱۔ زاذان سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: [میں تحدیث نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اللہ کا مجھ پر یہ احسان ہے] کہ جب بھی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کرتا، وہ مجھے مل جاتا ہے اور جب میں خاموش ہوتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی [بغیر سوال کیے] مجھے عطا فرما دیتے۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن جریج کا ابو حرب سے سماع نہیں ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

زوائد فضائل الصحابۃ لاحمد للقطیعی: 1099

باب38

ذِكْرُ مَا خُصَّ بِهِ عَلِيٌّ مِنْ صُعُودِهِ عَلَى مَنْكِبَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس خاص فضیلت کا بیان:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اپنے کندھوں پر سوار کیا“

122- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: «انْطَلَقْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْنَا الْكَعْبَةَ. فَصَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْكِبَيَّ. فَنَهَضَ بِهِ عَلِيٌّ» فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْفَهُ قَالَ لَهُ: «اجْلِسْ. فَجَلَسَ. فَنَزَلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَقَالَ: «اصْعَدْ عَلَى مَنْكِبَيَّ» فَنَهَضَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِيٌّ: «إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنِّي لَوْ شِئْتُ لَنِلْتُ أُفُقَ السَّمَاءِ، فَصَعِدَ عَلِيٌّ الْكَعْبَةَ وَعَلَيْهَا تِمْثَالٌ مِنْ صُفْرٍ أَوْ نُحَاسٍ. فَجَعَلْتُ أُعَالِجُهُ لِأُزِيلَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا، وَقُدَّامًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، وَمِنْ خَلْفِهِ. حَتَّى إِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ» قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْذِفْهُ» فَقَذَفْتُ بِهِ. فَكَسَرْتُهُ كَمَا تُكْسَرُ الْقَوَارِيرُ، ثُمَّ نَزَلْتُ. فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَبِقُ حَتَّى تَوَارَيْنَا بِالْبُيُوتِ خَشْيَةَ أَنْ يَلْقَانَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ

۱۲۲۔ سیدنا علی المرتضیٰ ؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلا یہاں تک کہ ہم خانہ کعبہ پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ میرے کندھوں پر سوار ہوئے، میں نے کھڑا ہونا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے کمزور پایا پھر فرمایا: بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا، نبی کریم ﷺ (میرے کندھوں سے) نیچے اُتر آئے تو فرمایا: میرے کندھوں پر سوار ہو جاؤ پس رسول اللہ ﷺ نے کھڑا ہونا چاہا تو سیدنا علی ؓ کہتے ہیں: مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ میں چاہوں تو آسمان کے کناروں تک پہنچ جاؤں گا۔ پس میں خانہ کعبہ پر چڑھا، اس میں پیتل اور تانبے کی مورتیاں تھیں۔ میں ان کو اکھاڑنے لگا تا کہ ان کو دائیں بائیں، آمنے سامنے اور پیچھے سے ہٹا دوں۔ جب میں ان کے اُکھاڑنے میں کامیاب ہو گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انہیں پھینک دو، میں نے ان کو پھینک دیا تو وہ اس طرح ٹوٹ گئے جس طرح شیشہ ٹوٹتا ہے پھر میں اُتر آیا اور وہاں سے میں اور رسول اللہ ﷺ جلدی جلدی چلے یہاں تک کہ ہم اپنے گھروں کو واپس پلٹ آئے، اس خدشہ کے پیش نظر کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی آدمی سے ہماری ملاقات ہو جائے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

مسند الامام احمد: 84/1؛ زوائد مسند الامام احمد: 151/1؛ تہذیب الآثار للطبری؛ ص: 237؛ مسند علی۔ المستدرک للحاکم: 367.262/2 وقال صحیح الاسناد۔

باب39

ذِكْرُ مَا خُصَّ بِهِ عَلِيٌّ دُونَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِضْعَةٌ مِنْهُ، وَسَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تمام اولین وآخرین میں اس خاص فضیلت کا بیان: ”ان کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لختِ جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتخاب ہوا جو کہ سیدہ مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کے علاوہ تمام جنتی خواتین کی سردار ہیں“

123- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهَا صَغِيرَةٌ» فَخَطَبَ عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ

۱۲۳۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام لے کر گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ابھی چھوٹی ہے۔ ان کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا تو ان سے نکاح کر دیا۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

سنن النسائی: 3221؛ زوائد فضائل الصحابۃ للقطیعی: 1051؛ المستدرک للحاکم: 167/2؛ وصححہ علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی وصححہ ابن حبان [6948]

124- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدَنِيِّ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: «كُنْتُ فِي زِفَافِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ الْبَابَ، فَفَتَحَتْ لَهُ أُمُّ أَيْمَنَ الْبَابَ» فَقَالَ: يَا أُمَّ أَيْمَنَ «ادْعِي لِي أَخِي» . قَالَتْ: هُوَ أَخُوكَ وَتُنْكِحُهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ، يَا أُمَّ أَيْمَنَ، وَسَمِعْنَ النِّسَاءُ صَوْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَنَحَّيْنَ» قَالَتْ: «وَاخْتَبَأْتُ أَنَا فِي نَاحِيَةٍ» قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ، فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَضَحَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ، ثُمَّ قَالَ: «ادْعُوا لِي فَاطِمَةَ» فَجَاءَتْ خَرِقَةً مِنَ الْحَيَاءِ فَقَالَ لَهَا: «قَدْ يَعْنِي أَنْكَحْتُكِ أَحَبَّ أَهْلِ بَيْتِي إِلَيَّ، وَدَعَا لَهَا، وَنَضَحَ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى سَوَادًا» فَقَالَ: «مَنْ هَذَا؟» قُلْتُ: أَسْمَاءُ قَالَ: ابْنَةُ عُمَيْسٍ " قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «كُنْتِ فِي زِفَافِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُكْرِمِينَهُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ قَالَتْ: «فَدَعَا لِي» . خَالَفَهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، فَرَوَاهُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۱۲۴۔ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زفاف والی رات ان کے ہاں تھیں، جب صبح ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دروازے پر دستک دی۔ سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دروازہ کھولا تو فرمایا: اے ام ایمن میرے بھائی کو میرے پاس بلاؤ انہوں نے

عرض کیا: کیا وہ آپ کے بھائی ہیں، حالانکہ آپ ﷺ نے ان کو [بیٹی کا] رشتہ دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں اے ام ایمن۔ وہاں موجود دوسری عورتوں نے جب نبی کریم ﷺ کی آواز سنی تو وہ چھپ گئیں۔ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں بھی ایک کونے میں چھپ گئی، اتنے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے، نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی اور پانی منگوا کر اسے سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر چھڑکا۔ پھر فرمایا: فاطمہ کو میرے پاس بلاؤ وہ بڑی ہی شرم سے آئیں اور فرمایا: اے فاطمہ میں نے تمہارا نکاح اپنے خاندان کے اس شخص سے کیا ہے جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، پھر ان کے لئے دعا فرمائی، ان پر بھی پانی چھڑکا، پھر رسول اللہ ﷺ واپس پلٹنے لگے تو اپنے سامنے کچھ سیاہی سی دیکھی [کیونکہ نماز فجر سے پہلے اندھیرے کا وقت تھا] فرمایا: کون ہے؟، میں نے عرض کیا: میں، فرمایا: کیا اسماء ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: کیا اسماء بنت عمیس؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم رسول اللہ کی بیٹی کے زفاف کے احترام کیلئے آئی ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ پھر آپ ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند کو بیان کرنے میں سعید بن ابی عروبہ نے اختلاف کیا ہے، وہ یوں بیان کرتے ہیں: عن ایوب، عن عکرمۃ، عن ابن عباس۔

تحقیق:

[شاذ]

اس روایت کی سند کے راوی تو ثقہ ہیں لیکن سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے وقت مدینہ منورہ میں ہونا ثابت نہیں ہے کیونکہ وہ اس وقت سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کی غرض سے حبشہ گئی ہوئی تھیں، ہجرت کے ساتویں سال مدینہ منورہ تشریف لائیں، جیسا حافظ ذہبی رحمہ اللہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

ولکن الحدیث غلط لان اسماء کانت لیلة زفاف فاطمة

بالحبشة

''مگراس روایت میں غلطی ہے کیونکہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شب زفاف سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا تو حبشہ میں تھیں۔''

(تلخیص المستدرک:159/3)

تخریج:

المعجم الکبیر للطبرانی: 137/24؛ زوائد فضائل الصحابۃ للقطیعی: 1342؛ المستدرک للحاکم:159/3

125- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ خَلَّادٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «لَمَّا زَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ كَانَ فِيمَا أَهْدَى مَعَهَا سَرِيرًا مَشْرُوطًا، وَوِسَادَةٌ مِنْ أُدُمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، وَقِرْبَةٌ» قَالَ: وَجَاءُوا بِبَطْحَاءِ الرَّمْلِ فَبَسَطُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ وَقَالَ لِعَلِيٍّ: «إِذَا أَتَيْتَ بِهَا فَلَا تَقْرَبْهَا حَتَّى آتِيَكَ» فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَقَّ الْبَابَ، فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَ لَهَا: «ثَمَّ أَخِي؟» فَقَالَتْ: وَكَيْفَ يَكُونُ أَخَاكَ وَقَدْ زَوَّجْتَهُ ابْنَتَكَ؟ قَالَ: «فَإِنَّهُ أَخِي» قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا: «جِئْتِ تُكْرِمِينَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟» فَدَعَا لَهَا، وَقَالَ لَهَا: «خَيْرًا» قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «وَكَانَ الْيَهُودُ يُؤْخِذُونَ الرَّجُلَ عَنِ امْرَأَتِهِ إِذَا دَخَلَ بِهَا» قَالَ: " فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ، فَتَفَلَ فِيهِ، وَعَوَّذَ فِيهِ، ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَرَشَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ عَلَى وَجْهِهِ وَصَدْرِهِ، وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ، فَأَقْبَلَتْ تَعْثُرُ فِي ثَوْبِهَا حَيَاءً مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَعَلَ بِهَا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لَهَا: «إِنِّي وَاللهِ، مَا آلَوْتُ أَنْ أُزَوِّجَكِ خَيْرَ أَهْلِي، ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ»

۱۲۵۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رخصت کیا تو اس وقت ان کے پاس ایک بُنی ہوئی چار پائی، ایک تکیہ جو کہ کھجور کی کھال سے بھرا ہوا تھا اور ایک مشکیزہ عطا فرمایا تھا۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بطحاء نامی جگہ سے ریت لا کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر میں بچھائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اس وقت تک اپنی زوجہ محترمہ کے پاس نہ جانا جب تک میں نہیں آ جاتا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دروازے پر دستک دی۔ سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے آپ کے لئے دروازہ کھولا تو فرمایا: اے ام ایمن میرے بھائی کو میرے پاس بلاؤ انہوں نے عرض کیا: کیا وہ آپ کے بھائی ہیں، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیٹی کا رشتہ دیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلا شبہ وہ میرا بھائی ہے۔ پھر ام ایمن کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی تکریم کے لئے آئی ہو [انہوں نے عرض کیا: جی ہاں] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعائے خیر فرمائی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے، حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اہل یہود آدمی کو [اپنی کسی رسم کے طور پر] عورتوں کے پاس آنے سے روکتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک چھوٹا ''کٹورا'' منگوایا پھر اس میں کچھ پڑھ کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے چہرے، سینے اور بازوؤں پر چھڑکا۔ پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا وہ بڑی شرم کے باعث اپنے ہی کپڑوں میں لڑکھڑا رہی تھیں تو ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا [یعنی جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا تھا] پھر ان کو فرمایا: اللہ کی قسم اے فاطمہ میں نے تمہارا نکاح اپنے خاندان میں سب سے بہتر شخص سے کیا ہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور تشریف لے گئے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

سعید بن ابی عروبہ راوی ''مدلس'' اور ''مختلط'' ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔ محمد بن سواء ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے ان سے اختلاط کے بعد سماع کیا ہے۔

(الکواکب النیرات، ص: 112,111)

سہیل بن خلاد عبدی راوی ''مجہول'' ہے۔

126- أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، ذَكَرَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: «وَاللهِ لَأَنْ تَكُونَ لِي إِحْدَى خِلَالِهِ الثَّلَاثِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ لَأَنْ يَكُونَ» قَالَ لِي مَا قَالَ لَهُ حِينَ رَدَّهُ مِنْ تَبُوكَ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي؟» أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، وَلَأَنْ يَكُونَ قَالَ لِي مَا قَالَ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، وَلَأَنْ أَكُونَ كُنْتُ صِهْرَهُ عَلَى ابْنَتِهِ لِي مِنْهَا مِنَ الْوَلَدِ مَا لَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ»

۱۲۶۔ ابو نجیح سے روایت ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے ان تین فضیلتوں میں سے ایک کا بھی مل جانا ان تمام چیزوں سے محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے (جو فضیلتیں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں)۔

۱۔ اگر یہ فضیلت میرے لیے ہوتی جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑتے وقت فرمایا تھا: کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے یہ فضیلت مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

۲۔ اسی طرح کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے فرمایا ہوتا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے) فرمایا تھا: کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر فتح دے گا اور وہ بھاگنے والے نہیں ہے۔ یہ فضیلت مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

۳۔ اگر میرے لیے یہ ہوتا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا داماد ہوتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لختِ جگر میرے نکاح میں آتیں اور ان سے میری اولاد ہوتی یہ میرے لیے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

محمد بن اسحاق اور عبداللہ بن ابی نجیح دونوں مدلس ہیں، اسی طرح یہ روایت منقطع بھی ہے، امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ابو نجیح کی سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہوتی ہے۔''

[الجرح والتعدیل:306/9]

تخریج:

أخرجه ابوزرعة الدمشقي كما في البداية والنهاية لابن كثير: 341/7

باب 40

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ الْمَأْثُورَةِ بِأَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ

ان احادیث کا بیان کہ (جن میں مذکور ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سیدہ مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کے علاوہ تمام جنتی عورتوں کی سردار ہیں

127- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَأَكَبَّتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَّهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ أَكَبَّتْ عَلَيْهِ، فَسَارَّهَا، فَضَحِكَتْ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ: «لَمَّا أَكْبَبْتِ عَلَيْهِ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ ذَلِكَ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَكْبَبْتُ عَلَيْهِ، فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَسْرَعُ أَهْلِ بَيْتِي بِهِ لُحُوقًا، وَأَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَضَحِكْتُ»

۱۲۷۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف

لائیں۔ نبی کریم ﷺ پر آ کر جھک گئیں، آپ ﷺ نے ان سے کچھ سرگوشی فرمائی تو وہ رو پڑیں۔ پھر آپ ﷺ پر جھک گئیں، آپ ﷺ نے ان سے کوئی سرگوشی فرمائی تو وہ مسکرا پڑیں جب نبی کریم ﷺ دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے، میں نے اس کے متعلق ان سے سوال کیا۔ انہوں نے کہا: جب میں (پہلی مرتبہ) آپ ﷺ پر جھکی، آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ میں اس بیماری میں دنیائے فانی سے رخصت ہو جاؤں گا، تو میں رو پڑی پھر جب میں (دوسری مرتبہ) جھکی، آپ ﷺ نے مجھے بتایا: میرے اہلِ بیت میں سے تم جلدی مجھ سے ملاقات کرلو گی اور یہ کہ میں (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) مریم بنت عمران کے علاوہ تمام جنتی عورتوں کی سردار ہوں۔ میں نے اپنے سر کو اٹھایا تو مسکرا پڑی۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبۃ:126/12؛ المعجم الکبیر للطبرانی:419/22

128- أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «دَعَا فَاطِمَةَ، فَنَاجَاهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ» قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: «فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا، وَضَحِكِهَا» فَقَالَتْ: «أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْدَ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ»

۱۲۸۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا، ان سے کوئی سرگوشی کی تو وہ رو پڑیں پھر ان سے کوئی بات کی تو وہ مسکرا پڑیں، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے تو میں نے ان سے رونے اور مسکرانے کے بارے میں سوال کیا: انہوں نے کہا: جب (پہلی مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ وہ جہان فانی سے رخصت ہو جائیں گے [تو میں رو پڑی] پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا: بلاشبہ میں مریم بنت عمران کے علاوہ تمام جنتی عورتوں کی سردار ہوں تو میں مسکرا پڑی۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

سنن الترمذی:3873وقال ''حسن غریب''؛الطبقات لابن سعد:248/8

129۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ مَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ»

۱۲۹۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور مریم بنت عمران کے علاوہ فاطمہ تمام جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

یزید بن ابی زیاد کوفی راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد:80,64/3؛سنن الترمذی:3768وقال ''حسن صحیح''

باب 41

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ الْمَأْثُورَةِ بِأَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

ان احادیث کا بیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں

130- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ وَاسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَبْطَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا يَوْمًا صَدْرَ النَّهَارِ. فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَالَ لَهُ قَائِلُنَا: يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ شَقَّ عَلَيْنَا، لَمْ نَرَكَ الْيَوْمَ قَالَ: «إِنَّ مَلَكًا مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ رَآنِي، فَاسْتَأْذَنَ اللهَ فِي زِيَارَتِي، فَأَخْبَرَنِي أَوْ بَشَّرَنِي أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَتِي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أُمَّتِي، وَأَنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ»

۱۳۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن بوقت صبح ہمارے پاس تشریف لانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیر کی جب شام کا وقت ہوا تو ہم میں سے ایک کہنے والے نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بلاشبہ ہم پر (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیر سے تشریف لانا) بہت گراں گزرا ہے، آج ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہیں کر سکے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ آسمان سے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی

تھی، اس نے اللہ سے میری زیارت کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔اس نے مجھے بتایا اور بشارت دی ہے کہ میری صاحبزادی فاطمہ اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن وحسین تمام جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابو جعفر محمد بن مروان ذہلی راوی ''مجہول الحال'' ہے، سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات:373/5) کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔حافظ ذہبی اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

''لایکاد یعرف''

''یہ مجہول راوی ہے۔''

(میزان الاعتدال:33/4؛ت:8157)

المعجم الکبیر للطبرانی (26/3) میں اس کی متابعت حبیب بن ابی ثابت نے کر رکھی ہے یہ سند سخت ترین ''ضعیف'' ہے۔اس میں سیف بن محمد ابن اخت ثوری راوی ''کذاب'' ہے۔

تخریج:

التاریخ الکبیر للبخاری:232/1؛المعجم الکبیر للطبرانی:26/2،403/22

فائدہ:

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

''بلاشبہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔''

(مسند الامام احمد:391/5،سنن الترمذی:3781،وقال ''حسن غریب''،وصححہ ابن حبان:6960)

131- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي، ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ. ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا. فَبَكَتْ» فَقُلْتُ لَهَا: «اسْتَخَصَّكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ وَتَبْكِينَ؟. ثُمَّ إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا. فَضَحِكَتْ» فَقُلْتُ لَهَا: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ وَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ: فَقَالَتْ: «مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَتَّى إِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا» فَقَالَتْ: إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيَّ فَقَالَ: «إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً. وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ. وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي. وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لِحَاقًا بِي. وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ» قَالَتْ: فَبَكَيْتُ لِذَلِكَ. ثُمَّ قَالَ: «أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ؟» قَالَتْ: «فَضَحِكْتُ»

۱۳۱۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں۔ان کا چلنا رسول اللہ ﷺ کے مشابہہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میری بیٹی خوش آمدید اور اپنے دائیں یا بائیں طرف بٹھایا، پھر ان سے کچھ راز کی بات کہی تو وہ رونے لگیں، میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تمھیں ہمارے درمیان راز کی بات کرنے کے لئے منتخب کیا ہے اور تم رو رہی ہو؟ پھر دوسری بات کہی تو وہ خوش ہوئیں، بعد میں مَیں نے پوچھا: آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے قریب نہیں دیکھا، میں نے ان سے [اس بات کے متعلق] پوچھا، جو نبی کریم ﷺ نے ان کو فرمائی تھی، تو وہ کہنے لگیں: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کی بات ظاہر نہیں کرسکتی، جب رسول اللہ ﷺ جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے، میں نے دوبارہ پوچھا تو بتانے لگیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا: میں جبرائیل کو ہر سال ایک دفعہ قرآن سناتا تھا مگر اس سال دو مرتبہ سنایا ہے، یوں لگتا ہے کہ میرا مقررہ وقت آ گیا ہے، بلاشبہ تم میرے اہل بیت میں سب سے پہلے مجھ سے ملاقات کروگی، میں تیرے لئے تیرا بہترین سلف ہوں، میں رو پڑی، پھر مجھ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم اس امت کی تمام عورتوں یا تمام مومنہ عورتوں سے بہتر ہو تو میں ہنس پڑی۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

صحیح مسلم:2450

132- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا مَا تُغَادِرُ مِنَّا وَاحِدَةٌ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي، وَلَا وَاللهِ إِنْ تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِشْيَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَتْ إِلَيْهِ فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي، فَأَقْعَدَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ يَسَارِهِ، ثُمَّ سَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا، ثُمَّ سَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ» فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا: «خَصَّكِ رَسُولُ اللهِ مِنْ بَيْنِنَا بِالسِّرَارِ، وَأَنْتِ تَبْكِينَ» أَخْبِرِينِي مَا قَالَ لَكِ؟: قَالَتْ: «مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ. فَلَمَّا تُوُفِّيَ» قُلْتُ لَهَا: «أَسْأَلُكِ بِالَّذِي لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ مَا الَّذِي سَارَّكِ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟» قَالَتْ: «أَمَّا الْآنَ، فَنَعَمْ، سَارَّنِي أَمَّا مَرَّتُهُ الْأُولَى» فَقَالَ: «إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي» ثُمَّ قَالَ: يَا فَاطِمَةُ «أَمَا تَرْضَيْنَ أَنَّكِ سَيِّدَةُ هَذِهِ الْأُمَّةِ، أَوْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ؟» فَضَحِكَتْ

۱۳۲۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہم سب [ازواج مطہرات] موجود تھیں، ہم میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ بچی [یعنی سب حاضر ہوگئیں] تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدل چلتی ہوئی آئیں۔ اللہ کی قسم ان کا چلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے سے جدا نہیں تھا، [یعنی مشابہت رکھتا تھا] یہاں تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے

میری بیٹی خوش آمدید اور اپنے دائیں یا بائیں طرف بٹھایا، پھر ان سے کچھ سرگوشی کی تو وہ بڑی شدت سے رونے لگیں پھر دوسری کسی بات کی سرگوشی کی تو وہ خوش ہوئیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ہمارے درمیان راز کی بات کرنے کے لئے منتخب کیا ہے اور تم رو رہی ہو؟ مجھے بتاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کیا فرمایا تھا؟، کہنے لگیں: میں یہ راز کی بات ظاہر نہیں کر سکتی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہو گئے تو میں نے ان سے دوبارہ پوچھا: میں اس حق کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتی ہوں، جو میرا آپ پر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ساتھ کیا سرگوشی فرمائی تھی؟ تب وہ کہنے لگیں: ہاں اب میں بتلاتی ہوں، پہلی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا تھا: میں ہر سال جبرائیل کے ساتھ ایک دفعہ قرآن کا دَور کرتا ہوں، مگر اس سال دو مرتبہ دَور کیا ہے، یوں لگتا ہے کہ میرا مقررہ وقت قریب آ پہنچا ہے، پس تم تقویٰ پر قائم رہنا اور صبر کرنا، مزید فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے، کہ تم اس امت کی عورتوں کی سردار ہو یا فرمایا: تم تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہو تو میں ہنس پڑی۔

تحقیق وتخریج:

صحیح البخاری:6285؛ صحیح مسلم:2450

باب 42

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ الْمَأْثُورَةِ بِأَنَّ فَاطِمَةَ بِضْعَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان احادیث کا بیان:

''سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسدِ اقدس کا ٹکڑا ہیں''

133- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ، فَإِنَّمَا هِيَ بِضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا»

۱۳۳۔ سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برسرِ منبر فرما رہے تھے: بنو ہشام نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی سے کرائیں مگر میں کبھی بھی اجازت نہیں دیتا، پھر فرمایا: میں کبھی بھی اجازت نہیں دیتا۔ سوائے اس کے کہ میری لختِ جگر کو علی طلاق دینا چاہتے ہیں اور اس کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، مجھے وہ چیز بے چین کرتی ہے، جو اسے بے چین کرتی ہے۔ مجھے وہ چیز تکلیف دیتی ہے جو اس کو تکلیف دیتی ہے۔

تحقیق وتخریج:

صحیح البخاری: 3767؛ صحیح مسلم: 2449

باب43

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِهَذَا الْخَبَرِ

اس روایت کو بیان کرنے میں راویوں کا (لفظی) اختلاف

134- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ يَخْطُبُ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ بَنِي هِشَامٍ اسْتَأْذَنُونِي فِي أَنْ يَنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيًّا، وَإِنِّي لَا آذَنُ، ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُفَارِقَ ابْنَتِي، وَأَنْ يَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ فَاطِمَةَ مُضْغَةٌ أَوْ بِضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا وَيُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا، وَمَا كَانَ لَهُ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ بِنْتِ عَدُوِّ اللهِ، وَبَيْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

۱۳۴۔ سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ المکرمہ کے منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ بنو ہشام نے مجھ سے اجازت طلب کی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی سے کر دیں، بلاشبہ میں اجازت نہیں دیتا، میں قطعاً اجازت نہیں دیتا مگر ایسی صورت میں کہ ابن ابی طالب میری بیٹی سے علیحدگی اختیار کرے اور ان کی بیٹی سے نکاح کرے پھر فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے وہ مجھے تکلیف پہنچائے گا جو اسے تکلیف پہنچائے گا اور وہ مجھے بے قرار کرے گا جو اسے بے قرار کرے گا۔ ابن ابی طالب کے لیے یہ (جائز) نہیں کہ وہ عدو اللہ (اللہ کے دشمن) کی بیٹی اور رسول اللہ کی بیٹی کو ایک ساتھ جمع کرے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5230؛ صحیح مسلم:2450

135- الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ فَاطِمَةَ مُضْغَةٌ مِنِّي، مَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي»

۱۳۵۔ سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، جس نے اسے غضب ناک کیا اس نے مجھے غضب ناک کیا۔

تحقیق وتخریج:

صحیح البخاری:3767؛ صحیح مسلم:2449

136- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ فَاطِمَةَ مُضْغَةٌ مِنِّي»

۱۳۶۔ سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے۔

تحقیق وتخریج:

صحیح البخاری:3729؛ صحیح مسلم:2449

137- أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ: «إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي»

۱۳۷۔ سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، میں اس وقت سمجھ بوجھ رکھنے والا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ فاطمہ مجھ سے ہے۔

تحقیق وتخریج:

صحیح البخاری:3110؛ صحیح مسلم:2449

باب 44

ذِكْرُ مَا خُصَّ بِهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَيْحَانَتَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا، وَأَنَّهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اس خاص فضیلت کا بیان:

''سیدنا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے، دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھول اور عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہم السلام کے علاوہ تمام جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں''

138- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِي، وَأَبُو وَلَدَيَّ، وَأَنْتَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْكَ»

۱۳۸۔ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم میرے داماد ہو، اور میری اولاد کے باپ ہو۔ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

محمد بن اسحاق مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

تخریج:

مسند الامام احمد:204/5؛المعجم الکبیر للطبرانی:123/1؛تاریخ بغداد للخطیب:62/9

باب45

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَايَ»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا بیان:

''حسن اور حسین میرے نواسے ہیں''

139۔ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى وَهُوَ ابْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ النَّبَّالُ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: طَرَقْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً لِبَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ: «مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَ، فَإِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى وَرِكَيْهِ» فَقَالَ: «هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي، اللهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّهُمَا، فَأَحِبَّهُمَا، اللهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا»

۱۳۹۔ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات کسی ضرورت کے تحت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز کو چھپائے ہوئے تھے، میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز تھی؟ جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کیا چیز چھپا رکھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑا ہٹایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کولہوں پر سیدنا حسن اور

سیدنا حسین رضی اللہ عنہما تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں میرے نواسے ہیں اور میرے بیٹی کے صاحبزادے ہیں، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں انہیں محبوب رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں انہیں محبوب رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

سنن الترمذی: 3769 وقال ''حسن غریب''؛ صحیح ابن حبان: [6967] یوں سب راویوں کی ضمنی توثیق ہو جائے گی۔

باب 46

ذِكْرُ الْآثَارِ الْمَأْثُورَةِ بِأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان احادیث کا بیان:

''سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما تمام جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں''

140۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْدَانِبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ»

• ۱۴۰۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الامام احمد: 3/3؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 38/3

141۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ

سُفْيَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ»

۱۴۱۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

یزید بن ابی زیاد الکوفی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد:3/64,80؛سنن الترمذی:3768وقال ''حسن صحیح''

142۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ»مَا اسْتُثْنِيَ مِنْ ذٰلِكَ

۱۴۲۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔مگر وہ جو اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس میں وہی علت ہے جو اوپر والی حدیث میں ہے۔

143۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِلَّا ابْنَيِ الْخَالَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا»

۱۴۳۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوائے اپنے دو خالہ زاد بھائیوں، عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا کے حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

مروان بن معاویہ فزاری مدلس ہیں، سماع کی تصریح ثابت نہیں۔البتہ حکم بن عبدالرحمٰن بن ابی نعم ''حسن الحدیث'' راوی ہے۔

تخریج:

المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 2/644؛مشکل الآثار للطحاوی: 2/393؛المعجم الکبیر للطبرانی: 27/2؛المستدرک للحاکم: 166/3وقال ''هَذَا حَدِيثٌ قَدْ صَحَّ مِنْ أَوْجُهٍ كَثِيرَةٍ'' حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کا تعاقب کیا ہے۔اسے امام ابن حبان (6959) نے بھی ''صحیح'' کہا ہے۔

باب47

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَيْحَانَتَيَّ مِنْ هَذِهِ الدُّنْيَا»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا بیان: ”حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) اس دنیا میں میرے دو پھول ہیں“

144۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْنِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلْنَا، وَرُبَّمَا قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَقَلَّبَانِ عَلَى بَطْنِهِ " قَالَ: وَيَقُولُ: «رَيْحَانَتَيَّ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ»

۱۴۴۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شکمِ اطہر پر کھیل رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: یہ اس امت میں میرے دو پھول ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

حسن بصری مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مسند بزار (1078) میں بسند حسن اس کا ایک شاہد بھی آتا ہے۔ یوں یہ روایت ''حسن'' ہو جاتی ہے۔ معجم کبیر طبرانی (185/4) والی روایت میں حسن بن عنبسہ راوی ضعیف ہے۔

145- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَسَأَلَهُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ، يَكُونُ فِي ثَوْبِهِ أَيُصَلِّي بِهِ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: «مِمَّنْ أَنْتَ؟» قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: «مَنْ يَعْذُرُنِي مِنْ هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟» سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «هُمَا رَيْحَانَتَيَّ مِنَ الدُّنْيَا»

۱۴۵۔ ابن ابونعم سے روایت ہے کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا اتنے میں ایک آدمی نے آ کر ان سے مکھی کے خون کے بارے میں پوچھا کہ اگر وہ کپڑوں کو لگ جائے، کیا ان میں وہ نماز پڑھ لے؟ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تو کہاں سے ہے؟ اس نے کہا: میں اہل عراق سے ہوں تو انہوں نے فرمایا: مجھے کون شخص معذور سمجھے گا [اگر میں اس کی طرف نہ دیکھوں یا اس کو جواب نہ دوں]، اس شخص سے جو مجھ سے مکھی قتل ہو جانے کے بارے میں پوچھ رہا ہے، حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کر ڈالا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ حسن اور حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

تحقیق وتخریج:

صحیح البخاری: 5994؛ حافظ ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَحِيحٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَمَهْدِيٍّ

''یہ حدیث متفق علیہ ہے، شعبہ اور مہدی سے مروی ہے۔''

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء: 165/7)

باب48

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْ فَاطِمَةَ وَفَاطِمَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ»

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان: ”علی! تم فاطمہ سے میرے نزدیک زیادہ معزز ہو اور فاطمہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے“

146- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْكُوفَةِ يَقُولُ: خَطَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ، فَزَوَّجَنِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ هِيَ؟ فَقَالَ: «هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ، وَأَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا»

۱۴۶۔ ابن ابی نجیح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کوفہ کے منبر پر فرما رہے تھے: جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا پیغامِ نکاح بھیجا تو آپ نے میری ان سے شادی کر دی پس میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجھ سے زیادہ محبت ہے یا فاطمہ سے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ سے زیادہ محبت ہے مگر تم میرے لئے اس سے زیادہ معزز ہو۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابن ابی نجیح اور سفیان بن عیینہ دونوں مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ اس میں ایک "رجل مبہم" بھی موجود ہے۔

تخریج:

زوائد فضائل الصحابۃ للقطیعی: 1076

باب 49

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: «مَا سَأَلْتُ لِنَفْسِي شَيْئًا إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ لَكَ»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے یہ فرمان:
''جو میں نے اپنے لیے مانگا، وہی تیرے لیے بھی مانگا''

147۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ، وَأَنَا مُضْطَجِعٌ، فَاتَّكَأَ إِلَى جَنْبِي، ثُمَّ سَجَّانِي بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا رَآنِي قَدْ هُدِيتُ قَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ يُصَلِّي، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَرَفَعَ الثَّوْبَ عَنِّي وَقَالَ: «قُمْ يَا عَلِيُّ فَقَدْ بَرِئْتَ، فَقُمْتُ كَأَنَّمَا لَمْ أَشْتَكِ شَيْئًا قَبْلَ ذٰلِكَ» فَقَالَ: «مَا سَأَلْتُ رَبِّي شَيْئًا فِي صَلَاتِي إِلَّا أَعْطَانِي، وَمَا سَأَلْتُ لِنَفْسِي شَيْئًا إِلَّا قَدْ سَأَلْتُ لَكَ» خَالَفَهُ جَعْفَرٌ الْأَحْمَرُ فَقَالَ: عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

۱۴۷۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیمار تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لیے میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت لیٹا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پہلو میں ٹیک لگائی، پھر اپنے کپڑے

سے مجھے ڈھانپ دیا پھر جب دیکھا کہ مجھے سکون ہو گیا ہے، نماز پڑھانے کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے، جب نماز پڑھا چکے پھر میرے پاس تشریف لائے، مجھ سے کپڑا اٹھا دیا اور فرمایا: اے علی اٹھ جاؤ اب تم (بیماری سے) آزاد ہو۔ میں اٹھا تو مجھے ایسے محسوس ہوا جیسا کہ پہلے مجھے بیماری تھی ہی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے نماز میں جس چیز کا بھی سوال کیا وہ مجھے عطا کی گئی تو جو میں نے اپنی ذات کے لیے مانگا ہے، تیرے لیے بھی اس چیز کا سوال کیا ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جعفر الاحمر نے اس روایت کی سند میں اختلاف کیا ہے اور کہا: اصل سند یوں ہے: عن یزید ابن ابی زیاد، عن عبداللہ بن الحارث عن علی ۔۔۔۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

یزید بن ابی زیاد کوفی راوی جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' اور ''سیئ الحفظ'' ہے، سلیمان بن عبداللہ بن حارث راوی ''مجہول الحال'' ہے۔ سوائے ابن حبان [الثقات: 383/6] کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔

علی بن ثابت دھقان راوی ''حسن الحدیث اور صدوق'' ہے۔

تخریج:

تاریخ دمشق لابن عساکر: 311/42

148- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْأَحْمَرُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وُجِعْتُ وَجَعًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقَامَنِي فِي مَكَانِهِ، وَقَامَ يُصَلِّي، وَأَلْقَى عَلَيَّ طَرَفَ ثَوْبِهِ، ثُمَّ قَالَ: «قُمْ يَا عَلِيُّ قَدْ بَرِئْتَ، لَا بَأْسَ عَلَيْكَ، وَمَا دَعَوْتُ لِنَفْسِي بِشَيْءٍ إِلَّا دَعَوْتُ لَكَ مِثْلَهُ، وَمَا دَعَوْتُ بِشَيْءٍ إِلَّا قَدِ اسْتُجِيبَ لِي» أَوْ قَالَ: " أُعْطِيتُ إِلَّا أَنَّهُ قِيلَ لِي: لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ

۱۴۸۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں شدید بیمار تھا، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی جگہ لٹا دیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ اپنی چادر مبارک کا ایک کنارہ مجھ پر ڈال دیا [جب واپس تشریف لائے] پھر فرمایا: اے علی! اٹھ جاؤ، اب تم بالکل ٹھیک ہو۔ میں نے (اپنے رب سے) جو اپنی ذات کے لئے مانگا ہے، تیرے لئے بھی اس کی مثل چیز کا سوال کیا ہے۔ میں نے اپنے رب سے جو بھی دعا مانگی وہ قبول ہوئی، یا فرمایا: (جو میں نے مانگا وہ) عطا کیا گیا مگر مجھے یہ کہا گیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

یزید بن ابی زیاد کوفی راوی جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' اور ''سیئ الحفظ'' ہے، یزید کی متابعت عمار بن ابی عمار نے کر رکھی ہے۔ [تاریخ دمشق لابن عساکر: 309/42] لیکن اس کی سند ضعیف ہے، یحییٰ بن زرعہ راوی کی توثیق نہیں مل سکی، یوں یہ متابعت چنداں مفید نہیں۔

تخریج:

السنۃ لابن ابی عاصم: 1313؛ المعجم الاوسط للطبرانی: 7917

باب 50

ذِكْرُ مَا خَصَّ بِهِ عَلِيًّا مِنَ الدُّعَاءِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس خاص فضیلت کا بیان:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کے لیے دعا کرنا''

149- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمٌ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ جَاءَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ، فَمَنْ يُوَارِيهِ؟» قَالَ: «اذْهَبْ فَوَارِ أَبَاكَ، وَلَا تُحْدِثْ حَدَثًا حَتَّى تَأْتِيَنِي فَفَعَلْتُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَغْتَسِلَ، فَاغْتَسَلْتُ، وَدَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ مَا يَسُرُّنِي مَا عَلَى الْأَرْضِ بِشَيْءٍ مِنْهُنَّ»

۱۴۹۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ کا گم گشتہ راہ چچا دم توڑ گیا ہے، اسے کون دفن کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اپنے باپ کو دفن کر کے آؤ اور (سنو) اس وقت تک کوئی بات نہ کرنا یہاں تک کہ واپس میرے پاس آجاؤ۔ میں نے ایسا ہی کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے غسل کرنے کا حکم دیا۔ پس میں نے غسل کیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے کئی ایک دعائیں فرمائیں وہ مجھے دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ اچھی لگنے والی ہیں۔

تحقیق:

[صحیح]

تخریج:

مسند الامام احمد: 131,97/1؛ سنن ابی داؤد: 3214؛ سنن النسائی: 190، 2008؛ وصححہ ابن خزیمۃ [کما فی الاصابۃ لابن حجر: 7 / 114] وابن الجارود [550] وأخرجہ ابو داؤد الطیالسی (ص: 19، ح: 120) وسندہ حسن متصل

150۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي فُضَيْلُ أَبُو مُعَاذٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: " لَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: كَلِمَةً مَا أُحِبُّ أَنْ لِي بِهَا الدُّنْيَا

۱۵۰۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں (اپنے والد کو دفن کر کے) واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے ایک ایسی بات ارشاد فرمائی جو مجھے اس دنیا سے بڑھ کر زیادہ محبوب ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

باب 51

ذِكْرُ مَا خُصَّ بِهِ عَلِيٌّ مِنْ صَرْفِ أَذَى الْحَرِّ وَالْبَرْدِ عَنْهُ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس خاص فضیلت کا بیان:
''گرمی اور سردی کی تکلیف ان سے پھیر دی گئی ہے''

151- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ مَخْلَدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي أَيُّوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهُوَ جَدِّي، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ عَلَيْنَا فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، وَعَلَيْهِ ثِيَابُ الشِّتَاءِ، وَخَرَجَ عَلَيْنَا فِي الشِّتَاءِ، وَعَلَيْهِ ثِيَابُ الصَّيْفِ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَشَرِبَ، ثُمَّ مَسَحَ الْعَرَقَ عَنْ جَبْهَتِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى أَبِيهِ قَالَ: يَا أَبَتِ «أَرَأَيْتَ مَا صَنَعَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ؟ خَرَجَ إِلَيْنَا فِي الشِّتَاءِ، وَعَلَيْهِ ثِيَابُ الصَّيْفِ، وَخَرَجَ عَلَيْنَا فِي الصَّيْفِ، وَعَلَيْهِ ثِيَابُ الشِّتَاءِ» فَقَالَ أَبُو لَيْلَى: هَلْ فَطِنْتَ؟ وَأَخَذَ بِيَدِ ابْنِهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَأَتَى عَلِيًّا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَعَثَ إِلَيَّ، وَأنا أَرْمَدُ شَدِيدُ الرَّمَدِ، فَبَزَقَ فِي عَيْنِي ثُمَّ قَالَ: «افْتَحْ عَيْنَيْكَ فَفَتَحْتُهُمَا، فَمَا اشْتَكَيْتُهُمَا حَتَّى السَّاعَةِ، وَدَعَا لِي» فَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ، فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا، وَلَا بَرْدًا حَتَّى يَوْمِي هَذَا»

۱۵۱۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سخت گرمی کے موسم میں

ہمارے پاس تشریف لائے۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ نے سردیوں والا لباس زیب تن کیا ہوا تھا، پھر (کسی وقت) آپ رضی اللہ عنہ سردیوں کے موسم میں ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے گرمیوں والا لباس زیب تن کیا ہوا تھا، پھر پانی منگوا کر پیا اور اپنی پیشانی مبارک سے پسینہ صاف کیا (جب وہ چلے گئے) میں اپنے باپ کے پاس آیا اور کہا: اے ابا جان! کیا آپ نے دیکھا امیر المومنین نے کیا کیا ہے؟ ہمارے پاس وہ سردی کے موسم میں تشریف لائے، انہوں نے موسم گرما کا لباس زیب تن کر رکھا تھا اور جب ہمارے پاس گرمیوں کے موسم میں تشریف لائے، انہوں نے موسم سرما کا لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نے اس پر غور کیا ہے پھر ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبد الرحمن کا ہاتھ پکڑا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف کسی کو بھیجا مگر میں شدید آشوب چشم میں مبتلا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری آنکھ میں لعاب دہن ڈالا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی آنکھیں کھولو، میں نے اپنی دونوں آنکھیں کھولیں، میں نے ان دونوں میں کوئی تکلیف نہیں پائی یہاں تک کہ آج یہ دن آ چکا ہے (یعنی آج تک کبھی تکلیف نہیں ہوئی) اور دعا فرمائی: اے اللہ! علی سے گرمی اور سردی کو دور فرما۔ اس دن سے مجھے نہ گرمی محسوس ہوتی ہے اور نہ سردی۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق راوی ''مدلس'' اور ''مختلط'' ہے، ایوب بن ابراہیم مجہول الحال ہے۔

تخریج:

المعجم الاوسط للطبرانی: 2286

باب 52

النَّجْوَى، وَمَا خُفِّفَ بِعَلِيٍّ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی اس فضیلت کا بیان:
''ان کے سبب اس امت پر آسانی کی گئی''

152- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمُوصِلِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمٌ الْجَرْمِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُثْمَانَ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا أُنْزِلَتْ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً}[المجادلة: 12] قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: «مُرْهُمْ أَنْ يَتَصَدَّقُوا» قَالَ: بِكَمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «بِدِينَارٍ» قَالَ: لَا يُطِيقُونَ قَالَ: «فَنِصْفِ دِينَارٍ» قَالَ: لَا يُطِيقُونَ قَالَ: «فَبِكَمْ؟» قَالَ: بِشَعِيرَةٍ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّكَ لَزَهِيدٌ» ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: {أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ} [المجادلة: 13] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. وَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ: «بِي خُفِّفَ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ»

۱۵۲۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ: ''اے ایمان والو! جب تم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو۔'' (سورۃ مجادلہ: آیت نمبر: ۱۲) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان (لوگوں) کو حکم دو کہ وہ صدقہ دیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کتنا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک

دینار، انہوں نے عرض کیا: وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدھا دینار، عرض کیا: وہ اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر کتنا؟ عرض کیا: ایک جو کے برابر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا: بلاشبہ تم بہت بے رغبتی کرنے والے ہو تو اللہ رب العزت نے اس حکم کو نازل فرمایا، ترجمہ: ''کیا تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دینے سے ڈر گئے ہو؟'' آخر آیت تک (سورۃ مجادلہ: آیت نمبر: ۱۳) چنانچہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اس امت پر یہ آسانی میری وجہ سے ہوئی ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

علی بن علقمہ انماری کوفی ضعیف اور سفیان ثوری ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبۃ: 81/12؛ مسند عبد بن حمید: 90؛ سنن الترمذی: 3300 وقال ''حسن غریب''؛ مسند البزار: 668؛ مسند ابی یعلی: 400؛ تفسیر الطبری: 21/28

امام ابن عدی (الکامل فی ضعفاء الرجال: 204/5) کی روایت میں شریک بن عبداللہ نے سفیان ثوری کی متابعت کر رکھی ہے۔ مگر شریک بن عبداللہ قاضی بھی مدلس ہیں، لہٰذا یہ متابعت مفید نہیں۔

اسے امام ابن حبان (6941) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

باب53

ذِكْرُ أَشْقَى النَّاسِ

لوگوں میں سب سے بڑے بدبخت کا بیان

153- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِمَاكِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَقَامَ بِهَا رَأَيْنَا أُنَاسًا مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ يَعْمَلُونَ فِي عَيْنٍ لَهُمْ، أَوْ فِي نَخْلٍ " فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ «هَلْ لَكَ أَنْ نَأْتِيَ هَؤُلَاءِ، فَنَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُونَ؟» قَالَ: قُلْتُ: إِنْ شِئْتَ فَجِئْنَاهُمْ، فَنَظَرْنَا إِلَى عَمَلِهِمْ سَاعَةً، ثُمَّ غَشِينَا النَّوْمُ، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ حَتَّى اضْطَجَعْنَا فِي ظِلِّ صُوَرٍ مِنَ النَّخْلِ، وَدَقْعَاءَ مِنَ التُّرَابِ، فَنِمْنَا فَوَاللهِ مَا أَنْبَهَنَا إِلَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ، وَقَدْ تَتَرَّبْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّقْعَاءِ الَّتِي نِمْنَا فِيهَا، فَيَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: «مَا لَكَ يَا أَبَا تُرَابٍ؟» لِمَا يَرَى مِمَّا عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ، ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُحَدِّثُكُمَا بِأَشْقَى النَّاسِ؟» قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: «أُحَيْمِرُ ثَمُودَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ عَلَى هَذِهِ، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى قَرْنِهِ حَتَّى يَبُلَّ مِنْهَا هَذِهِ، وَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ»

۱۵۳۔ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ غزوہ [ذات عشیرہ] میں ایک ساتھ تھے، جب ہم نے بنو مدلج کی جگہ پڑاؤ ڈالا، ہم نے بنو مدلج کے لوگوں کو دیکھا جو

ہمارے سامنے اپنی کھجوروں [کے باغ] میں کام کر رہے تھے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اے ابو یقظان! کیا ہم اس کے پاس جا کر نہ دیکھیں، یہ کیسے کام کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: اگر آپ چاہتے ہیں، تو چلتے ہیں۔ ہم نے تھوڑی دیر ان کے کام کو دیکھا، پھر ہم پر نیند کا غلبہ ہونے لگا، میں اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ دونوں آ کر کھجوروں کے سائے تلے سو گئے۔ ہم خاک آلود ہو چکے تھے۔ ہم سوئے رہے، اللہ کی قسم، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نے نہیں جگایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پاؤں مار کر جگایا، یقیناً ہم خاک آلود ہو چکے تھے، جس میں ہم سوئے ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اُٹھو اے ابوتراب (اے مٹی والے)، تمہیں کیا ہوا؟ ان پر مٹی دیکھنے کے سبب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ [ابوتراب] فرمایا تھا پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو دنیا کے دو سب سے بدبخت آدمیوں کے بارے میں خبر نہ دوں، ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں سب سے بدبخت، احیمر ثمودی تھا جس نے اونٹنی کو کاٹ ڈالا تھا۔ اے علی دوسرا وہ ہے جو تجھ کو شہید کرے گا یہ بیان کرتے ہوئے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ مبارک اپنے سر کی چوٹی پر رکھا یہاں تک کہ اس کے مارنے سے یہ داڑھی [خون سے] تر ہو جائے گی، اس وقت آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے داڑھی مبارک کو پکڑ لیا۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

محمد بن خثیم راوی کا محمد بن کعب قرظی سے سماع نہیں ہے۔ [التاریخ الکبیر للبخاری: 71/1]

تخریج:

مسند الامام احمد: 263/4؛ المستدرک للحاکم: 140/3 وقال "صحیح علی شرط مسلم" ووافقہ الذہبی۔

اس روایت کا بسند حسن شاہد مسند عبد بن حمید (92) میں ان الفاظ کے ساتھ آتا ہے:

فائدہ:

ابوسنان یزید بن امیہ الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایک بیماری سے صحت یاب

ہوئے تو ہم نے ان سے عرض کیا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَصَحَّكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ كُنَّا خِفْنَا عَلَيْكَ فِي مَرَضِكَ هَذَا. فَقَالَ: لَكِنِّي لَمْ أَخَفْ عَلَى نَفْسِي، حَدَّثَنِي الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ، قَالَ: «لَا تَمُوتُ حَتَّى يُضْرَبَ هَذَا مِنْكَ - يَعْنِي رَأْسَهُ - وَتُخْضَبَ هَذِهِ دَمًا يَعْنِي لِحْيَتَهُ، وَيَقْتُلُكَ أَشْقَاهَا كَمَا عَقَرَ نَاقَةَ اللهِ أَشْقَى بَنِي فُلَانٍ خَصَّهُ إِلَى فَخِذِهِ الدُّنْيَا دُونَ ثَمُودَ»

''اے امیر المومنین! اللہ رب العزت کا شکر ہے جس نے آپ کو صحت دی، ہمیں تو آپ کی اس بیماری پر ڈر تھا، (کہ کہیں آپ رضی اللہ عنہ وفات ہی نہ پا جائیں) تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تو اپنے آپ پر کوئی خوف نہیں تھا، کیونکہ مجھے صادق المصدوق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: تجھے اس وقت تک موت نہیں آئے گی، جب تک کہ تیرا سر زخمی نہ ہو اور ڈاڑھی خون آلود نہ ہو جائے اور تجھے ایک بد بخت ترین آدمی شہید کرے گا، جس طرح کہ بد بخت ثمودی قوم نے اللہ رب العزت کی اونٹنی کو مار ڈالا تھا، انہوں نے ران کے قریب سے اونٹنی کا پیٹ پھاڑ دیا تھا، البتہ اخیمر ثمودی نامی آدمی نے اس میں حصہ نہیں لیا تھا۔''

اسے امام حاکم رحمہ اللہ (113/3) نے امام بخاری رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔
باقی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابو تراب'' یہ صحیح البخاری (3703) اور صحیح مسلم (2409) میں ثابت ہے۔

باب 54

ذِكْرُ أَحْدَثِ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس فضیلت کا بیان:

''انہوں نے سب سے آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کا شرف حاصل کیا''

154۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أُمِّ مُوسَى قَالَتْ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: إِنَّ أَحْدَثَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ

۱۵۴۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سب سے آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نے گفتگو کا شرف حاصل کیا وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

مغیرہ بن مقسم مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

155۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أُمِّ مُوسَى قَالَتْ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: «وَالَّذِي تَحْلِفُ بِهِ أُمُّ سَلَمَةَ إِنْ كَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ» قَالَتْ: لَمَّا كَانَ غَدَاةَ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَرَى فِي حَاجَةٍ أَظُنُّهُ بَعَثَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ: «جَاءَ عَلِيٌّ؟» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ: فَجَاءَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، فَلَمَّا أَنْ جَاءَ عَرَفْنَا أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً، فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ، وَكُنَّا عُدْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَكُنْتُ فِي آخِرِ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ، ثُمَّ جَلَسْتُ أَدْنَاهُنَّ مِنَ الْبَابِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ، فَكَانَ آخِرَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا، جَعَلَ يُسَارُّهُ، وَيُنَاجِيهِ

۱۵۵۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ سب سے آخری انسان جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ خاص گفتگو کی ہے وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے۔ جس روز صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میرا خیال ہے کہ اس دن آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام سے بھیجا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ یہ فرمایا: کیا علی آ گئے ہیں؟ یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی حاضر ہوئے تو ہم نے جان لیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی ضروری بات کرنی ہے، اس لئے ہم گھر [یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے] سے باہر چلی گئیں، اس دن ہم [ازواج مطہرات] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیمارداری کی غرض سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں جمع تھیں، سب سے آخر میں مَیں اس گھر [یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے] سے باہر نکلی تھی، میں دروازے کے پیچھے ان کے سب سے زیادہ قریب بیٹھی ہوئی تھی، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھکے اور انہوں نے تمام لوگوں میں سب سے آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کا شرف حاصل کیا، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے کچھ خاص اور راز و نیاز کی باتیں کی۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

مغیرہ بن مقسم مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 300/6؛ المستدرک للحاکم: 138/3؛ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح علی شرط الشیخین'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

فائدہ:

اُمِّ موسیٰ راویہ ''حسن الحدیث'' ہیں۔

باب55

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلِيٌّ يُقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهِ»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا بیان: ”علی (رضی اللہ عنہ) قرآن کریم کی تاویل پر جہاد کرے گا جس طرح کہ میں نے اس کے نازل ہونے پر کیا ہے“

156- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، وَاللَّفْظُ لَهُ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا قَدِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ، فَرَمَى بِهَا إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: «إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهِ» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا؟ قَالَ: «لَا» قَالَ عُمَرُ: أَنَا قَالَ: «لَا، وَلَكِنْ صَاحِبَ النَّعْلِ»

۱۵۶۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے، اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیا انہوں نے اسے گانٹھ دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک شخص قرآن کی تاویل

پر جہاد کرے گا جس طرح میں نے اس کے نازل ہونے پر جہاد کیا تھا۔ تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ میں ہوں فرمایا: نہیں پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ میں ہوں فرمایا: نہیں بلکہ وہ صاحب النعل [جوتوں کو گانٹھنے والا] ہے۔

تحقیق:

[حسن]

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبۃ: 64/12؛ مسند الامام احمد: 31/3، 33، 82؛ زوائد فضائل الصحابۃ للقطیعی: 1071؛ وصححہ ابن حبان [6937] وقال الحاکم [122/3] ''صحیح علی شرط الشیخین'' ووافقہ الذہبی۔

باب56

التَّرْغِيبُ فِي نُصْرَةِ عَلِيٍّ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی مدد کے لیے ترغیب دلانے کا بیان

157- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ فِي الرَّحْبَةِ أَنْشُدُ بِاللهِ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ يَقُولُ: «اللهُ وَلِيِّي، وَأَنَا وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ، وَمَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ، فَهٰذَا وَلِيُّهُ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ» فَقَالَ سَعِيدٌ: «قَامَ إِلَى جَنْبِي سِتَّةٌ» وَقَالَ حَارِثَةُ بْنُ مُضَرِّبٍ: «قَامَ عِنْدِي سِتَّةٌ» وَقَالَ زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ: «قَامَ عِنْدِي سِتَّةٌ» وَقَالَ عَمْرٌو ذُو مَرٍّ: «أَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ، وَابْغَضْ مَنْ أَبْغَضَهُ»

۱۵۷۔ سعید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک وسیع میدان میں موجود تھا تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ رب العزت کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غدیر خم کے دن فرما رہے تھے: اللہ میرا ولی [دوست] ہے، میں ہر مومن کا ولی ہوں اور میں جس کا مولیٰ ہوں، یہ [علی] اس کا مولیٰ ہے، اے اللہ! علی کے دوست کو تو بھی اپنا دوست بنا اور علی کے دشمن کو اپنا دشمن بنا اور اس کی مدد فرما جو اس کا معاون بنے۔ سعید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے پاس سے چھ صحابہ کرام کھڑے ہوئے، حارثہ بن مضرب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے پاس سے بھی چھ صحابہ کرام کھڑے

ہوئے زید بن یثیع رحمہ اللہ کہتے ہیں: میرے پاس سے بھی چھ صحابہ کرام کھڑے ہوئے اور عمرو ذو مُر رحمہ اللہ نے یہ الفاظ زائد بیان کیے ہیں: اے اللہ تو اس شخص سے محبت کر، جو اس سے محبت کرتا ہے اور اس شخص سے بغض رکھ، جو اس سے بغض رکھتا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اعمش راوی ''مدلس'' ہے، ابو اسحاق راوی ''مدلس'' اور ''مختلط'' ہے۔

باب 57

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَمَّارٌ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا بیان:
''عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا''

158۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدًا، يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ: «تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ» قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: خَالَفَهُ أَبُو دَاوُدَ فَقَالَ: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ

۱۵۸۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام ابوداود رحمہ اللہ نے اس سند کی مخالفت کی ہے وہ کہتے ہیں: اصل سند یوں ہے۔ عن شعبة، عن خالد، عن الحسن۔

تحقیق وتخریج:

صحیح مسلم: 2916، یہ حدیث متواتر ہے۔

(سیر اعلام النبلاء للذہبی: 419/1، نظم المتناثر فی الحدیث المتواتر للکتانی: 126)

159۔ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا

أَيُّوبُ، وَخَالِدٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ: «تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ» قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ

۱۵۹۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

تحقیق وتخریج:

مسند الامام احمد: 300/6؛ صحیح مسلم: 2916

160۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: «لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ، وَهُوَ يُعَاطِيهِمُ اللَّبَنَ، وَقَدِ اغْبَرَّ شَعْرُ صَدْرِهِ» قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ مَا نَسِيتُهُ، وَهُوَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ» قَالَتْ: وَجَاءَ عَمَّارٌ فَقَالَ: «ابْنَ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ»

۱۶۰۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ غزوۂ خندق کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو اینٹیں (پکڑ کر) دیتے تھے، جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کے بال غبار آلود ہو گئے تھے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ اللہ کی قسم! مجھے وہ منظر نہیں بھولا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اے اللہ، بلاشبہ حقیقی بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔ پس تو انصار اور مہاجرین کو معاف فرما: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ اسی دوران میں سیدنا عمار رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سمیہ کے بیٹے! تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

تحقیق وتخریج:

مسند الامام احمد: 315,289/6؛ صحیح مسلم: 73/2816

161- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ الْحَسَنِ: قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أُمُّ سَلَمَةَ: مَا نَسِيتُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، وَهُوَ يُعَاطِيهِمُ اللَّبَنَ، وَقَدِ اغْبَرَّ شَعْرُهُ وَهُوَ يَقُولُ: «اللّٰهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ» . وَجَاءَ عَمَّارٌ فَقَالَ: «يَا ابْنَ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ»

۱۶۱۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے غزوۂ خندق کے دن کا وہ منظر نہیں بھولا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو اینٹیں (پکڑ کر) دیتے تھے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدر اطہر کے بال غبار آلود ہو گئے تھے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اے اللہ! بلاشبہ حقیقی بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔ پس تو انصار اور مہاجرین کو معاف فرما!۔ اسی دوران سیدنا عمار رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سمیہ کے بیٹے! تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

تحقیق وتخریج:

مسند الامام احمد: 315,289/6؛ صحیح مسلم: 73/2816

162- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ: «تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ»

۱۶۲۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

تحقیق وتخریج:

مسند الامام احمد: 90/3؛ صحیح البخاری: 2812,447

163- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ شُعْبَةَ،

عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لِعَمَّارٍ بُؤْسًا لَكَ يَا ابْنَ سُمَيَّةَ، وَمَسَحَ الْغُبَارَ عَنْ رَأْسِهِ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ»

۱۶۳۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے بہتر شخص سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے سمیہ کے بیٹے! تیرے لیے پریشانی ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ان کے سر سے مٹی صاف کر رہے تھے تو فرمایا: تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

مسند الامام احمد: 306/5؛ صحیح مسلم: 2235/4

164۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ خُوَيْلِدٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي رَأْسِ عَمَّارٍ يَقُولُ: «كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ» فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو لِيَطِبْ بِهِ أَحَدُكُمَا نَفْسًا لِصَاحِبِهِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ» قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: خَالَفَهُ شُعْبَةُ فَقَالَ: عَنِ الْعَوَّامِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ سُوَيْدٍ

۱۶۴۔ حنظلہ بن خویلد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان کے پاس دو آدمی سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کے سر کا جھگڑا لے کر آئے۔ ان دونوں میں سے ہر ایک یہ کہہ رہا تھا کہ میں نے ان کو قتل کیا ہے تو سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: تم دونوں میں سے ہر ایک (اپنے ساتھی کو شہید کر کے) ایک دوسرے پر خوش ہو رہا ہے حالانکہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اس (سیدنا عمار رضی اللہ عنہ) کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام شعبہ نے اس سند کی مخالفت کی انہوں نے کہا: اصل سند یوں ہے۔ عن العوام، عن رجل، عن حنظلۃ بن سوید۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

حافظ ذہبی نے اس کی سند کو جید کہا ہے۔[المعجم المختص ص:96]

تخریج:

الطبقات الکبریٰ لابن سعد:253/3؛مسند الامام احمد:206,164/2

165۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي شَيْبَانَ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: جِيءَ بِرَأْسِ عَمَّارٍ، فَقَالَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ»

۱۶۵۔ حنظلہ بن سوید سے روایت ہے کہ کوئی آدمی سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کا سر لے کر آیا۔سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اس (سیدنا عمار رضی اللہ عنہ) کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

اس میں ''رجل مبہم'' سے مراد اسود بن مسعود ہے۔

166۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ» . قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: خَالَفَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ. فَرَوَاهُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ

۱۶۶۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: عمار کو

ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو معاویہ نے اس سند سے اختلاف کیا ہے اور انہوں نے یوں بیان کیا ہے۔ عن الاعمش، عن عبدالرحمٰن بن زیاد، عن عبداللہ بن الحارث۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

عبدالرحمٰن بن زیاد نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں کیا، اعمش راوی ''مدلس'' ہے۔

167- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو نَحْوَهُ. خَالَفَهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَقَالَ: عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ

۱۶۷۔ عبداللہ بن حارث نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت بیان کی ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سفیان ثوری نے اس سند سے اختلاف کیا ہے انہوں نے کہا: اصل سند یوں ہے: عن الاعمش، عن عبدالرحمٰن بن ابی زیاد۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس میں وہی علتِ ضعف ہے جو اوپر والی حدیث میں تھی۔

168- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: إِنِّي لَأُسَايِرُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَمُعَاوِيَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ عَمَّارًا» فَقَالَ عَمْرٌو لِمُعَاوِيَةَ «أَتَسْمَعُ مَا يَقُولُ هَذَا؟ فَحَذَفَهُ» قَالَ: «نَحْنُ قَتَلْنَاهُ؟ إِنَّمَا قَتَلَهُ مَنْ جَاءَ

بِهِ. لَا تَزَالُ دَاحِضًا فِي بَوْلِكَ»

١٦٨۔ عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمرو، سیدنا عمرو بن العاص اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ چل رہا تھا، پس سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا تو سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہا: سنا آپ نے یہ کیا کہہ رہا ہے؟ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بات چھوڑ دی (کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا) سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ان کو ہم نے قتل کیا ہے؟ ان کو تو صرف انہوں نے قتل کیا ہے جو ان کو ساتھ لے کر آئے تھے۔ تم ہمیشہ اپنے پیشاب ہی میں پھسل جاتے ہو۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس میں وہی علتِ ضعف ہے جو گزشتہ حدیث میں تھی۔

باب58

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «تَمْرُقُ مَارِقَةٌ مِنَ النَّاسِ سَيَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا بیان:

''لوگوں میں ایک گروہ (خوارج) نکلے گا، انہیں دو گروہوں میں سے وہ گروہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا''

169۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «تَمْرُقُ مَارِقَةٌ مِنَ النَّاسِ سَيَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ»

۱۶۹۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے ایک گروہ (خوارج) نکلے گا، انہیں (میری امت کے) دو گروہوں میں سے وہ گروہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔

تحقیق وتخریج:

صحیح مسلم:1064

170- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَتَكُونُ أُمَّتِي فِرْقَتَيْنِ، فَتَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِي قَتْلَهَا أَوْلَاهُمَا بِالْحَقِّ»

۱۷۰۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میری امت کے دو گروہ بن جائیں گے۔ پس ان دونوں کے درمیان سے ایک (تیسرا) گروہ نکلے گا ان دونوں میں اسے وہی قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہے۔

تحقیق وتخریج:

صحیح مسلم: 151/1064

171- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَفْتَرِقُ أُمَّتِي فِرْقَتَيْنِ يَمْرُقُ بَيْنَهُمَا مَارِقَةٌ تَقْتُلُهُمْ أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ»

۱۷۱۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت دو گروہوں میں تقسیم ہو جائے گی پھر ان دونوں کے درمیان سے ایک [تیسرا] گروہ نکلے گا۔ ان دونوں میں اسے وہی قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

مسند الامام احمد: 25/3

172- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو الْغَيْلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ، عَنِ

الْقَاسِمِ وَهُوَ ابْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ تَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ»

۱۷۲۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کے دو گروہوں میں تقسیم ہو جانے کے بعد ایک [تیسرا] گروہ [خوارج] پیدا ہوگا۔ ان کو دو گروہوں میں وہی قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہے۔

تحقیق وتخریج:

صحیح مسلم:150/1064

173۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ نَاسًا فِي أُمَّتِهِ يَخْرُجُونَ فِي فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، هُمْ مِنْ شَرِّ الْخَلْقِ أَوْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ، تَقْتُلُهُمْ أَدْنَى الطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ " قَالَ: وَقَالَ كَلِمَةً أُخْرَى قُلْتُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ: مَا هِيَ؟ قَالَ: «وَأَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُمْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ»

۱۷۳۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لوگوں (کے ان گروہوں کا) کا ذکر کیا جو لوگوں سے ایک گروہ کی صورت میں الگ ہو جائیں گے۔ ان کی نشانی سروں کو مونڈنا ہوگی۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح کہ تیر شکار (کی ایک جانب میں لگ کر دوسری جانب) سے نکل جاتا ہے۔ وہ مخلوق میں بدترین لوگ ہوں گے۔ دو گروہوں میں سے انہیں وہی گروہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔ (سند کے ایک راوی) عمرو نے ابونضر سے کہا: انہوں (سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) نے کوئی اور بات بھی بیان کی تھی، میں نے کہا: میرے اور ان کے درمیان کیا ہے؟ (یعنی میرے اور اُن کے درمیان راز والی بات تھی) سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے (آگے) یہ بات بیان کی تھی: اے اہل عراق! تم ان کو قتل کرو گے۔

تحقیق وتخریج:

صحیح مسلم:169/1064

174- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ، عَنْ حَبِيبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ الضَّحَّاكَ الْمَشْرِقِيَّ، يُحَدِّثُهُمْ وَمَعَهُمْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَمَيْمُونُ بْنُ أَبِي شَبِيبٍ وَأَبُو الْبَخْتَرِيِّ وَأَبُو صَالِحٍ، وَذَرٌّ الْهَمْدَانِيُّ وَالْحَسَنُ الْعُرَنِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَرْوِي عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي «قَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ. فَذَكَرَ مِنْ صَلَاتِهِمْ، وَزَكَاتِهِمْ، وَصَوْمِهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ الْقُرْآنُ تَرَاقِيَهُمْ يَخْرُجُونَ فِي فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، يُقَاتِلُهُمْ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَى الْحَقِّ»

۱۷۴۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قوم کے بارے میں بیان فرمایا جو اس امت سے نکلے گی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز، زکوۃ، اور روزوں کا ذکر کیا (پھر فرمایا) وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا، وہ لوگوں کے گروہوں میں تقسیم ہو جانے کے وقت نکلیں گے ان کو وہ قتل کرے گا جو لوگوں میں سب سے زیادہ حق کے قریب ہوگا۔

تحقیق وتخریج:

صحیح مسلم:153/1064

باب59

ذِكْرُ مَا خُصَّ بِهِ عَلِيٌّ مِنْ قِتَالِ الْمَارِقِينَ

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی اس خاص فضیلت کا بیان:

''وہ خوارج کے ساتھ جنگ کریں گے''

175- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، وَاللَّفْظُ لَهُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ» قَالَ عُمَرُ: «ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ» قَالَ: «دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَافِهِ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى نَضِيِّهِ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، وَهُوَ الْقِدْحُ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى قُذَذِهِ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، يَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ

فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ» قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: «فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ، وَأَنَا مَعَهُ. فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَوُجِدَ، فَأُتِيَ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتَ»

۱۷۵۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے، اتنے میں بنوتمیم قبیلے سے ''ذوالخویصرہ'' نامی شخص آیا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! انصاف کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس! اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر اور کون عدل کرے گا؟، اگر میں عدل نہ کروں، تو تُو خائب و خاسر ہو جائے۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اجازت فرمائیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، اس کے کچھ ساتھی ہوں گے تم میں سے کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں، اپنے روزے ان کے روزوں کے مقابلے میں معمولی سمجھے گا، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے، پس تیر کے پھل کی جڑ میں دیکھا جائے گا، اس میں کوئی نشان نظر نہیں آئے گا، پھر تیر کے پَر کو دیکھا جائے گا اس میں کوئی نشان نظر نہیں آئے گا، پھر تیر کے پیکان کو دیکھا جائے تو اس پر بھی کوئی نشان نظر نہیں آئے گا، حالانکہ وہ (تیر) گوبر اور خون میں سے گزرا ہوا ہوگا، ان کی نشانی یہ ہے کہ ایک سیاہ فام شخص ہے اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح (اٹھا ہوا) ہوگا یا ہلتے ہوئے گوشت کی طرح ہوگا، اور وہ لوگوں کے بہترین گروہ کے خلاف بغاوت کرے گا۔''

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کیا ہے اور میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، اس شخص کے متعلق حکم دیا گیا تو اسے تلاش کیا گیا اور اسے لایا گیا حتیٰ کہ میں نے اسے دیکھا تو اس کا پورا حلیہ بالکل اسی طرح کا تھا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حلیہ بیان کیا تھا۔

تحقیق وتخریج:

صحیح البخاری:6933؛صحیح مسلم:148/1064

176- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى بْنِ بُهْلُولٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: وَحَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَذَكَرَ آخَرُ قَالُوا: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَالضَّحَّاكُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قَسْمًا فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ اعْدِلْ قَالَ: «وَيْحَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟» فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ «ائْذَنْ لِي حَتَّى أَضْرِبَ عُنُقَهُ» فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا، إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْتَقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، حَتَّى إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ، فَلَا يَجِدُ فِيهِ شَيْئًا، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَافِهِ، فَلَا يَجِدُ فِيهِ شَيْئًا، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى نَضِيِّهِ، فَلَا يَجِدُ فِيهِ شَيْئًا، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى قُذَذِهِ، فَلَا يَجِدُ فِيهِ شَيْئًا سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، يَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَدْعَجُ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، أَوْ كَالْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ» قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: «أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِينَ قَاتَلَهُمْ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْقَتْلَى، فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

۱۷۶۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے، اتنے میں بنوتمیم قبیلے سے ''ذوالخویصرہ'' نامی شخص آیا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! انصاف کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس! اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر اور کون عدل کرے گا؟'' تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: مجھے اجازت فرمائیں، میں اس کی گردن اُڑا دوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ''اسے چھوڑ دو، اس کے کچھ ساتھی ہوں گے، تم میں سے کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں، اپنے روزے کو ان کے روزوں کے مقابلے میں معمولی سمجھے گا، وہ

دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ تیر کے پھل کی جڑ میں دیکھا جائے گا، اس میں کوئی نشان نظر نہیں آئے گا، پھر تیر کے پر کو دیکھا جائے گا، اس میں کوئی نشان نظر نہیں آئے گا، پھر تیر کے پیکان کو دیکھا جائے تو اس پر بھی کوئی نشان نظر نہیں آئے گا اور تیر کے اس حصے کو جو کہ پر اور پیکان کے درمیان ہوتا ہے کو دیکھا جائے تو اس پر کوئی نشان نظر نہیں آئے گا، حالانکہ وہ (تیر) گوبر اور خون میں سے گزرا ہوا ہوگا اور وہ لوگوں کے بہترین گروہ کے خلاف بغاوت کرے گا۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ایک سیاہ فام شخص ہے اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح (اٹھا ہوا) ہوگا یا ہلتے ہوئے گوشت کی طرح ہوگا۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑائی لڑی ہے اور میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، اس شخص کے متعلق حکم دیا گیا، اسے تلاش کیا گیا اور اسے لایا گیا حتیٰ کہ میں نے اسے دیکھا تو اس کا پورا حلیہ بالکل اسی طرح کا تھا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حلیہ بیان کیا تھا۔

تحقیق وتخریج:

صحیح البخاری:6163

177- الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ. عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ الْحَرُورِيَّةَ، لَمَّا خَرَجَتْ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا: «لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ» قَالَ عَلِيٌّ: «كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ نَاسًا، إِنِّي لَأَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَقُولُونَ الْحَقَّ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَجُوزُ هَذَا مِنْهُمْ، وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ مِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللهِ إِلَيْهِ، مِنْهُمْ أَسْوَدُ إِحْدَى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ أَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ، فَلَمَّا قَاتَلَهُمْ عَلِيٌّ» قَالَ: انْظُرُوا فَنَظَرُوا، فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا فَقَالَ: «ارْجِعُوا وَاللهِ مَا كَذَبْتُ، وَلَا كُذِبْتُ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ، فَأَتَوْا بِهِ حَتَّى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ»

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: «أَنَا حَاضِرٌ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِهِمْ. وَقَوْلُ عَلِيٍّ فِيهِمْ»

۱۷۷۔ عبیداللہ بن ابی رافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ''حروریہ'' کی طرف چلے تو اہل حروریہ نے کہا: ''لاحکم الا للہ'' [اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں] تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کلمہ ایسا ہے، جو حق ہے مگر ان کا اس سے باطل کا ارادہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کا بیان کیا تھا کہ ''میں ان کا حال بخوبی جانتا ہوں، ان کی نشانیاں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں اور وہ اپنی زبانوں سے حق کہتے ہیں مگر وہ اس سے تجاوز نہیں کرتا ہے اور (آپ رضی اللہ عنہ نے) اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا (یعنی حق بات حلق سے نیچے نہیں اترتی)، اللہ تعالیٰ کے نزدیک مخلوق میں سب سے بڑے مبغوض یہی ہیں، ان میں ایک شخص اسود ہے، اس کا ایک ہاتھ بکری کی شرمگاہ یا عورت کے پستان کے سر کی مانند ہوگا پھر جب سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کیا تو فرمایا: اس (ذوالثدیہ) کو تلاش کرو! پھر دیکھا تو وہ نہ ملا پھر انہوں نے تلاش کرنے کا کہا اور انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم نہ میں نے تم سے جھوٹ کہا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے جھوٹ نہیں فرمایا۔ دو یا تین بار یہی فرمایا، پھر اچانک اس کو ایک کھنڈر میں پایا اور لوگوں نے اس کی لاش کو آپ کے سامنے لاکر رکھ دیا۔ حدیث کے راوی عبیداللہ نے کہا: میں اس وقت وہاں موجود تھا کہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں یہ فرمایا۔

تحقیق وتخریج:

صحیح مسلم:157/1066

178- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ نَفْسِي فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ

حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ، فَإِنْ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

۱۷۸۔ سُوَید بن غفلہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں تم کو اپنی طرف سے کوئی بات کہوں کہ [سنو] جنگ ایک دھوکہ ہے اور جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی ایسی بات بیان کروں، جس میں ان کی طرف جھوٹ منسوب کروں تو [اس کام] سے مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں آسمان سے گرا دیا جاؤں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو نوجوان ہوں گے، عقل کے کمزور ہوں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو پڑھنے والے ہوں گے، [وہ قرآن پڑھیں گے اس کے باوجود] ایمان ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے ہوگا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے، یہ لوگ جہاں بھی ملیں ان کو قتل کرو۔ قیامت کے دن ان کے قتل کرنے والوں کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

تحقیق وتخریج:

صحیح البخاری:6930؛ صحیح مسلم:154/1066

باب 60

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى أَبِي إِسْحَاقَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

اس حدیث کو بیان کرنے میں ابواسحاق کا (لفظی) اختلاف

179۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ آخِرِ الزَّمَانِ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، قِتَالُهُمْ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ» خَالَفَهُ يُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، فَأَدْخَلَ بَيْنَ أَبِي إِسْحَاقَ وَبَيْنَ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ ثَرْوَانَ

۱۷۹۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اخیر زمانے میں ایک ایسی قوم کا خروج ہوگا جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے ان کے ساتھ جنگ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہوگا۔

یوسف بن ابی اسحاق نے اس سند میں اختلاف کیا ہے، انہوں نے ابواسحاق اور سوید بن غفلہ کے درمیان عبدالرحمٰن بن ثروان راوی کا بھی ذکر کیا ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابواسحاق ''مدلس'' ہے، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 156/1

180- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، قِتَالُهُمْ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ»

۱۸۰۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اخیر زمانے میں ایک ایسی قوم کا خروج ہوگا جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے، ان کے ساتھ جنگ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہوگا۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابواسحاق "مدلس" ہے، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

تخریج:

مسند البزار: 566

سِيمَاهُمْ

ان کی علامات کا بیان[1]

181- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ طَارِقِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْخَوَارِجِ، فَقَتَلَهُمْ ثُمَّ قَالَ: انْظُرُوا، فَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّهُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُونَ بِالْحَقِّ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ، يَخْرُجُونَ مِنَ الْحَقِّ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَسِيمَاهُمْ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا أَسْوَدَ مُخْدَجَ الْيَدِ فِي يَدِهِ شَعَرَاتٌ سُودٌ، إِنْ كَانَ هُوَ، فَقَدْ قَتَلْتُمْ شَرَّ النَّاسِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَقَدْ قَتَلْتُمْ خَيْرَ النَّاسِ» فَبَكَيْنَا ثُمَّ قَالَ: " اطْلُبُوا، فَطَلَبْنَا، فَوَجَدْنَا الْمُخْدَجَ، فَخَرَرْنَا سُجُودًا، وَخَرَّ عَلِيٌّ مَعَنَا سَاجِدًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: يَتَكَلَّمُونَ بِكَلِمَةِ الْحَقِّ

۱۸۱۔ طارق بن زیاد سے روایت ہے کہ ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے ساتھ خوارج کی طرف بڑھے، ان کو خوب قتل کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تلاش کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عنقریب

---

(۱) یہ باب خصائص سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اصل نسخہ میں نہیں ہے، البتہ السنن الکبریٰ للنسائی کے نسخہ میں یہ باب موجود ہے، امام نسائی رحمہ اللہ کی اسی کتاب سے خصائص سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ الگ کی گئی ہے، لہٰذا ہم نے باب تو قائم کیا ہے، مگر نمبر نہیں دیا، اس میں ہمارے پیش نظر خصائص علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ابواب کی نمبر نگ تھی، تا کہ قارئین کرام کو حوالہ دیتے ہوئے پریشانی اور غلطی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو حق کے دعویدار ہوں گے مگر کلمہ حق ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ دینِ اسلام سے اس طرح نکلے ہوں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے اور ان کی پہچان یہ ہوگی کہ ان میں ایک کالا شخص ہوگا جو ہاتھ سے معذور ہوگا اور اس کے ہاتھ میں کچھ کالے بال ہوں گے، اگر ان مقتولین میں سے وہ شخص ہوا تو سمجھ جاؤ تم نے بدترین گروہ کو قتل کیا ہے اگر ان مقتولین میں سے وہ شخص نہ ملا تو سمجھ جاؤ کہ تم نے بہترین لوگوں کو قتل کیا ہے (یعنی ہم باطل پر ہیں)، یہ سن کر ہم رونے لگے تو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو تلاش کرو، تلاش کرتے کرتے وہ شخص ہمیں مل گیا اس کو دیکھ کر ہم نے بھی سجدہ شکر ادا کیا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ سجدہ ریز ہو گئے۔ مزید انہوں نے فرمایا: وہ کوئی اچھی بات کہیں گے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

طارق بن زیاد کوفی راوی ''مجہول'' ہے۔ سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات: 395/4) کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔

182- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَلْجٍ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمِ بْنِ بَلْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي سُلَيْمُ بْنُ بَلْجٍ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَلِيٍّ فِي النَّهْرَوَانِ قَالَ: «كُنْتُ قَبْلَ ذَلِكَ أُصَارِعُ رَجُلًا عَلَى يَدِهِ شَيْءٌ» فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ يَدِكَ؟ قَالَ: «أَكَلَهَا بَعِيرٌ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّهْرَوَانِ، وَقَتَلَ عَلِيٌّ الْحَرُورِيَّةَ، فَجَزِعَ عَلِيٌّ مِنْ قَتْلِهِمْ حِينَ لَمْ يَجِدْ ذَا الثُّدَيِّ فَطَافَ، حَتَّى وَجَدَهُ فِي سَاقِيَةٍ» فَقَالَ: «صَدَقَ اللهُ، وَبَلَّغَ رَسُولُهُ» وَقَالَ: «وَفِي مَنْكِبَيْهِ ثَلَاثُ شَعَرَاتٍ فِي مِثْلِ حَلَمَةِ الثَّدْيِ»

۱۸۲۔ ابو سلیم بن بلج جنگ نہروان میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، وہ بیان کرتے ہیں: اس سے قبل کہ میں ایک شخص کو پچھاڑتا (میں نے دیکھا کہ) اس کے ہاتھ میں کوئی نقص تھا۔ میں نے پوچھا: تیرے ہاتھ کو کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا: اسے اونٹ کھا گیا ہے پھر جب جنگ نہروان (جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور خوارج کے درمیان لڑی گئی) کا دن تھا اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اہل حروریہ کو قتل کیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اچانک

اس وقت چونک اُٹھے۔ جب ذوالثدیہ (پستان کی مثل ہاتھ والے شخص) کو وہاں نہ پایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قتل گاہ میں دوبارہ چکر لگایا تو اسے چھوٹی سی ندی میں پالیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق بات پہنچائی۔ راوی کہتے ہیں اس کے کندھوں پر پستان کے سر (کی مثل بالوں کے) تین بال تھے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

سلیم بن بلج فزاری راوی مجہول الحال ہے، سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات: 329/4) کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔

باب 61

ثَوَابُ مَنْ قَاتَلَهُمْ

ان لوگوں کے لیے اجر وثواب کا بیان جو خوارج کو قتل کریں گے

183- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ جَالِسًا إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابُ السَّفَرِ قَالَ: وَعَلِيٌّ يُكَلِّمُ النَّاسَ، وَيُكَلِّمُونَهُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ «أَتَأْذَنُ أَنْ أَتَكَلَّمَ؟ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ، وَشَغَلَهُ مَا هُوَ فِيهِ، فَجَلَسْتُ إِلَى الرَّجُلِ، فَسَأَلْتُهُ مَا خَبَرُكَ؟» قَالَ: كُنْتُ مُعْتَمِرًا، فَلَقِيتُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لِي: «هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ الَّذِينَ خَرَجُوا فِي أَرْضِكُمْ يُسَمَّوْنَ حَرُورِيَّةً» قُلْتُ: خَرَجُوا فِي مَوْضِعٍ يُسَمَّى حَرُورَاءَ، فَسُمُّوا بِذَلِكَ، فَقَالَتْ: «طُوبَى لِمَنْ شَهِدَ هَلَكَتَهُمْ، لَوْ شَاءَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ لَأَخْبَرَكُمْ خَبَرَهُمْ» . فَجِئْتُ أَسْأَلُهُ عَنْ خَبَرِهِمْ، فَلَمَّا فَرَغَ عَلِيٌّ قَالَ: «أَيْنَ الْمُسْتَأْذِنُ؟ فَقَصَّ عَلَيْهِ كَمَا قَصَّ عَلَيْنَا» قَالَ: «إِنِّي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرُ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ» فَقَالَ لِي: «كَيْفَ أَنْتَ يَا عَلِيُّ، وَقَوْمُ كَذَا وَكَذَا؟» قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَقَالَ: ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ: «قَوْمٌ يَخْرُجُونَ مِنَ الْمَشْرِقِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجٌ كَأَنَّ يَدَهُ ثَدْيٌ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَخْبَرْتُكُمْ بِهِمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: «أَنَاشِدُكُمْ بِاللهِ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّهُ فِيهِمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: «فَأَتَيْتُمُونِي، فَأَخْبَرْتُمُونِي أَنَّهُ لَيْسَ فِيهِمْ، فَحَلَفْتُ لَكُمْ بِاللهِ أَنَّهُ فِيهِمْ، فَأَتَيْتُمُونِي بِهِ تَسْحَبُونَهُ كَمَا نُعِتَ

لَكُمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: «صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ»

۱۸۳۔ عاصم بن کلیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا جس نے سفر کا لباس پہنا ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں اس وقت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور لوگوں کی آپس میں گفتگو ہو رہی تھی، اس آدمی نے کہا: اے امیر المومنین! اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی بات کروں تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف توجہ نہ دی۔ وہ اپنی گفتگو میں مصروف رہے۔ میں اس آدمی کے پاس جا کر بیٹھ گیا اس سے سوال کیا: تم کیا بات کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں عمرہ کرنے کے لیے مکہ مکرمہ گیا تھا، وہاں میری ملاقات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ انہوں نے مجھے فرمایا: وہ قوم جس نے تمہارے علاقے میں خروج کیا ہے اس کو ''حروریہ'' کیوں کہا جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا: انہوں نے ایک ایسے مقام (گاؤں وغیرہ جس کے وہ رہائشی ہیں) سے خروج کیا ہے جس کو ''حروراء'' کہا جاتا ہے، اس مناسبت سے انہیں ''حروریہ'' کہا جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے جو ان کو قتل کرنے میں شریک ہوا۔ اگر ابن ابی طالب چاہیں تو تمہیں ان کے بارے میں بتلا سکتے ہیں (یعنی ان کے پاس اس قوم کے بارے میں تفصیلی معلومات موجود ہیں) پھر اس آدمی نے کہا: میں اس قوم کے بارے میں سوال کرنے آیا ہوں۔ چنانچہ جب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو فرمایا: اجازت طلب کرنے والا کہاں ہے؟ اس آدمی نے جس طرح ہمیں (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا والی ملاقات کا) واقعہ بیان کیا تھا، اس طرح سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کر دیا تو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر گیا، وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابن ابی طالب اس دن تیری کیا کیفیت ہوگی کہ جب لوگوں کی حالت ایسی ایسی ہوگی [جن سے تیرا واسطہ پڑے گا] میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بہتر جانتے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ کیا، پھر فرمایا: تمہاری مخالفت میں مشرق کی جانب سے ایک قوم نکلے گی وہ قرآن پڑھنے والے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکلے ہوں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان میں ایک شخص ناقص ہاتھوں

والا ہوگا اس کا ایک ہاتھ عورتوں کے پستان کی مانند ہوگا۔

پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا میں نے تم کو ان کے بارے میں بتا دیا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ میں نے تم کو بتایا تھا کہ وہ شخص ان میں موجود ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! پھر انہوں نے فرمایا: پھر تم میرے پاس آئے اور مجھے بتایا کہ وہ شخص ان میں نہیں ہے پھر میں نے تم کو اللہ کی قسم کھا کر کہا تھا کہ وہ ان میں ہے پھر تم اس کی لاش کو میرے پاس گھسیٹتے ہوئے لائے۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں! تو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا تھا۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

زوائد مسند الامام احمد: 160/1؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 913 حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ [البدایہ والنہایۃ 293/7] نے اس کی سند کو "جید" کہا ہے۔

184- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدٍ وَهُوَ ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّهْرَوَانِ لَقِيَ الْخَوَارِجَ، فَلَمْ يَبْرَحُوا حَتَّى شَجَرُوا بِالرِّمَاحِ، فَقُتِلُوا جَمِيعًا قَالَ عَلِيٌّ: «اطْلُبُوا ذَا الثُّدَيَّةِ، فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ» فَقَالَ عَلِيٌّ: «مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، اطْلُبُوهُ فَطَلَبُوهُ فَوَجَدُوهُ فِي وَهْدَةٍ مِنَ الْأَرْضِ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنَ الْقَتْلَى، فَإِذَا رَجُلٌ عَلَى يَدِهِ مِثْلُ سَبَلَاتِ السِّنَّوْرِ، فَكَبَّرَ عَلِيٌّ وَالنَّاسُ، وَأَعْجَبَهُمْ ذَلِكَ»

۱۸۴۔ زید بن وہب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب جنگ نہروان کے دن ہمارا خوارج کے ساتھ آمنا سامنا ہوا۔ وہ پیچھے نہ ہٹے یہاں تک کہ تیروں سے چھلنی ہو گئے اور سب مر گئے تو

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پستان کی مثل ہاتھ والے کو تلاش کرو۔ لوگوں نے اس کو تلاش کرنا شروع کیا، مگر وہ نہ ملا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہ میں جھوٹا ہوں اور نہ میں نے جھوٹ بولا تھا، جاؤ اس کو تلاش کرو، لوگوں نے اس کو تلاش کرنا شروع کیا، تو اس کی نعش کو ایک گھڑے میں پایا۔ اس کے اوپر اور بھی کئی لوگوں کی نعشیں پڑیں تھیں تو اچانک ایک آدمی کو دیکھا جس کے ہاتھ پر بلی کی مونچھوں کی طرح کے بال تھے تو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور لوگوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور سب نے اس پر بڑا تعجب کیا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابو معاویہ اور اعمش دونوں مدلس ہیں جو کہ لفظ ''عن'' سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

185- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ بِقَنْطَرَةِ الدَّيْزَجَانِ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لِي خَارِجَةٌ تَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، وَفِيهِمْ ذُو الثُّدَيَّةِ. فَقَاتِلْهُمْ فَقَالَتِ الْحَرُورِيَّةُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: «لَا تُكَلِّمُوهُ، فَيَرُدُّكُمْ كَمَا رَدَّكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ. فَشَجَرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِالرِّمَاحِ» فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ: «اقْطَعُوا الْعَوَالِيَ، وَالْعَوَالِي الرِّمَاحُ. فَدَارُوا وَاسْتَدَارُوا، وَقُتِلَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، أَوْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا» فَقَالَ عَلِيٌّ: «الْتَمِسُوا الْمُخْدَجَ. وَذَلِكَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ» فَقَالُوا: مَا نَقْدِرُ عَلَيْهِ. فَرَكِبَ عَلِيٌّ بَغْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءَ. فَأَتَى وَهْدَةً مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: «الْتَمِسُوهُ فِي هَؤُلَاءِ. فَأُخْرِجَ» فَقَالَ: مَا كَذَبْتُ، وَلَا كُذِبْتُ فَقَالَ: «اعْمَلُوا وَلَا تَتَّكِلُوا. لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَتَّكِلُوا لَأَخْبَرْتُكُمْ بِمَا قَضَى اللهُ لَكُمْ عَلَى لِسَانِهِ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ شَهِدَنَا أُنَاسٌ بِالْيَمَنِ» قَالُوا: كَيْفَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: «كَانَ هَوَاهُمْ مَعَنَا»

۱۸۵۔ زید بن وھب سے روایت ہے کہ ''دیزجان'' کے پل پر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ خطبہ

ارشاد فرمایا: بلاشبہ میرے لیے ایک ایسی قوم کے خروج کا ذکر کیا گیا ہے جو مشرق سے نکلے گی، ان میں ذو الثدیہ (پستان کے مثل ہاتھ والا) نامی ایک شخص ہوگا، آپ ان سے جنگ کرنا، تو اہل حروریہ میں سے بعض نے بعض کو کہا: تم ان سے گفتگو نہ کرو (یعنی دلائل میں ان کو شکست نہیں دے سکتے) وہ تم پر اسی رَدّ کریں گے، جس طرح ''حروریہ'' کے دن تم پر رَدّ کیا تھا [یعنی اب بھی تم کولا جواب کر دیں گے] انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ تیروں کا تبادلہ کیا۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی نے کہا: ان کے نیزوں کو قطع کرو تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے ان کو گھیرے میں لے لیا۔ پس سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارہ یا تیرہ ساتھی شہید ہو گئے۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ناقص ہاتھ والے کو تلاش کرو اور یہ دن شدید سردی کا تھا۔ لوگوں نے عرض کیا: ہم اس کو تلاش نہیں کر سکے پھر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ''شہباء'' نامی خچر پر سوار ہوئے، ایک گڑھے والی زمین پر آئے تو فرمایا: اس کو یہاں (اس گڑھے میں) تلاش کرو۔ پس اس کی نعش کو وہاں سے نکالا گیا تو فرمایا: نہ میں جھوٹا ہوں اور نہ میں نے جھوٹ بولا تھا، پھر فرمایا: عمل کرو، توکل (پر ہی اکتفا) مت کرو۔ اگر مجھے اس بات کا خدشہ نہ ہوتا کہ تم صرف توکل پر ہی اکتفا کرو گے تو میں تمہیں اس الٰہی فیصلے سے آگاہ کرتا جو اللہ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بیان فرمایا تھا۔ وہاں جو یمنی لوگ موجود تھے انہوں نے عرض کیا: اے امیر المومنین یہ کیسا فیصلہ ہے؟ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ انہی کے بارے میں ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبۃ: 311/15؛ مسند البزار: 580

186- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، أَنَّهُ كَانَ فِي

الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " سَيَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ شَيْئًا، وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ شَيْئًا، وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ شَيْئًا. يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَحْسَبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ، وَهُوَ عَلَيْهِمْ، لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَوْ تَعْلَمُونَ الْجَيْشَ الَّذِي يُصِيبُونَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكِلُوا عَلَى الْعَمَلِ، وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ، وَلَيْسَتْ لَهُ ذِرَاعٌ، عَلَى رَأْسِ عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ، قَالَ سَلَمَةُ: فَنَزَّلَنِي زَيْدٌ مَنْزِلًا مَنْزِلًا حَتَّى مَرَرْنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ، عَلَى الْخَوَارِجِ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ: «أَلْقُوا الرِّمَاحَ، وَسُلُّوا سُيُوفَكُمْ مِنْ جُفُونِهَا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ» قَالَ: «فَسَلُّوا السُّيُوفَ، وَأَلْقُوا جُفُونَهَا، وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ يَعْنِي بِرِمَاحِهِمْ فَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ» قَالَ عَلِيٌّ: «الْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَامَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَتْلَى بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ» قَالَ: جَرِّدُوهُمْ، فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ، فَكَبَّرَ عَلِيٌّ وَقَالَ: صَدَقَ اللهُ، وَبَلَّغَ رَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُبَيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ «آللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ سَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟» قَالَ: «إِي وَاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ لَهُ»

۱۸۶۔ سلمہ بن کہیل سے روایت ہے کہ زید بن وھب نے مجھے بتایا جو اس لشکر میں شامل تھے جنھوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں خوارج (کی سرکوبی) کے لیے کوچ کیا تھا۔ پس سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''میری امت کے کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے، وہ قرآنِ کریم کی تلاوت کریں گے، تمہاری قراءت ان کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہوگی، تمہاری نماز ان کی نماز کے مقابلے میں کچھ نہیں ہوگی اور تمہارے روزے ان کے روزوں کے

مقابلے کچھ بھی نہیں ہوں گے۔وہ قرآن کریم کی تلاوت کریں گے اور یہ سمجھیں گے یہ ان کے حق میں ہے (یعنی ان کے حق میں دلیل بنے گا) حالانکہ وہ ان کے خلاف حجت بنے گا۔ان کی نمازیں ان کے حلق سے نیچے نہیں اتریں گی، وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے اگر اس لشکر کو جو ان سے لڑنے جا رہا ہے پتہ چل جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ان کے حق میں کیا فضائل بیان ہوئے ہیں تو وہ (لشکر) اسی عمل پر بھروسہ کر لیتے۔اس (گروہ) کی علامت یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہے اس کا کہنی سے کندھے تک بازو ہوگا لیکن کہنی سے نیچے والا حصہ نہیں ہوگا، اس کے بازو کا اوپر والا حصہ پستان کی طرح ہوگا اور اس پر سفید بال ہوں گے۔

سلمہ بن کہیل بیان کرتے ہیں کہ زید بن وھب نے مجھے ایک ایک منزل پر اتارا حتی کہ ہم ایک پل پر سے گزرے۔[راوی بیان کرتے ہیں کہ جب ہم ان کے مدمقابل ہوئے۔] عبداللہ بن وھب راسبی ان (خوارج) کا امیر تھا پس اس نے انہیں کہا: نیزے پھینک دو اور تلواریں میانوں سے نکال لو! مجھے اندیشہ ہے کہ وہ تمہیں ویسے ہی قسم دیں گے جیسے ''حروراء'' کے روز تمہیں قسم دی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نیزے پھینک دیئے اور تلواریں سونپ لیں۔لوگوں نے اپنے نیزوں سے انہیں روکا۔انہوں (خوارج) نے ایک دوسرے کو ہی قتل کیا اس روز (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے) لوگوں میں سے صرف دو آدمی شہید کیے گئے، پس سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مخدج (ناقص ہاتھ والے) کو تلاش کرو انہیں نہ ملا۔راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بنفس نفیس خود اٹھے حتیٰ کہ ان لوگوں کے پاس آئے جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا، آپ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ان نعشوں کو نکالو پس انہوں نے اس (مخدج) کو زمین سے چمٹا (یعنی سب نیچے پڑا) ہوا پایا پس انہوں (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) نے تکبیر (اللہ اکبر) کہی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے پہنچا دیا۔

عبیدہ سلمانی نے ان کی طرف کھڑے ہو کر پوچھا: اے امیر المومنین! اس اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں آپ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے۔انہوں نے فرمایا: ہاں! اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے، حتیٰ کہ انہوں نے تین مرتبہ

قسم طلب کی اور آپ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) قسم اٹھاتے رہے۔

تحقیق وتخریج:

صحیح مسلم:156/1066

187- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: " لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَأَنْبَأْتُكُمْ مَا وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ؟ قَالَ: «إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ»

۱۸۷۔ عبیدہ سلمانی سے روایت ہے کہ (جنگ نہروان کے موقع پر) سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم فخر نہ کرتے تو میں تمہیں (اس اجروثواب کے متعلق) بتاتا جو اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ان (خوارج) سے قتال کریں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ہاں! ربّ کعبہ کی قسم، ربّ کعبہ کی قسم، ربّ کعبہ کی قسم [تین مرتبہ یہ قسم اٹھائی]

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

188- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ: قَالَ عُبَيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ لَمَّا كَانَ حَيْثُ أُصِيبَ أَصْحَابُ النَّهَرِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: «ابْتَغُوا فِيهِمْ، فَإِنَّهُمْ إِنْ كَانُوا هُمُ الْقَوْمُ الَّذِينَ ذَكَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ فِيهِمْ رَجُلًا مُخْدَجَ الْيَدِ، أَوْ مَثْدُونَ الْيَدِ، أَوْ مُودَنَ الْيَدِ» فَابْتَغَيْنَاهُ، فَوَجَدْنَاهُ، فَدَلَلْنَاهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَآهُ قَالَ: «اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ» قَالَ: «وَاللهِ، لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا، ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا

لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا قَضَى اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ وَلِيَ قَتْلَ هَؤُلَاءِ» قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: «إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، ثَلَاثًا»

۱۸۸۔ عبیدہ سلمانی سے روایت ہے کہ جب اصحاب نہروان کو ہم نے ٹھکانے لگا دیا (یعنی قتل کر کے جہنم رسید کر دیا) تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں میں اس پستان کی مثل ہاتھ والے شخص کو تلاش کرو، اگر یہ وہی لوگ ہیں جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تذکرہ فرمایا تھا تو ان میں ایک ناقص ہاتھ والا یا پستان کی مثل ہاتھ والا یا کم ہاتھ والا شخص ہوگا۔ (یہاں راوی کو شک ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان تینوں میں سے کون سا لفظ بولا ہے) ہم نے تلاش کرتے ہوئے اس کو پالیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اس کے بارے میں بتایا۔ جب انہوں نے دیکھا تو اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم فخر نہ کرتے تو میں تمہیں (اس اجر و ثواب کے متعلق) بتاتا یا اسی کے مثل کوئی اور جملہ ارشاد فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ان (خوارج) سے قتال کریں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ہاں! ربّ کعبہ کی قسم۔ تین مرتبہ یہ قسم اٹھائی۔

تحقیق وتخریج:

صحیح مسلم: 155/1066

189- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ هَاشِمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: أَنَا فَقَأْتُ، عَيْنَ الْفِتْنَةِ، وَلَوْلَا أَنَا مَا قُوتِلَ أَهْلُ النَّهْرَوَانِ، وَلَوْلَا أَنِّي أَخْشَى أَنْ تَتْرُكُوا الْعَمَلَ لَأَخْبَرْتُكُمْ بِالَّذِي قَضَى اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ قَاتَلَهُمْ، مُبْصِرًا لِضَلَالَتِهِمْ، عَارِفًا بِالْهُدَى الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ

۱۸۹۔ زر بن حبیش سے روایت ہے کہ میں نے سنا، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: میں نے فتنہ کی آنکھ پھوڑ دی ہے اگر میں نہ ہوتا تو اہل نہروان قتل نہ ہوتے۔ اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ تم اعمالِ (صالحہ) چھوڑ دو گے تو میں تمہیں اس الٰہی فیصلے کی خبر دیتا کہ جو اس ذات نے تمہارے نبی (سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زبان اقدس کے ذریعے بیان فرمایا ہے(اس گروہ کے بارے میں) جو ان (خوارج) کو قتل کرے گا، جنہوں نے انہیں ان کی گمراہی پر آگاہ کیا۔ اس ہدایت کی معرفت حاصل کی (یعنی ان سے جنگ کرنا ہمارا فریضہ بن گیا تھا) جس پر ہم ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابو مالک عمرو بن ہاشم کوفی راوی ''ضعیف'' ہے۔

باب62

ذِكْرُ مُنَاظَرَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ الْحَرُورِيَّةِ، وَاحْتِجَاجِهِ فِيمَا أَنْكَرُوهُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اہلِ حرورہ کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مناظرے کا بیان اور اس میں ان (خوارج) کے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر اعتراضات کی تردید

190- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: «لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُورِيَّةُ اعْتَزَلُوا فِي دَارٍ، وَكَانُوا سِتَّةَ آلَافٍ» فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ «أَبْرِدْ بِالصَّلَاةِ، لَعَلِّي أُكَلِّمُ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ» قَالَ: «إِنِّي أَخَافُهُمْ عَلَيْكَ» قُلْتُ: كَلَّا. فَلَبِسْتُ، وَتَرَجَّلْتُ، وَدَخَلْتُ عَلَيْهِمْ فِي دَارٍ نِصْفِ النَّهَارِ، وَهُمْ يَأْكُلُونَ فَقَالُوا: «مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَمَا جَاءَ بِكَ؟» قُلْتُ لَهُمْ: أَتَيْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارِ، وَمِنْ عِنْدِ ابْنِ عَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِهْرِهِ، وَعَلَيْهِمْ نُزِّلَ الْقُرْآنُ، فَهُمْ أَعْلَمُ بِتَأْوِيلِهِ مِنْكُمْ، وَلَيْسَ فِيكُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ، لِأُبَلِّغَكُمْ مَا يَقُولُونَ، وَأُبَلِّغَهُمْ مَا تَقُولُونَ، فَانْتَحَى لِي نَفَرٌ مِنْهُمْ قُلْتُ: هَاتُوا مَا نَقِمْتُمْ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ عَمِّهِ قَالُوا: «ثَلَاثٌ» قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: «أَمَّا إِحْدَاهُنَّ، فَإِنَّهُ حَكَّمَ الرِّجَالَ فِي أَمْرِ اللهِ» وَقَالَ

اللهُ: {إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ} [الأنعام: 57] مَا شَأْنُ الرِّجَالِ وَالْحُكْمِ؟ قُلْتُ: هَذِهِ وَاحِدَةٌ قالوا: وَأَمَّا الثَّانِيَةُ. فَإِنَّهُ قَاتَلَ. وَلَمْ يَسْبِ. وَلَمْ يَغْنَمْ. إِنْ كَانُوا كُفَّارًا لَقَدْ حَلَّ سِبَاهُمْ. وَلَئِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ مَا حَلَّ سِبَاهُمْ وَلَا قِتَالُهُمْ قُلْتُ: هَذِهِ ثِنْتَانِ. فَمَا الثَّالِثَةُ؟ " وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالُوا: مَحَى نَفْسَهُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. فَهُوَ أَمِيرُ الْكَافِرِينَ " قُلْتُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ غَيْرُ هَذَا؟ قَالُوا: «حَسْبُنَا هَذَا» قُلْتُ: لَهُمْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ قَرَأْتُ عَلَيْكُمْ مِنْ كِتَابِ اللهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ مَا يَرُدُّ قَوْلَكُمْ أَتَرْجِعُونَ؟ قَالُوا: «نَعَمْ» قُلْتُ: أَمَّا قَوْلُكُمْ: «حُكْمُ الرِّجَالِ فِي أَمْرِ اللهِ. فَإِنِّي أَقْرَأُ عَلَيْكُمْ فِي كِتَابِ اللهِ أَنْ قَدْ صَيَّرَ اللهُ حُكْمَهُ إِلَى الرِّجَالِ فِي ثَمَنِ رُبْعِ دِرْهَمٍ [ص:481]. فَأَمَرَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يَحْكُمُوا فِيهِ» أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ. وَأَنْتُمْ حُرُمٌ. وَمَنْ قَتَلَهُ مِنكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ} [المائدة: 95] وَكَانَ مِنْ حُكْمِ اللهِ أَنَّهُ صَيَّرَهُ إِلَى الرِّجَالِ يَحْكُمُونَ فِيهِ. وَلَوْ شَاءَ لحكم فِيهِ. فَجَازَ مِنْ حُكْمِ الرِّجَالِ. أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَحُكْمُ الرِّجَالِ فِي صَلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ. وَحَقْنِ دِمَائِهِمْ أَفْضَلُ أَوْ فِي أَرْنَبٍ؟ قَالُوا: بَلَى. هَذَا أَفْضَلُ وَفِي الْمَرْأَةِ وَزَوْجِهَا: {وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا} [النساء: 35] فَنَشَدْتُكُمْ بِاللهِ حُكْمَ الرِّجَالِ فِي صَلَاحِ ذَاتِ بَيْنِهِمْ. وَحَقْنِ دِمَائِهِمْ أَفْضَلُ مِنْ حُكْمِهِمْ فِي بُضْعِ امْرَأَةٍ؟ خَرَجْتُ مِنْ هَذِهِ؟ " قَالُوا: نَعَمْ قُلْتُ: وَأَمَّا قَوْلُكُمْ قَاتَلَ وَلَمْ يَسْبِ. وَلَمْ يَغْنَمْ. أَفَتَسْبُونَ أُمَّكُمْ عَائِشَةَ. تَسْتَحِلُّونَ مِنْهَا مَا تَسْتَحِلُّونَ مِنْ غَيْرِهَا وَهِيَ أُمُّكُمْ؟ فَإِنْ قُلْتُمْ: إِنَّا نَسْتَحِلُّ مِنْهَا مَا نَسْتَحِلُّ مِنْ غَيْرِهَا فَقَدْ كَفَرْتُمْ. وَإِنْ قُلْتُمْ: لَيْسَتْ بِأُمِّنَا فَقَدْ كَفَرْتُمْ: {النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ} [الأحزاب: 6] فَأَنْتُمْ بَيْنَ ضَلَالَتَيْنِ. فَأْتُوا مِنْهَا بِمَخْرَجٍ. أَفَخَرَجْتُ مِنْ هَذِهِ؟ قَالُوا: نَعَمْ. وَأَمَّا مَحْيُ نَفْسِهِ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ. فَأَنَا آتِيكُمْ بِمَا تَرْضَوْنَ. إن نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ صَالَحَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ: «اكْتُبْ يَا عَلِيُّ هَذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ» قَالُوا: لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَا قَاتَلْنَاكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

«امْحُ يَا عَلِيُّ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، امْحُ يَا عَلِيُّ، وَاكْتُبْ هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ» وَاللّٰهِ لَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ مِنْ عَلِيٍّ، وَقَدْ مَحَى نَفْسَهُ، وَلَمْ يَكُنْ مَحْوُهُ نَفْسَهُ ذٰلِكَ مَحَاهُ مِنَ النُّبُوَّةِ، أَخْرَجْتُ مِنْ هٰذِهِ؟ " قَالُوا: «نَعَمْ، فَرَجَعَ مِنْهُمْ أَلْفَانِ، وَخَرَجَ سَائِرُهُمْ، فَقُتِلُوا عَلَى ضَلَالَتِهِمْ، فَقَتَلَهُمُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ»

۱۹۰۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل حرورہ نے جب خروج کیا، وہ چھ ہزار کی بڑی تعداد میں ایک گھر پر علیحدہ جمع تھے۔ میں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ ذرا نماز کو ٹھنڈا کیجیے تا کہ میں اس قوم (خوارج) سے کچھ گفتگو کرلوں، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خدشہ ہے کہ وہ کہیں آپ کو اذیت نہ دیں، میں نے عرض کیا: ایسا ہرگز نہیں ہوگا چنانچہ میں نے ایک خوب صورت ترین حلہ (جوڑا) زیب تن کیا، کنگھی وغیرہ کی اور ٹھیک دوپہر کے وقت ان کے پاس پہنچا جبکہ وہ کھانا کھا رہے تھے۔ (واضح رہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک خوب رو اور بلند آواز والے انسان تھے)، انہوں نے مجھ کو دیکھ کر ''مرحبا مرحبا'' کہا اور کہنے لگے کہ اے ابن عباس! آپ کا آنا کیسے ہوا؟ میں نے کہا: میں مہاجرین وانصار صحابہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد کے پاس سے آرہا ہوں، انہی کے دور میں قرآن نازل ہوا، وہ قرآن کی تفسیر اور اس کا معنی ومفہوم تم سے زیادہ جانتے ہیں، ان کا کوئی شخص تمہارے ساتھ نہیں، میں تمہیں ان کے خیال سے اور ان کو تمہارے خیال سے متعارف کراؤں گا، چنانچہ کچھ لوگ الگ ہوکر میرے پاس آئے۔ میں نے کہا: اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلاف تمہیں کیا شکایات ہیں؟ انھوں نے کہا: تین شکایتیں ہیں۔ میں نے کہا: وہ کیا ہیں؟ انھوں نے کہا: پہلی شکایت تو یہ ہے کہ انھوں نے اللہ کے معاملہ میں انسانوں کو حَکم (فیصلہ کرنے والا) تسلیم کرلیا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''حکم صرف اللہ کے لیے ہے۔'' پس اس آیت کی روشنی میں انسانوں کا ''حکم'' سے کیا تعلق؟ میں نے کہا: ایک ہوئی۔ دوسری شکایت کیا ہے؟ انھوں نے کہا: دوسری شکایت یہ ہے کہ انہوں نے (سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے) قتال کیا، لیکن نہ انھیں قیدی بنایا اور نہ ان کا مال لوٹا، اگر وہ کافر تھے تو انھیں قیدی بنانا جائز تھا اور اگر مومن تھے تو نہ انھیں قید کیا جا

سکتا تھا اور نہ ان سے قتال جائز تھا، میں نے کہا: یہ دوسری ہوئی۔ تیسری شکایت کیا ہے؟ یا اس سے ملتی جلتی کوئی اور بات کہی، انہوں نے کہا: انہوں نے عہد نامہ تحکیم سے خود ''امیر المومنین'' کا لقب مٹا دیا، اگر وہ امیر المومنین نہیں تو کیا (معاذ اللہ) امیر الکافرین ہیں؟ پھر میں نے کہا: کیا ان کے علاوہ بھی کوئی شکایت ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، بس اتنا ہی ہے۔ میں نے ان سے کہا: کیا میں کتاب اللہ اور سنت رسول کی روشنی میں تمھاری باتوں کو غلط ثابت کروں تو لوٹ آؤ گے؟ (یعنی اپنے مؤقف سے رجوع کرلو گے) انہوں نے کہا: ہاں! پھر میں نے کہا کہ تمہاری یہ شکایت کہ انھوں نے اللہ کے معاملہ میں انسانوں کو حکم بنایا، اس کے جواب میں مَیں تمھیں قرآن کی ایک آیت سناتا ہوں، جس میں اللہ نے ربع درہم جیسی معمولی چیز کے بارے میں انسانوں کو حکم ٹھہرایا ہے اور انھیں حکم دیا ہے کہ اس میں فیصلہ کریں، اللہ کے اس کلام کے بارے میں کیا خیال ہے:

ترجمہ: ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! شکار مت کرو، اس حال میں کہ تم احرام والے ہو اور تم میں سے جو اسے جان بوجھ کر قتل کرے تو چوپاؤں میں سے اس کی مثل بدلہ ہے، جو اس نے قتل کیا، جس کا فیصلہ تم میں سے دو انصاف والے کریں۔''

اللہ کا حکم یہ ہے کہ اس نے اپنا حکم لوگوں کے حوالے کر دیا ہے، تاکہ وہ اس کے مابین فیصلہ کریں، اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اس بات کا خود فیصلہ فرما دیتا، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ میں لوگوں کے فیصلے کو جائز قرار دیا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں! لوگوں کے اختلاف کو مٹا کر صلح پیدا کرنے اور انہیں خون ریزی سے بچانے کے لیے ''حکم'' مقرر کرنا بہتر ہے، یا ایک خرگوش کے بارے میں (جس کی قیمت ربع درہم ہے) انھوں نے کہا: ہاں، یہ افضل و بہتر ہے۔

مزید سنو! اللہ تعالیٰ نے خاوند اور بیوی کے بارے میں فرمایا:

ترجمہ: ''اور اگر ان دونوں کے درمیان مخالفت سے ڈرو تو ایک منصف، مرد کے گھر والوں سے اور ایک منصف، عورت کے گھر والوں سے مقرر کرو۔''

پس میں تمہیں پھر اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ مسلمانوں کے درمیان مصالحت کروانے

اور ان کی باہمی خون ریزی کو روکنے میں حکم مقرر کرنا اس عورت کے سامان لذت سے بہتر ہے؟ ۔کیا میں (پہلے اعتراض سے) نکل گیا۔(یعنی میں نے آپ کا پہلا اعتراض دور کر دیا) انہوں نے کہا: جی ہاں ۔ پھر میں نے کہا: تمہاری یہ شکایت کہ انہوں نے قتال کیا، لیکن مقابل کو برا بھلا نہیں کہا، ان کا مال نہیں لوٹا، تو اس سلسلے میں مَیں پوچھتا ہوں کہ تم اپنی ماں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی (معاذ اللہ) تنقیص کرنا پسند کرتے ہو، ان کے بارے میں بھی ان باتوں کو حلال جانو گے جو ان کے علاوہ دوسروں کے لیے حلال جانتے ہو؟ حالانکہ وہ تمہاری ماں ہے۔ اگر تم یہ کہو: ان کے ساتھ وہ سب کچھ حلال ہے، جو لونڈیوں کے لئے حلال ہوتا ہے، تو تم نے کفر کیا اور اگر یہ کہو کہ وہ ہماری ماں نہیں ہیں تو پھر بھی تم کافر ہو گئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''یہ نبی مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔''

تو تم دو گمراہیوں کے درمیان پھنسے ہوئے ہو، اس سے نکلنے کا راستہ تمہی بتاؤ۔ کیا میں اس شکایت سے نکل گیا (یعنی میں نے آپ کا دوسرا اعتراض بھی دور کر دیا)، انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر میں نے کہا: تمہاری یہ شکایت کہ انہوں نے اپنے نام سے ''امیر المومنین'' کا لقب کیوں مٹا دیا، تو میں اس کی دلیل تمہیں دیتا ہوں، جو تمہیں پسند آئے گی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر مشرکین سے جب مصالحت کی تھی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اے علی! لکھو: یہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صلح کر رہے ہیں۔

یہ سن کر مشرکین کہنے لگے: اگر ہم آپ کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مانتے تو پھر آپ سے جنگ کیوں لڑتے، تب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اے علی اسے مٹا دو، اے اللہ تو خوب جانتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اے علی! مٹا دو اور لکھو: یہ معاہدہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ صلح کر رہے ہیں۔۔

(یہ دلیل بیان کرنے کے بعد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خوارج سے فرمایا:) اللہ کی قسم! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لفظ کو) مٹا دیا پس اس کا یہ مطلب نہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کو نبوت سے مٹا دیا ہے۔ بتاؤ کیا میں اس آخری شکایت سے بھی نکل گیا (یعنی میں نے آپ کے آخری اعتراض کا مدلل جواب دے دیا)، انہوں نے کہا: جی ہاں! پھر ان میں سے دو ہزار لوگ دوبارہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی جماعت میں واپس لوٹ آئے، بقیہ نے انکار کر دیا، اپنی گمراہی پر انہوں نے قتال کیا اور مہاجرین وانصار نے انھیں قتل کیا۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الامام احمد: 342/1؛ سنن ابی داؤد: 4037 مختصرا؛ المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 522/1؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 312/10؛ المستدرک للحاکم: 150/2 امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

باب 63

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ الْمُؤَيِّدَةِ لِمَا تَقَدَّمَ وَصْفُهُ

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا صفات کی مؤید روایات

191- أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ الْجَنْبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: «تَجْعَلُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ ابْنِ آكِلَةِ الْأَكْبَادِ حَكَمًا» قَالَ: إِنِّي كُنْتُ كَاتِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ، فَكَتَبَ هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ سُهَيْلٌ: «لَوْ عَلِمْنَا أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ مَا قَاتَلْنَاهُ، امْحُهَا» فَقُلْتُ: «هُوَ وَاللهِ رَسُولُ اللهِ، وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُكَ، لَا، وَاللهِ لَا أَمْحُهَا» فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، «أَرِنِي مَكَانَهَا، فَأَرَيْتُهُ فَمَحَاهَا» وَقَالَ: «أَمَا إِنَّ لَكَ مِثْلَهَا، سَتَأْتِيهَا وَأَنْتَ مُضْطَرٌّ»

۱۹۱۔ علقمہ بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا آپ نے اپنے اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان منصف مقرر کر دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں صلح حدیبیہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب تھا، میں نے لکھا: یہ وہ صلح کا معاہدہ ہے جو سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سہیل بن عمرو کے مابین ہو رہا ہے تو سہیل نے کہا: اگر ہم ان کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تسلیم کر لیتے تو کیا پھر ان سے جنگ کرتے؟، اس (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفظ کو) کو مٹاؤ، میں نے کہا: اللہ کی قسم: تیری ناک خاک آلود ہو وہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں، نہیں اللہ کی قسم! میں اس کو ہرگز نہیں مٹاؤں گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ

لفظ محمد رسول اللہ ﷺ کہاں لکھا ہے) وہ جگہ مجھے دکھاؤ، میں نے آپ ﷺ کو وہ مقام دکھایا، آپ ﷺ نے از خود مٹا دیا اور فرمایا: تیار رہو عنقریب تم پر بھی ایک ایسا وقت آئے گا کہ جب تم مجبور ہو جاؤ گے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابو مالک عمرو بن ہاشم کوفی ضعیف ہے، محمد بن اسحاق مدلس ہیں جو کہ لفظ "عن" سے بیان کر رہے ہیں اور سماع کی تصریح ثابت نہیں، یوں یہ روایت سخت ضعیف ہے۔

192- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ: لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: «أَهْلَ مَكَّةَ كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ» قَالَ: فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: «لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ، لَوْ كُنْتَ رَسُولَ اللهِ لَمْ نُقَاتِلْكَ» قَالَ: «عَلِيٌّ امْحُهُ» قَالَ: «مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ، فَمَحَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَصَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ» فَسَأَلْتُهُ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: «فَسَأَلُوهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ؟» قَالَ: «الْقِرَابُ بِمَا فِيهِ»

۱۹۲۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اہلِ حدیبیہ (بشار راوی نے کہا: یعنی اہل مکہ) کے ساتھ صلح کی تو اس کی دستاویز سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے لکھی تھی۔ انہوں نے اس میں لکھا، یہ معاہدہ محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہے۔ مشرکین نے اس پر اعتراض کیا کہ لفظ محمد (ﷺ) کے ساتھ رسول اللہ نہ لکھو، اگر آپ رسول ہوتے تو ہم آپ سے لڑتے ہی کیوں؟ تو نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ مٹا دو، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں تو اسے نہیں مٹا سکتا، (یعنی یا رسول اللہ ﷺ! علی یہ جرأت کیسے کر سکتا ہے کہ آپ ﷺ کا مبارک نام اپنے ہاتھوں سے لکھ کر پھر خود

ہی اس کو مٹائے) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے وہ لفظ مٹا دیا اور مشرکین کے ساتھ اس شرط پر صلح کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ (آئندہ سال) تین دن کے لئے مکہ آئیں اور ہتھیار میان میں رکھ کر داخل ہوں، امام بشار کہتے ہیں کہ شاگردوں نے امام شعبہ سے پوچھا کہ ''جلبان السلاح'' (جس کا ذکر ہے) کیا چیز ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ میان اور جو چیز اس کے اندر ہوتی ہے (اس کا نام جلبان ہے)۔

تحقیق وتخریج:

صحیح البخاری:2698؛صحیح مسلم:1783

193- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ، حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ فِيهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ " قَالُوا: " لَا نُقِرُّ بِهَا، لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَا مَنَعْنَاكَ بَيْتَهُ، وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَنَا رَسُولُ اللهِ، وَأَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لِعَلِيٍّ: «امْحُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَالَ: «وَاللهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ، وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ، فَكَتَبَ مَكَانَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا، فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحٌ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ، وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يُتْبِعَهُ، وَأَنْ لَا يَمْنَعَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ» فَلَمَّا دَخَلَهَا، وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا: قُلْ لِصَاحِبِكَ فَلْيَخْرُجْ عَنَّا، فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمُّ يَا عَمُّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ، فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَالَ لِفَاطِمَةَ: «دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ، فَحَمَلَتْهَا، فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ، وَزَيْدٌ، وَجَعْفَرٌ» فَقَالَ عَلِيٌّ: «أَنَا آخُذُهَا، وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي» وَقَالَ جَعْفَرٌ: «ابْنَةُ عَمِّي، وَخَالَتُهَا تَحْتِي»

وَقَالَ زَيْدٌ: «ابْنَةُ أَخِي، فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا» وَقَالَ: «الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ» ثُمَّ قَالَ: لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْكَ» وَقَالَ: لِجَعْفَرٍ «أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي» ثُمَّ قَالَ: لِزَيْدٍ: «أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا» فَقَالَ عَلِيٌّ: «أَلَا تَتَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ؟» فَقَالَ: «إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ» خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ آدَمَ، فَرَوَى آخِرُ هَذَا الْحَدِيثَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئٍ وَهُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، عَنْ عَلِيٍّ

۱۹۳۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ کے مہینے میں عمرہ کا احرام باندھا۔لیکن مکہ والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہر میں داخل نہیں ہونے دیا۔آخر صلح اس پر ہوئی کہ (آئندہ سال) آپ مکہ میں تین روز قیام کریں گے۔جب صلح نامہ لکھا جانے لگا تو اس میں لکھا گیا کہ یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔لیکن مشرکین نے کہا کہ ہم تو اسے نہیں مانتے۔اگر ہمیں علم ہو جائے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو نہ روکیں۔بس آپ صرف محمد بن عبداللہ ہیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں رسول اللہ بھی ہوں اور محمد بن عبداللہ بھی ہوں۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا لفظ مٹا دو، انہوں نے عرض کیا: نہیں، اللہ کی قسم! میں تو یہ لفظ کبھی نہ مٹاؤں گا۔آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دستاویز لی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اچھی طرح نہیں لکھ سکتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' کی جگہ ''محمد بن عبداللہ'' لکھا، مزید لکھا: یہ اس معاہدے کی دستاویز ہے کہ محمد بن عبداللہ نے اس شرط پر صلح کی ہے کہ مکہ میں تلوار کے علاوہ کوئی ہتھیار ساتھ لیے بغیر داخل ہوں گے، تلواریں بھی میان میں رکھتے ہوئے داخل ہوں گے۔ اگر مکہ کا کوئی شخص ان کے ساتھ جانا چاہے گا، تو وہ اسے ساتھ نہ لے جائیں گے۔لیکن اگر ان کے اصحاب میں سے کوئی شخص مکہ میں رہنا چاہے گا تو اسے وہ نہ روکیں گے۔جب آئندہ سال آپ مکہ میں تشریف لے گئے اور (مکہ میں قیام کی) مدت پوری ہوگئی، تو قریش سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے صاحب سے کہیں کہ مدت پوری ہوگئی ہے اب وہ ہمارے یہاں سے چلے جائیں۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے روانہ ہونے لگے۔اس وقت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی ''چچا چچا'' پکارتی ہوئی آئیں۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے ساتھ لے لیا، پھر وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس

ہاتھ پکڑ کر لائے اور فرمایا: اپنی چچا زاد بہن کو بھی ساتھ لے لو، انہوں نے اس کو اپنے ساتھ سوار کر لیا، پھر سیدنا علی، سیدنا زید اور سیدنا جعفر رضی اللہ عنہم [کے مابین اس بچی کی کفالت] کا اختلاف ہوا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا میں زیادہ مستحق ہوں، یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں بھی ہیں۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے بھائی کی بیٹی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچی کی خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا: خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم صورت اور عادات و اخلاق میں سب سے بڑھ کر میرے مشابہ ہو۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی بھی ہو اور مولیٰ بھی، (یہاں لفظ مولیٰ کا معنیٰ دوست بھی ہوسکتا ہے مگر زیادہ بہتر معنیٰ آزاد کردہ غلام کے ہیں کہ تم ہمارے بھائی بھی ہو اور آزاد کردہ غلام بھی، کیونکہ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں آزاد کر دیا تھا)۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے شادی کریں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلاشبہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا تھا اس مناسبت سے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی رشتہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بھتیجی تھی)

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن آدم نے اس روایت کی سند کو بیان کرنے میں اختلاف کیا ہے انہوں نے ایک دوسری سند سے بیان کیا ہے: عن اسرائیل، عن ابی اسحاق عن ھانی وھبیرۃ بن یریم عن علی۔

تحقیق وتخریج:

مسند الامام احمد: 294/4؛ صحیح البخاری: 4251,3184

194- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، وَهُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُمُ اخْتَصَمُوا فِي ابْنَةِ حَمْزَةَ، فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا

وَقَالَ: «إِنَّ الْخَالَةَ أُمٌّ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَزَوَّجُهَا؟ قَالَ: «إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي. إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ» وَقَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْكَ» وَقَالَ لِزَيْدٍ: «أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا» وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: «أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي»

۱۹۴۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان (سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ، سیدنا زید رضی اللہ عنہ) کے درمیان سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی (کی کفالت) کے بارے میں جھگڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس (کی کفالت) کا فیصلہ اس کی خالہ کے حق میں فرما دیا اور فرمایا: خالہ ماں کا مقام رکھتی ہے۔ تو میں (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس (سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی) سے شادی کریں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ میرے لئے حلال نہیں ہے کیونکہ بلاشبہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا تھا اس مناسبت سے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی آپ کی رضاعی بھتیجی لگتی تھی) اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں، سیدنا زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی بھی ہو اور مولیٰ بھی (یہاں لفظ مولیٰ کا معنیٰ دوست بھی ہو سکتا ہے مگر زیادہ بہتر معنیٰ آزاد کردہ غلام کے ہیں کہ ''تم ہمارے بھائی بھی ہو اور آزاد کردہ غلام بھی ہو۔'' کیونکہ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام تھے جن کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد میں آزاد کر دیا تھا) اور سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تو سب سے زیادہ صورت و سیرت کے لحاظ سے میرے مشابہ ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابواسحاق ''مدلس'' ہیں جو کہ لفظ ''عن'' سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 1/ 98, 108, 115؛ سنن ابی داوٗد: 2280؛ المستدرک للحاکم: 120/3؛ وقال ''صحیح الاسناد'' ووافقہ الذہبی وصححہ ابن حبان (7046)